پیامِ زینب سلام اللہ علیہا

اپریل 2013ء بمطابق جمادی الاول، جمادی الثانی ۱۴۳۳ ہجری قمری

197

Registered # NPR-159

صلی اللہ علیک یا ایتہا الصدیقۃ الشہیدہ

فاطمہ شہیدہ مظلومہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ

بضعۃ منی فمن آذاھا فقد آذانی

فرمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

فاطمہؑ میرا حصہ ہیں، جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی



خواتین کا پہلا اسلامی، علمی، تبلیغی، تربیتی اور ادبی مجلّہ

بانی و سربراہ: علامہ سید افتخار حسین نقوی

چیف ایڈیٹر: سیدہ وجیہہ زہرا نقوی   ایڈیٹر: صفدر حسین ذوالکربلائی



جلد نمبر 18 شمارہ نمبر 4 ماہ اپریل 2013ء جمادی الاول / جمادی الثانی 1434ھ، چیت / بیساکھ 2069 بکری

فہرست مضامین

تنویر زیدی، ساجدہ پروین، اقبال زہرا، امۃ المہدی

منتظم: غلام قنبر عمرانی
0092 306767746

فون نمبر مرکزی پیام گھر: 0092 459 392514

سب ایڈیٹر
انچارج ماہنامہ پیام زینبؑ و شرکۃ الحسینؑ پبلی کیشنز
سید راشد صغیر رضوی

ٹائٹل
مشتاق حسین حسینی

انچارج دفتر پیام
سید زاہد عباس

انچارج سرکولیشن
عطاءاللہ

کمپوزنگ
وسیم عباس تنویر حسین

ضروری نوٹ: ماہنامہ پیام زینبؑ ملت شیعہ کا ترجمان مجلّہ ہے ہم نہایت احتیاط سے تحاریر کا انتخاب کرتے ہیں اگر کبھی کمپوزر کی غلطی سے کوئی لفظ یا کسی عبارت کا مفہوم بدل جائے تو برائے مہربانی اسکی نشاندہی کریں کسی بھی مکتب فکر کی دل آزاری ہمارا مقصد نہیں

ادارے کا مقالہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

مولانا اظہر حسین نمائندہ خصوصی برائے لاہور 0092 3457962714

بیرون ملک نمائندگان

سید انصار مہدی، سید توقیر عباس، عارف حسین — مشہد مقدس (قم ایران)

سید ضیاء الحسن نقوی (نجف اشرف عراق)
سید زوار حسین بخاری۔ سڈنی
غلام حسین عمانی (عمان) ملازم حسین علوی (شام)

ذاکر قیصر مصطفےٰ نمائندہ خصوصی
سید علی رضوی (جرمنی) بشیر حسین (برطانیہ)

سید مجاہد حسین نقوی نمائندہ خصوصی برائے شیخوپورہ

سیار مبلغ و نمائندہ خصوصی غلام عباس انقلابی
0346-7075448

مولانا جعفر حسین (فاضل قم) نمائندہ برائے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

مظفر آباد، آزاد کشمیر
النور ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) 05881047696

پنڈی اسلام آباد و گردونواح
النور ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) 051-4318529
051-4449342

زر سالانہ 600.00 روپے

قیمت 50.00 روپے

اکاؤنٹ انفارمیشن
نام اکاؤنٹ پیام زینبؑ

Ac/no
085502010025913
بینک MCB گلن خیل میانوالی

اکاؤنٹ انفارمیشن یا سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر کی معلومات حاصل کریں۔
0459-392264 0459-392484
0459-392753

برائے خط و کتابت
جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ پکی شاہ مردان میانوالی پوسٹ کوڈ 42330

شرکۃ الحسینؑ پبلی کیشنز پکی شاہ مردان، میانوالی، لاہور، پاکستان

زائر حسین پرنٹنگ پریس کے تعاون سے الاستاد پرنٹرز سے چھپوا کر پکی شاہ مردان سے جاری کیا



اے علیؑ! تم میرے بعد ھادی ہو
فرمانِ حضرت رسول خداؐ

کنیز بتول زیدی

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان

"اِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ"

"سوا اس کے نہیں کہ تو ایک ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ھادی ہے" (سورہ الرعد آیت ۷)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

- جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو ڈرانے والا ہوں اور میرے بعد علیؑ ہادی ہیں۔ پھر فرمایا: یا علیؑ! میرے بعد ہدایت پانے والے تمہارے ذریعے سے ہدایت پائیں گے (اور قوم کوئی ایسی نہیں گزری جس میں کوئی ہادی نہ ہو اور آج ۱۱۴۹ سال سے امیر المومنین علیہ السلام کے فرزند مہدی آل محمدؐ (عج) اس منصب پر فائز ہیں جیسا کہ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا ہر امام زمانہؑ ہادی ہے اور اپنے زمانے کا ہدایت کرنے والا ہے (تفسیر صافی ص ۲۵۷)
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! میں ڈرانے والا ہوں اور میرے بعد تم قوم کے ہادی ہو اور راہ ہدایت پانے والے تمہارے ہی ذریعے سے ہدایت پائیں گے (آج فرزند امیر المومنین علیہ السلام مہدی آل محمد علیہ السلام بقید حیات ہیں) (مجمع البیان)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میں منذر ہوں اور ہر زمانے میں میرے خاندان کا ایک فرد امام ہادی رہے گا اور وہ لوگوں کو دین کی ہدایت کرے گا۔ (اصول کافی جلد ۱ ص ۱۹۳۔ غیبت النعمانی ص ۱۰۹۔ اثبات الہداۃ جلد ۱ ص ۸۱۔ بصائر الدرجات جلد ۱ ص ۳۰۔ بحار الانوار جلد ۲۳ ص ۳۔ تفسیر نور الثقلین جلد ۲ ص ۴۸۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

ابو بصیرؒ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا "منذر" "محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہادی حضرت امام علی علیہ السلام اور باقی آئمہؑ ہیں اور "لکل قوم ھاد" سے مراد یہ ہے کہ ہر زمانے میں ایک امام مبین کا وجود ضروری ہے۔ (آیات الولایہ ص ۱۷۶)

الامام المہدیؑ فی کتب اہل سنت

حضرت ثوبان روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہؐ نے کوئی بات بیان فرمائیں (جس کو یہ سمجھ نہ سکے) یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لئے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدیؑ ہوں گے۔

(ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۳۶۷)

اس ایک جملے پر خدایا کرنا میرا خاتمہ
المصطفےٰؐ و المرتضیٰؑ و ابنا ہما و الفاطمہؑ

''ماں'' ایک ایسا لفظ ہے کہ جس میں کوثر و سلسبیل جتنی مٹھاس اور پاکیزگی، طوبیٰ جیسی خنکی موجود ہے اس رشتے میں اللہ تعالیٰ کی کریمی اور رحیمی نے ظہور کیا ہے ماں اُن گنت رشتوں پہ بھاری ہے اور اس کی ہر جہت میں ایک دلاسہ، سکون، ڈھارس اور پناہ ہے یہ اتنا گھنا اور بھرپور سایہ دار درخت ہے جو خود دھوپ برداشت کر کے ٹھنڈک مہیا کرتا ہے۔ ماں کے لفظ کی ادائیگی میں اتنی اپنائیت ہے کہ انسان ہزار بیگانوں کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتا۔ ماں اور ممتا ہر بچے کیلئے الٰہی عطیہ ہے حضرت حواؑ سے لے کر حضرت آمنہؑ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ سے لے کر حضرت سیدہ فاطمہ زہراؑ اور سیدہ نرجس خاتون علیہا السلام تک ہر ماں نے انبیاءؑ، اوصیاء، اولیاء اللہ کو جنم دے کر اپنی آغوش کی تربیت سے سرفراز فرما کر الٰہی نظام کی سنہری کڑیوں کی زنجیر کو مرتب کیا۔

آج دنیا میں ''یوم مادر'' منا کر ماؤں کو اس کی اہمیت کے بارے میں متوجہ کیا جاتا ہے۔ آئیں اصحن و آغوش خدیجۃ الکبریٰؑ میں ایک ایسی ہستی کی دہلیز پہ آیہ تطہیر تلاوت کر کے اجازت حاصل کریں اور اس کے حضور جھکی ہوئی نم آلود پلکوں کی سجدہ ریزی کے بعد اسے تعظیمی سلام، درود پڑھ کر پیش کریں۔ یہ رحمت العالمین کی سیدۃ نساء العالمین بیٹی ہے۔ کائنات کے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی رفیقہ و شریکہ حیات ہے۔ جوانانِ جنت کے سردار، حسنؑ اور حسینؑ کی جنت ہے۔ سیدہ زینبؑ و سیدہ کلثومؑ کی مادر گرامی ہے۔ اس ایک طاہر و اطہر ہستی میں ایک شریکِ کار رسالت بیٹی بھی ہے۔ فاتح، بدر و حنین، احد و خندق و خیبر کی اسلام پرور زوجہ گرامی ہے۔ مباہلے میں توحید و رسالت کے انتخاب حسنؑ و حسینؑ کی ماں ہے اور اسلام کے آزردہ چہرے پہ پڑے ہوئے ملوکیت کے دبیز پردے کو دربار کوفہ و شام میں رسن بستہ ہاتھوں سے نوچ اُتار پھینکنے والی بیٹیوں سیدہ زینبؑ و سیدہ ام کلثومؑ کی مادر گرامی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔

سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا بیٹی زوجہ اور ماں قرار پائی تو تینوں جہتوں سے اسلام کو سرخرو فرما کر دینی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوئیں۔

جب ہم حضرت سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کو ایک بیٹی، کی حیثیت سے دیکھتے ہیں تو نظر آتا ہے کہ حضرت پیغمبر اکرمؐ پر جب اونٹ کی اُوجھری پھینکی جا رہی ہے تو آپؑ اسے صاف کرتی نظر آتی ہیں اور جب غزوہ احد میں حضرت رسول اللہؐ زخمی ہوئے تو مدینہ سے احد تک کا فاصلہ طے کر کے آنحضرتؐ کی عیادت کرتی نظر آتی ہیں اور حضور پاکؐ کے زخموں پر مرہم رکھتی نظر آتی ہیں۔ میدان مباہلہ میں حق و صداقت کی مجاہدہ کا کردار آج تک قرآن و حدیث میں محفوظ دکھائی دیتا ہے۔ یہ ایک بیٹی ہی تھی کہ جسے کائنات کے سردار، عالمین کے لئے رحمت، حبیب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''ام ابیہا'' (اپنے بابا کی اماں) کے لقب سے نواز کر آپؑ کی عظمت و جلالت سے اُمت کو روشناس کرایا ہے۔

ایک بیوی ہونے کے ناطے حضرت امیر المومنینؑ کے شانہ بشانہ خدمت اسلام میں آپؑ کا کردار تاریخ نسواں و انسانیت میں رقم ہے۔ ایک غمخوار زوجہ ہیں۔ گھر کی ڈیوڑھی کے کام اپنے ذمہ لے کر امت کی تمام عورتوں کیلئے سبق دیا کہ اپنے شوہر کے ساتھ کس طرح ایک بیوی کو تعاون کرنا ہے؟ اپنی کنیز فضہؓ کے ساتھ آپؑ کی تقسیم کار میں خادماؤں سے حُسنِ سلوک کا درس دیا آپؑ کا گھر کے اندر کردار اور رویہ سب عورتوں کیلئے گھریلو اور نجی زندگی کا مکمل آئینہ دار ہے۔ جو حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھے اور اولاد کی تربیت میں سردار جناں شہزادگان امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی تربیت کر کے اسلام کو ایسے فرزند عطا کرے جنہوں نے اسلام کی بقاء کیلئے انسان کی آخری فداکاری کی حدود تک جان تک بھی اللہ کے راہ میں قربان کر دی بیٹیوں کو آغوش سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کیا نصیب ہوئی؟ کہ اسلام کے بخت جاگ اٹھے، مدینہ سے مکہ اور وہاں سے کربلا اور پھر کوفہ و شام کے درباروں، بازاروں تک توحید و رسالت و امامت انہی دختران علیؑ و بتولؑ نے دشمنان اسلام کی ہر دیرینہ سازش کو ناکام بنا دیا اور اسلام کو سرفراز فرمایا۔

حضرت نبی اکرمؐ کی رحلت کے بعد مسجد نبویؐ میں حضرت سیدۃ نساء العالمین کا تاریخی اور احتجاجی خطبہ جہاں عرب کی فصاحت وبلاغت سے لبریز ہے وہاں قوانین خدا اور رسولؐ سے بھر پور نظر آتا ہے اور حضور اکرمؐ کی ۲۳ سالہ زندگی کا خلاصہ بھی اس خطبہ میں پڑھنے کو ملتا ہے اور قرآن مجید میں جو کچھ ہے اس سب پر اشارہ بھی یہی خطبہ ہے۔ حضرت امیر المومنینؑ اور اپنے حق کیلئے آپؑ نے اس خطبہ میں وہ انداز اپنایا کہ کسی مخالف کے پاس کوئی جواب نہ رہا۔

زندگی کی ابتداء سے لے کر وصیتی احکامات تک حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا الٰہی نظریہ کو استقامت بخشتے ہوئے تازہ دم نظر آتی ہیں سانحہ پہ سانحہ، دکھ پہ دکھ، مصائب پہ مصائب، مگر احکام الٰہی کے نفاذ میں ہمہ وقت مصروف نظر آتی ہیں جس سے دین کی اہمیت پر روشنی بڑھتی ہے۔

حضرت امیر المومنینؑ کی گوشہ نشینی کے ایام میں کائنات کے مشکل کشاء کی ڈھارس کا نام سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہے۔ وحی کے الہام افزا ماحول کی پروردہ خاتونِ جنت کو اپنا مرثیہ خود کہنا پڑا کہ ”اگر یہ مصائب دنوں پر آتے تو وہ راتوں میں بدل جاتے اور پہاڑوں پر آتے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے“ الٰہی انعام وعزت پانے والی دخترِ رسولؐ کو ماحول نے بیگانہ اور سبک بنانا چاہا مگر تقویٰ کی آخری منزل پہ فائز خاتونِ جنت نے اپنے صبر سے جبر کے جبڑے توڑ دیئے۔ منافقوں کو اپنے بارے میں بار بار حذیفہ یمانی، امین رسولؐ سے تصدیق چاہنا پڑی۔

جس کے بچوں کے لباس اور کھانے خلد بریں سے آتے ہوں وہ زمانے میں اپنے تعارف کی بھی محتاج ہو جائے اس سے بڑھ اور کیا سانحہ ہو سکتا ہے؟ حضرت امیر المومنینؑ کے خطبہ شقشقیہ میں بھی ہمیں فاطمیؑ کرب نظر آتا ہے کائنات میں شرفاء کے لئے سب سے مشکل ترین جہاد ناپسندیدہ ماحول میں گزر اوقات کرنا ہے جناب سیدہؑ کی زندگی دین کی سربلندی اور اسکی بقاء کیلئے تھی اس لئے سب کچھ برداشت کیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنی آیات میں دخترِ رسولؐ کو اس کی اطاعتِ الٰہی کے بدلہ میں اتنا خراج پیش کیا کہ حضرت سیدہ انہی آیات کے سہارے ہر دکھ کو نظر انداز کرتے ہوئے نظر آتی ہیں۔ قرآنی حروف مقطعات، جناب سیدہ زہراءؑ کے اسرار ہی کے بیان کا ایک انداز ہے۔ ھل اتی میں انکی سخاوت کے تذکرے ہیں۔ سورہ کوثر انکی نسبی ضمانت ہے۔ آیت تطہیر انکی عصمت پر گواہ ہے۔ سورہ لہب انکی ذات پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دفاع اور انکے دشمن پہ غیض وغضب کی شاہد ہے۔ سورہ رحمان میں جناب سیدہؑ ہی تو وہ الٰہی نعمت ہیں جس کا بار بار تذکرہ کیا گیا ہے۔ سورہ رحمٰن میں آپ کے شوہر نامدار اور آپ کے فرزندان حسن وحسین علیہم السلام کا خوبصورت انداز میں (مرج البحرین یلتقیان آ خر حد تک) آپ ہی کی شان کو اجاگر کیا گیا ہے۔ سورہ قدر میں انکی قدریں ہیں۔ آیہ مباہلہ انکی صداقت پہ الٰہی مہر ہے۔ سورہ مزمل انکا اوڑھنا ہے۔ سورہ دہر میں انکی ”عطا“ کو دہر میں شہرت دی گئی۔ آیت بلغ انکی ولایت کا ترانہ ہے۔ سورہ والتین ان کی طینت اور خلقت اولیہ کا بیان ہے۔ آیت فی القرباء ان کا اللہ کی طرف سے حق واجب ہے۔ آیت خمس ان کو صدقہ کی آلودگیوں سے مبرا قرار دیتی ہے۔ آیتِ صلوات ان پر مسلسل درود وسلام کا اللہ کی طرف سے جاری رہنے اور کائنات کی ہر شئی کو انکا خدائی خوان قرار دینے کا اعلان ہے۔ ملائکہ مقرب انکے بچوں کیلئے سراپا نیاز ہیں، ان کی زندگی کا ہر لمحہ، ہر گوشہ، ہر پہلو ہر جہت وحی الٰہی سے سرشار ہے۔ سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا مصحف فاطمہؑ رکھتی ہیں یہ ان کا ماضی، حال اور مستقبل پہ اقتدار ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ مصحف فاطمہؑ کیا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا ”مصحف فاطمہؑ ان واقعات پر مشتمل ہے جو ابھی رونما پذیر ہونگی اور اسمیں ان لوگوں کے اسماء لکھے ہوئے ہیں جو روزِ قیامت تک حکومت کریں گے۔

قرآن میں شجرہ طیبہ کا ذکر ان ہی سے وابستہ ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”ہم ایک شجر ہیں جس کی اصل اور جڑیں حضرت نبی اکرمؐ ہیں اس شجر کا تنا علی ابن ابی طالبؑ، اسکی شاخیں حضرت رسول اللہؐ کی دختر گرامی حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں اور اسکے پھل امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں (تفسیر فرات)

حضرت ولی العصر (عج) جب نظام کائنات کی اصلاح کیلئے تشریف لائیں گے تو ان کیلئے حضرت سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کی سیرت ہی پیش خیمہ اور قابل تقلید نمونہ ہوگی۔

حضرت امام زمانہ (عج) اپنی توقیع مبارک میں فرماتے ہیں ”حضرت پیغمبر اکرمؐ کی دختر گرامی سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ تمام آئمہ اطہار علیہم السلام پر آپؑ کا حجت قرار دیا جانا آپؑ کی عظمت پر ایک اور روشن دلیل ہے۔ حدیث کا تتمہ کچھ اس طرح ہے کہ بہت جلد جاہل لوگ اپنے اعمال کی پستی سے آگاہ ہو جائیں گے اور جلد ہی کفار

سمجھ جائیں گے کہ دائمی سعادت کس کیلئے ہے؟ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سائے میں ہمیں اور تمہیں (سائل) ہر قسمی آفات و بلیات سے اپنی پناہ میں رکھے (احتجاج ج ۲ ص ۲۷۸)

حضرت سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کی اولاد اتنی محترم قرار پائی کہ حضرت رسول اللہؐ کا ارشاد ہے کہ "اگر کوئی میری اولاد میں سے کسی کو دیکھے اور مجھ پر خندہ پیشانی سے معرفت کے ساتھ درود وسلام بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کی قوت سماعت و بصارت میں اضافہ فرماتا ہے (ینابیع المکت ج ۳ ص ۲۲۰) نیز فرماتے ہیں "اے لوگو! میری زندگی اور میری رحلت کے بعد میرے اہل بیتؑ کی تعظیم وتکریم کریں میرے اہل بیتؑ کے احترام کے علاوہ کسی اور کے احترام میں کھڑا ہونا روا نہیں ہے (الفضائل ص ۱۳۵) اپنی اولاد کی تعظیم وتکریم کے بارے میں اکثر مقامات پر فرمایا تا کہ کوئی لحہ ذہنوں میں ٹھہر جائے ایک مقام پر فرماتے ہیں "جس نے میری اولاد کی عزت وتکریم کی اس نے مجھے عزت دی اور جس نے اس کی توہین کی اس نے یقیناً میری توہین کی ہے (المستدرک ج ۱۲ ص ۳۷۶) نیز آپ حضرت موسیٰؑ وحضرت خضرؑ کے واقعہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں "جس طرح عبد صالح (خضرؑ) نے دو یتیموں کے ساتھ رعایت کی ہے اس طرح تم ہمارے بارے میں رعایت کرو (القطرہ)

یہ خالق کی طرف سے حضرت سیدہ زہراءؑ کی نسبتوں کا احترام ہے جو حضرت پیغمبر اکرمؐ جگہ جگہ فرما رہے ہیں شیخ صدوقؒ، من لایحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۲۰۵ پر رقمطراز ہیں کہ بیت اللہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ قرآن پہ نگاہ کرنا عبادت ہے اور آل محمدؐ کے چہروں کو دیکھنا عبادت ہے۔

اولادِ فاطمہؑ کیلئے الکافی ج ۳ ص ۱۳۵ پر حدیث معراج میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمدؐ! اپنے نفس اور اپنے اہل بیتؑ پر درود بھیج! آپؐ نے فرمایا اے اللہ! مجھ اور میرے اہل بیتؑ پر درود بھیج، جب آپؐ یہ کام انجام دے چکے تو آپؐ فرشتوں اور پیغمبروں کی صفیں دیکھتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمدؐ! ان پر سلام بھیجو آپؐ نے فرمایا آپؐ پر خدا کا سلام، اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی بے شک میں سلام خود، ہوں تو اور تیری ذریت رحمت اور برکات ہیں۔

شیخ طبری مکارم الاخلاق میں لکھتے ہیں کہ فضل بن یونس کے غلام نے اطلاع دی کہ دروازہ پر ایک شخص کھڑا ہے جس کا نام موسیٰؑ بن جعفرؑ اور کنیت ابوالحسنؑ ہے فضل بن یونس نے غلام سے کہا کہ اگر آنے والا وہ شخص ہے جو میرے خیال میں ہے تو میں تم کو آزاد کردوں گا اتنے میں امام موسیٰ بن جعفرؑ تشریف لائے اور آپؑ نے فرمایا اے فضل! صاحب خانہ کا اپنے گھر میں سب سے آگے بیٹھنے کا حق زیادہ ہے لیکن اگر کوئی بنی ہاشم اس محفل میں آجائے تو پھر اُسے صدر محفل میں قرار دینا فضیلت ہے اور ایسا کیا کرو (مکارم الاخلاق ص ۱۴۸)

حضرت پیغمبر اکرمؐ کا ہر فعل، وحی الٰہی کے تابع ہے آنحضرتؐ وہی کہتے ہیں جو وحی کہتی ہے۔ حضرت امام علی رضاؑ نے اپنے الٰہی سلسلے سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت امیر المومنینؑ سے آنحضرتؐ نے فرمایا یا علیؑ! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو آپؑ کی ذریت کو، آپؑ کی اولاد کو، آپؑ کے شیعوں کو اور آپؑ کے شیعوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے پس آپؑ کو اسکی بشارت ہو (عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۴۷)

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے اپنی ذریت کی زیارت، ملاقات اور انکی قبروں کی زیارت کے بارے میں جامع الاخبار میں فرمایا ہے کہ "جس کسی نے بھی میری اولاد کی، انکی زندگی میں یا مرنے کے بعد زیارت کی وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری زیارت کی ہو، بہرحال اسے بخش دیا جائے گا۔ امالی شیخ صدوقؒ ص ۴۶۱ پر یہ روایت مزید دیگر روایات کی اہمیت بڑھاتی ہے کہ حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا جو کوئی بھی چاہتا ہے کہ ایسا عمل انجام دے تا کہ میرے نزدیک مقرب ہو اور اس عمل کی وجہ سے وہ میرے اوپر حق رکھتا ہو کہ میں روزِ قیامت اس کی شفاعت کروں تو اسے چاہیے کہ میری ذریت کی خدمت کرے اور انکے دلوں کو خوش کرے۔

مومنین کا ایک دوسرے کو کھانا کھلانے، مل بیٹھنے، ملاقات کرنے کا اجر اور ثواب ہر مقام پر ذکر ہوا مگر حضرت پیغمبر اکرمؐ نے ایک حدیث میں اولادِ فاطمہؑ کے بارے میں بہت بڑی دوزخ سے برأت کی ضمانت دی ہے آنحضرتؐ فرماتے ہیں جو بھی میرے نیک اور صالح فرزندوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے گا اللہ تعالیٰ اسکا بدن آگ پر حرام کردے گا۔ (جامع الاخبار ص ۳۹۳)

حضرت رسول اللہؐ کی اس حدیث کا تقریباً ہر محدث نے ذکر کیا ہے کہ میری نیک اور صالح اولاد کا احترام اللہ کی خاطر کرو اور میری غیر صالح اولاد کی عزت میرے لئے کرو۔

شہید ثالث قاضی نوراللہ شوستری مجالس المومنین میں المناقب المرتضویہ ص ۹۷ اور احقاق الحق ج ۹ ص ۱۹۳ کے حوالے سے یہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کی تمام حمد اسی کے ساتھ مخصوص ہے اللہ تعالیٰ نے علیؑ اور فاطمہؑ اور انکی اولاد کی محبت لوگوں کے سامنے رکھی ان میں سے جنہوں نے فوراً قبول کیا انہیں

رسول بنا دیا گیا اور جنھوں نے بعد میں اقرار کیا انہیں شیعہ بنا دیا گیا اور جنھوں نے اسکے بعد اقرار کیا انہیں اصفیاء کے طور پر منتخب کرلیا گیا اللہ تعالیٰ نے ان سب کو بہشت میں اکٹھا کیا ہے۔

جامع الاخبار کی حدیث میں حضرت نبی اکرمؐ فرماتے ہیں "میری اولاد کے ساتھ محبت کرنا تم پر واجب ہے اس عمل کا انجام بہشت بریں ہوگا اور میری اولاد کے ساتھ بغض رکھنے سے بچیں، کیونکہ اسکا انجام دوزخ ہوگا"

امالی صدوق ص ۲۷۰ پر نقل ہے کہ حضرت رسول اللہؐ فرماتے ہیں "روزِ قیامت جب میں مقام محمود پر کھڑا ہونگا تو اپنی امت کے ان لوگوں کی شفاعت کرونگا جو گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہونگے اور اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں میری شفاعت قبول فرمائے گا اللہ کی قسم! جن لوگوں نے میری ذریت کو اذیت دی میں انکی شفاعت نہیں کرونگا" حضرت نبی اکرمؐ اور دیگر آئمہ معصومینؑ نے دین سے خارج ہونے والی اولاد کی عزت و احترام کی نفی کی ہے حضرت امام زین العابدینؑ کا ارشاد ہے کہ ہماری اولاد میں سے نیکی کرنے والے کیلئے دُوہرا اجر اور بُرائی کرنے والے کیلئے دوہری سزا ہے۔

یہ سب حضرت سیدہ زہراءؑ کی نسبتوں سے وابستگی کے تذکرے ہیں جو تاریخ ہی نہیں دین اسلام کا حصہ ہیں اور جن سے صَرفِ نظر کرنا اپنے آپ کو دین سے خارج کردینے کے برابر ہے۔ حضرت سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کی زندگی کا دقیق مطالعہ فرمانے سے انسان کے اندر توحید اور رسالت و امامت کی معرفت پیدا ہوجاتی ہے۔ آئمہ معصومینؑ اپنی اولاد کو حضرت سیدہ علیہا السلام کے مسجدِ نبویؐ میں دیئے ہوئے خطبہ کو حفظ کرنے کا حکم فرماتے رہے ہیں۔ حضرت سیدہ زینبؑ کم سنی میں اس کو دُہرا رہی تھیں کہ ابن عباسؓ نے پوچھ لیا کہ آپ کیا پڑھ رہی ہیں؟ جب آپؑ نے مادرِ گرامی کے خطبہ کا ذکر کیا تو ابن عباسؓ بے ساختہ بول اٹھے کہ آپؑ تو عقیلۃ القریش ہیں۔ سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کی ذاتِ گرامی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی جنتی نعمتوں کو جمع فرمایا اور یکجا کردیا یہ کائنات میں کسی اور خاتون میں ممکن ہی نہیں۔ الٰہی عطیات وہبی ہوتے ہیں یہ کسب سے آتے ہی نہیں۔

ہمیں دیکھنا ہے کہ کیا آج کی ماں، بیٹی اور بہن ان اصولوں پہ کاربند ہے؟ جنہیں اسلام نے حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کے ذریعے رائج کیا۔ کیا ہماری کوئی خوشی کی ایسی تقریب بھی ہے کہ جس میں اگر سرکارِ سیدہ سلام اللہ علیہا تشریف لے آئیں تو ہمیں ندامت نہ ہو اور ہم حضرت سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا سے سرخرو ہوسکیں کیا ہمارے گھروں میں ٹیلی ویژن کی نشریات کے دوران اللہ تعالیٰ کے ملائکہ ٹھہر سکتے ہیں۔ کیا کوئی بھی الٰہی تھیلے کا فرستادہ ہمارے دسترخوان سے رزق حلال طلب کرسکتا ہے؟ اور کیا ہم اسے رزق حلال مہیا کرسکتے ہیں؟ کیا ہمارے کردار پہ ہمارے گھروں میں رکھا ہوا قرآن حکیم اس کی تصدیق کرے گا کہ ہم اس کی تعلیمات کو گھروں میں نافذ کرنے میں مخلص ہیں۔

حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا صرف انہی کی شفاعت فرمائیں گی جو اسکی ذاتِ گرامی، اسکے خاندان سے مخلص ہیں ان تمام سوالات کا جواب ہمیں اپنے ضمیروں سے لینا ہوگا۔

امتِ مسلمہ کیلئے یوم مادر ۲۰ جمادی الثانیہ ہی ہے جس دن کائنات کے اولین اور آخرین سب کیلئے ایک کامل اور مکمل نمونہ حیات جناب سیدہ زہراء علیہا السلام کی نورانی ولادت سے حضور پاکؐ کا قلب پاک منور ہوگیا اور جناب سیدہ خدیجۃ الکبریٰؑ کی آغوش نے حُجتِ خدا کو اپنی گود میں لے کر سکون و اطمینان حاصل کیا اور اللہ کی اس نعمت عظمیٰ کو اپنے لئے کائنات کا سب سے بڑا اعزاز سمجھا۔ خداوند ہمیں اس باعظمت بی بی کی سیرت پر چلنے کی توفیق دے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن جلد دکھائے جب خاندان رسالت کا آخری وارث فرزند زہراء علیہا السلام اس دنیا میں تشریف لائے اور کائنات پر اسوۂ سیدہ سلام اللہ علیہا نافذ کرے اور اللہ تعالیٰ ہمیں انکے ناصران میں شمار فرمائے۔

اے عادل و قادر خالق! بتول عذرا سلام اللہ علیہا کو دُکھ دینے والوں سے انتقام لینے کے لیے حضرت بقیۃ اللہ کا ظہور فرما اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے (آمین)

☆☆......☆......☆☆

قسط اول



شیعہ کے بنیادی عقائد و نظریات

علامہ السید افتخار حسین نقوی النجفی

جامعہ امام خمینیؒ میں ہر سال مڈل کا امتحان دینے والے طلباء کیلئے معارف اسلامی ۴۵ روزہ شارٹ کورس منعقد ہوتا ہے۔ اس سال ایک سو سے زائد طلباء اس کورس میں شریک ہیں۔ امام خمینیؒ ٹرسٹ کے چیئرمین علامہ سید افتخار حسین نقوی نے طلباء کو شیعیت کے بنیادی عقائد و نظریات کے موضوع پر درس دیا۔ عمومی استفادہ کیلئے اسے پیام زینبؑ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔ (ادارہ)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "یا علی انت وشیعتک هم الفائزون"

میرے لئے سعادت ہے کہ میں آپ عزیزوں کے درمیان موجود ہوں معروفیات کی وجہ سے یہ توفیق کم ہوگی کہ طلباء کو آکے درس دے سکوں اور آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ توفیق دے کہ میں ہر روز درس دے سکوں۔

آپ سے گفتگو کا عنوان شیعہ کا معنی کیا ہے؟ شیعہ کسے کہتے ہیں؟ شیعہ کا عقیدہ کیا ہے اور شیعوں کو کیا کرنا چاہیے؟ یہ تین سوال ہیں۔

شیعہ کا معنی

شیعہ کا معنی پیروی کرنا، پیچھے چلنا، جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص علیؑ کا شیعہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ علیؑ کے پیچھے چلنے والا ہے، وہ علیؑ کی پیروی کرنے والا ہے اسی طرح جب کوئی کسی کی پیروی کرتا ہے اور کسی کی بات مانتا ہے تو وہ پھر اس کی مدد بھی کرتا ہے اسکے ساتھ تعاون بھی کررہا ہوتا ہے لہٰذا شیعہ کا دوسرا معنی مددگار، ناصر، نصرت کرنے والا، مدد کرنے والا، علیؑ کے شیعہ یعنی علیؑ کے مددگار علیؑ کے ناصر۔ جو کسی کی پیروی میں ہوتے ہیں، کسی کی مدد کر رہے ہوتے ہیں جہاں وہ اکیلے ہوتے ہیں تو جب وہ افراد مل جائیں تو ایک جماعت بن جاتی ہے لہٰذا تیسرا معنی جماعت ہے، علیؑ کے شیعہ یعنی علیؑ کی جماعت علیؑ کا گروپ علیؑ کی پارٹی۔ شیعہ کے معنی آپ کیلئے واضح ہوگئے۔ جنازہ کیلئے کہا جاتا ہے کہ لوگ جنازہ کی تشیع کر رہے ہوتے ہیں یعنی جنازے کے پیچھے چل رہے ہوتے ہیں اور شیعہ کا معنی ہوتا ہے کسی کی مدد کرنا تو ہمارے آئمہؑ ہمیشہ اپنے مددگاروں کی تلاش میں تھے امام حسین علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے، ہے کوئی میری مدد کرنے والا؟! ہر امامؑ کو مددگاروں کی ضرورت ہوتی ہے جو کسی کے مددگار ہوتے ہیں وہ اسکے شیعہ ہوتے ہیں جس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ اس کی بات مان رہے ہوتے ہیں مددگار ہوتا ہی وہ ہے جو کسی کی بات مانے اور تیسری بات جماعت ہے۔ یہاں سے ایک اور بات واضح ہوگئی کہ شیعہ کسی مذہب کا نام نہیں اگرچہ عام محاورے میں کہتے ہیں شیعہ مذہب!! ہمارا تعلق شیعہ مذہب سے ہے یہ ایک غلط العام ہے یعنی ایک عمومی محاورہ ہے جو اپنے اصلی معنی میں استعمال نہیں ہوتا۔

شیعہ کا معنی پیروی کرنے والا گروہ، جماعت، ناصر اور ناصر تو کسی کا بھی ہوسکتا ہے اگر اوبامہ کی پیروی کرتا ہے تو وہ شخص اوبامہ کا شیعہ ہے جو زرداری کی بات مانتا ہے تو وہ زرداری کا شیعہ ہے اگر یہ کہو گے کہ فلاں شخص زرداری کا حامی ہے یعنی وہ ناصر ہے زرداری کا، "شیعۃ الزرداری"۔

ہم کون؟!

ہم کون ہیں؟ ہم علیؑ کے شیعہ ہیں، ہم امام حسینؑ کے شیعہ ہیں، ہم شیعہ بارہ امامی ہیں۔

مذہب کا معنی راستہ ہے راستہ جہاں سے آپ چل رہے ہوتے ہیں پگڈنڈی، راستہ، راستہ ہوتا ہے مذہب یعنی چلنے کی جگہ تو ہم اس دنیا میں چل رہے ہیں نا! تو ہمارا چلنا بھی دو قسم کا ہوتا ہے ایک زمین پر چل رہے ہیں ایک ہماری فکر اور سوچ ہے اس سوچ کے تحت چل رہے ہیں اب ہماری سوچ کیا ہے؟ کہ ہم نے علیؑ کے پیچھے چلنا ہے تو گویا کہ ہمارا رستہ علیؑ کا راستہ ہے یعنی جس راہ پر علیؑ چلے وہی راہ ہماری ہے۔

مذہب کا معنی ہوتا ہے راستہ۔ راستہ جس پر ہم چلتے ہیں اسی طرح میرے افکار، میری سوچیں، میرا اٹھنا بیٹھنا وہ بھی ایک راہ اور طریقہ ہے جس پر میں چل رہا ہوتا ہوں اب جو اوبامہ کی لائن پر چلتا ہے اس نے اوبامہ کا رستہ اختیار کیا ہوا ہے جو زرداری کی لائن پر چلتا ہے اس نے زرداری کا مذہب اختیار کیا ہوا ہے جو نواز شریف کی لائن پر چلتا ہے اس نے نواز شریف کا رستہ اختیار کیا ہوا ہے ہم علیؑ کی بات مانتے ہیں تو ہم علیؑ کے رستے پر ہیں یعنی علیؑ کے مذہب پر ہیں تو یہ جو ہم کہتے ہیں شیعہ مذہب یعنی علیؑ کا مذہب۔ علیؑ کا راستہ، علیؑ کا طریقہ۔ اس حوالے سے شیعہ پر مذہب کا عنوان بھی بولا جا سکتا ہے۔

شیعہ مذہب کا مطلب

شیعہ مذہب کا مطلب کیا ہے؟ علیؑ کے پیروکاروں کا راستہ۔ ہمارا مذہب شیعہ ہے اس کا کیا مطلب؟ یعنی ہمارا راستہ علیؑ کا راستہ ہے ہم علیؑ کی جماعت ہیں معنی یہ ہے دین اسلام ہے اور دین کے معنی میں مذہب بھی استعمال ہوتا ہے وہ بھی اسلام ہے، شریعت اسلام ہے، قانون اسلام ہے، اسلام کے سوا کوئی اور قانون نہیں ہے

شیعہ کب وجود میں آئے

شیعہ کب وجود میں آئے؟ اس جماعت کی بنیاد کب پڑی؟ تو یہ بات آپ خوب یاد کرلو کہ شیعہ کا معنی ہوتا ہے پیروی کرنا شیعہ کا معنی ہوتا ہے مدد دینا، شیعہ کا معنی ہوتا ہے جماعت اور ہم علیؑ کی جماعت ہیں کسی اور کی نہیں، علیؑ کے معاون ومددگار ہیں اور اولادِ علیؑ، آئمہ اطہارؑ کے ناصران ہیں ہم بارہ امامی ہیں ہمارا مذہب، ہمارا دین اسلام ہے لیکن یہ جو محاورہ عام استعمال ہوتا ہے تو اسکا مطلب یہی ہے کہ ہم اس راستے پر ہیں جو علیؑ کا ہے فلاں شیعہ مذہب والا ہے یعنی اس عنوان کے اندر جو چیز چھپی ہوئی ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ یہ علیؑ والے ہیں۔ شیعہ مذہب والے ہیں یعنی علیؑ والے ہیں، علیؑ کے پیروکار ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ شیعہ کب وجود میں آئے؟ شیعہ جماعت اسلام میں کب بنی؟ کیا شیعہ اور اسلام دو چیزیں ہیں؟ یا شیعہ اور اسلام ایک چیز ہے؟ اسلام دین ہے یعنی نظام حیات ہے اور دین کا معنی نظام زندگی ہے۔ یعنی ہم نے زندگی کیسے گزارنی ہے؟ ہمیں کیا کرنا ہے اس دنیا میں؟ اللہ نے ہم سے کیا چاہا ہے کہ ہم دنیا میں کیسے رہیں؟ کیسے اٹھیں؟ کیسے بیٹھیں؟ کیسے چلیں؟ کس طرح بولیں؟ کیا کھائیں؟ کیا نہ کھائیں؟ کونسی چیز استعمال کرنا ہمارے لئے جائز ہے؟ کونسی چیز استعمال کرنا جائز نہیں ہے؟ ہمارے ایک دوسرے پر حقوق ہیں ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟ والدین کے کیا حقوق ہیں؟ اولاد کے کیا حقوق ہیں؟ انکا آپس میں تعلق جو ہے وہ کس قسم کا ہونا چاہیے؟ ہمسائیوں سے کیسے تعلقات ہوں انکے کیا حقوق ہیں؟ رشتہ داروں کے کیا حقوق ہیں؟ بستی والوں کے کیا حقوق ہیں؟ ایک ملک اور ایک وطن اور ایک سرزمین جس میں رہتے ہیں اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ پوری دنیا کے حوالے سے پورے انسانوں سے ہمارا رابطہ کیسا ہونا چاہیے؟ جو مسلمان نہیں ہیں ان سے ہمارا کیسے رابطہ ہونا چاہیے؟ مسلمانوں کا آپس میں رابطہ کیسا ہونا چاہیے؟ سسٹم اور نظام کیا ہو، کیسا ہو، وہ دین کونسا ہے وہ اسلام ہے، اسلام نظام حیات ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے پسند کیا ہے اور ہم نے اسے قبول کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین

حضور پاکؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس دین کو لائے یہ اللہ کا پسندیدہ نظام اسلام ہے اور حضرت آدمؑ کا دین بھی یہی اسلام تھا حضرت ابراہیمؑ کا دین بھی یہی اسلام تھا حضرت ابراہیمؑ نے اعلان کر کے کہا کہ میں مسلمان ہوں حضرت ابراہیمؑ کی اولاد اسحاقؑ واسماعیلؑ، حضرت اسحاقؑ سے بنی اسرائیل کے انبیاءؑ چلے اور حضرت اسماعیلؑ سے ابراہیمی شریعت کا سلسلہ چلا۔ تو وہ سارے مسلمان تھے حضرت نوحؑ وہ بھی مسلمان تھے حضور پاکؐ اسلام کی آخری شکل لے آئے جو کامل نظام تھا اس کو لے آئے اور حضور پاکؐ نے ستائیس رجب کو چالیس سال کی عمر جب آپؐ کی مکمل ہوئی تو باقاعدہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو حکم ہوا کہ آپؐ گھر جا کر اسلام کی دعوت دیں تو آپؐ نے آغاز بی بی خدیجہؑ اور مولا علیؑ سے کیا اور سب سے پہلے مسلم مولا علیؑ اور بی بی خدیجۃ الکبریٰؑ ہیں اور اسکے بعد یہ سلسلہ چلا اور گھر سے باہر والے مسلمان ہوتے گئے یہ ایک الگ اور مفصل بحث ہے کہ اسلام کس طرح پھیلا فی الحال ہم نے اس بحث میں نہیں جانا۔

شیعہ کا آغاز

سوال یہ ہے کہ شیعہ کا آغاز کب ہوا؟ شیعہ کا آغاز یعنی باقاعدہ لفظ شیعہ کا استعمال !! تو یہ خود حضور پاکؐ نے کیا اور کب کیا؟! جب حضور پاکؐ کو حکم ہوا کہ آپؐ اپنے خاندان کو، اپنے قبیلے سے قریبی افراد یعنی بنی ہاشمؑ کو اسلام کی دعوت دیں جسے

دعوت ذوالعشیرہ کہتے ہیں سورہ مدثر میں ہے "وانذر عشیرتک الاقربین" اپنے قریب ترین قبیلے والے جو ہیں دور والے نہیں، قریبی سے وہی مراد بنی ہاشم تھے اپنے چچاؤں کو، کزنوں کو، اپنے قریبیوں کو دعوت دی تو اس دعوت کیلئے باقاعدہ انتظام کیا گیا آپ دعوت ذوالعشیرہ بارے میں مجلسوں میں سنتے رہتے ہیں۔ یہ جو تاریخ اسلام آپ کو پڑھائی جارہی ہے تو اس میں بھی اسکا ذکر موجود ہے دعوت ذوالعشیرہ میں حضور پاکؐ نے جب یہ کہا کہ کون ہے جو میرا مددگار بنے؟ کون ہے جو تبلیغ میں میرا ساتھی بنے گا؟ میرا معاون ہوگا اور میرا مشیر ہوگا تو علیؑ مولا ہی بار بار کھڑے ہوئے اس وقت سب اپنے ہی خاندان والے تھے باہر والے لوگ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے تو وہیں پر حضور پاکؐ یہ فرمارہے تھے کہ آج جو میری حمایت کرے گا کل وہی میرا قائمقام، میرا وزیر، میرا مشیر ہوگا۔ تو مولا علیؑ بار بار کھڑے ہوتے تھے دس سال مولا علیؑ کی عمر تھی تو آپ نے تیسری مرتبہ جب کھڑے ہو کر اعلان کیا تو حضور پاکؐ نے وہیں پر ہی یہ جملہ فرمایا کہ اے علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ تمہاری جماعت والے ہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہیں کیونکہ مولا علیؑ جو اعلان کر رہے تھے وہ یہ جملہ فرمارہے تھے کہ "انا ناصرک یا رسول اللہ" میں آپؐ کی مدد کروں گا یارسول اللہؐ! میں آپ کا زور کمر بنوں گا، زور بازو بنوں گا، تو جو لفظ وہاں پر استعمال ہوا وہ لفظ شیعہ تھا یہ واقعہ کوئی اسلام کی پہلی وحی کے تین سال بعد بعض روایات کے مطابق ہوا اور اس کے بعد یہ سلسلہ چلتا رہا جب بہت سارے اصحاب آگئے اور بہت سارے مسلمان ہو گئے تو اصحابؓ میں بھی دو گروپ تھے ایک گروپ وہ تھا جو علیؑ کی سائیڈ میں زیادہ رہتا تھا وہ کہتے تھے کہ یہ علیؑ کا گروپ ہے اور کچھ وہ تھے جو عثمان کی سائیڈ پر زیادہ رہتے تھے تو کہا جاتا تھا کہ یہ عثمان کا گروپ ہے اصحابؓ میں گروپنگ حضور پاکؐ کے زمانے میں بھی موجود تھی تو یہ لفظ حضور پاکؐ نے استعمال کیا بعد میں اسلام میں داخل نہیں ہوا۔

شیعہ کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ

آج کے دور میں شیعہ کے خلاف بہت ساری غلط باتیں پھیلائی جاتی ہیں جو ہمارے عقائد نہیں ہیں وہ ہمارے سر تھوپے جاتے ہیں اور اس پہ بعض تنگ نظر اہل سنت کے علماء جو حقائق سے ناواقف ہیں یا متعصب ہیں یا بدنیت ہیں وہ اس قسم کی باتیں کہہ کر ان باتوں کو شیعوں کی طرف نسبت دے کر کہتے ہیں کہ شیعہ اسلام سے خارج ہیں اور یہ کافر ہیں ابھی حال ہی میں میانوالی کے گاؤں میں ڈھوک بھرتال میں ایک شخص نے جوہر آباد کے مفتی کو خط لکھا کہ شیعہ کا جنازہ ہوا ہے اور اس میں سنی بھی شریک ہوئے ہیں ایک سنی پیش نماز بھی شریک ہوا ہے تو اسکے بارے میں بتائیں تو اس نے جواب لکھا کہ شیعہ کافر ہیں لیکن کفر کی وجہ بھی لکھی۔ اور ایسی باتیں اہل سنت کے مدارس میں ان طلباء کو پڑھائی جاتی ہیں آپ سکولوں میں پڑھتے ہیں پھر بھی جائینگے سکولوں میں سنی بچوں سے ملیں گے ممکن ہے آپ سے وہ یہ کہیں اور آپ کے پاس جواب نہ تو میں چاہتا ہوں کہ آپ کو پتہ ہو وہ ہمارے بارے میں کیا سوچتے ہیں جو وہ کہتے ہیں وہ جھوٹ ہے تا کہ آپ جرأت کے ساتھ کہہ سکو اور چیلنج بھی کر سکو اور اپنے ساتھیوں کو بتا سکو کہ ہمارے عقائد وہ نہیں جو تمہیں بتائے جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ شیعہ کہتے ہیں اللہ علیؑ میں حلول کر گیا ہے یعنی ایک شخص علیؑ ہے جو اللہ ہے خالق کائنات علیؑ کے جسم میں آگیا ہے لہٰذا یہ کافر ہیں۔

ہمارا عقیدہ علیؑ مولا کے بارے

ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے علیؑ اللہ کی مخلوق ہیں علیؑ اللہ کے ولی ہیں ہم روزانہ اذان میں کہتے ہیں "اشھد ان علیا ولی اللہ" خود ہماری اذان ان کی اس بات کا جواب ہے ہم علیؑ کو اللہ کا ولی کہتے ہیں" حجت اللہ "علیؑ کو اللہ کا اللہ کی زمین پر نمائندہ کہتے ہیں، دوسری بات اس نے لکھی کہ یہ کہتے ہیں کہ جبرئیلؑ نے آنا علیؑ کے پاس تھا بھول کر وہ رسول پاکؐ کے گھر چلا گیا وہ کیسا جبرئیل تھا کہ جس کو یہ بھی سمجھ نہیں آئی کہ یہ علیؑ ہے اور یہ محمدؐ ہے تو بھئی یہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے انکا ہوگا ہم شیعوں کا نہیں ہے ہمارے نزدیک تو یہ ہے کہ علیؑ خود فرماتے ہیں" کفی الی فخر اً ان اکون عبداً من عبد محمد "میرے فخر کیلئے یہ کافی ہے کہ میں حضور پاکؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ علیؑ باقی انبیاءؑ سے افضل ہیں اگر کوئی آپ سے کہے کہ یہ کیا؟ آپ کہہ رہے ہو کہ علیؑ انبیاءؑ سے افضل ہیں؟ تو آپ اس کا جواب دیں، آپ لوگوں نے اہل سنت کے ہاں ہر مولوی کو یہ روایت پڑھتے ہوئے سنا بھی ہوگا کہ حضور پاکؐ نے فرمایا میری امت کے جو علماء ہیں وہ بنی اسرائیل کے نبیوںؑ سے افضل ہیں اور جو بنی اسرائیل کے انبیاءؑ تھے وہ باقی انبیاءؑ سے افضل تھے، اسرائیل

حضرت یعقوبؑ کا نام تھا حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کے بابا تھے انکا دوسرا نام اسرائیل تھا انکے بارہ بیٹے تھے تو آگے نبوت چلی بعض بیٹوں میں تو اس لئے بنی اسرائیل کے انبیاءؑ یعنی حضرت یعقوبؑ کی اولاد سے جو انبیاءؑ ہیں اور وہ انبیاءؑ باقی نبیوںؑ سے زیادہ فضیلت والے تھے البتہ جو اسماعیلی سلسلہ تھا تو حضرت اسماعیلؑ سب سے افضل تھے کیونکہ آپ رسولؐ آخرالزمان کے جد امجد تھے اور ابراہیمی شریعت کے امین بھی، ابراہیمی شریعت باقی شرائع سے افضل تھی۔اور انکی اولاد سے اوصیاء آئے اور پھر حضور پاکؐ کا زمانہ آتا ہے حضور پاکؐ تو سب کے سردار ہیں تو ان سے کہو کہ مسلمانوں کے جو علماء ہیں وہ بنی اسرائیل کے نبیوںؑ سے افضل ہوسکتے ہیں تو علیؑ عالم نہیں؟! جب کہ علیؑ عالم ہی نہیں بلکہ علماء کے سردار ہیں اہل سنت بھی انکو قبول کرتے ہیں کہ حضور پاکؐ نے فرمایا کہ ”انا مدینة العلم وعلی بابھا من اراد العلم فلیعظ بابھا“ میں علم کا شہر ہوں علیؑ اس علم کے حصول کا وسیلہ ہیں یعنی اگر میرا علم چاہیے تو علیؑ کے پاس آؤ وہ تمہیں میرا علم دے گا علیؑ کے عالم ہونے کی دلیل خود رسول پاکؐ دے گئے اور یہ حدیث فقط شیعوں کے ہاں نہیں بلکہ سنیوں کے ہاں بھی ہے اور اس حدیث کا کوئی انکار نہیں کرتا اگر باقی باتیں چھوڑ دو خود ان ہی کی اپنی باتوں کے لحاظ سے بھی دیکھو تو علیؑ نبیوںؑ سے افضل ہیں لیکن علیؑ جو سارے نبیوںؑ سے افضل ہیں اور علیؑ کی غلامی کو فخر سمجھتے ہیں تو وہ علیؑ کہتے ہیں کہ میرے لئے فخر یہ ہے کہ میں حضور پاکؐ کا غلام ہوں انہیں رسولؐ کے غلام ہونے پر فخر ہے یہ ہمارا عقیدہ ہے اس لئے ہم اذان میں کہتے ہیں کہ ”خلیفة رسول اللہ“ اذان میں کہتے ہیں وصی رسول اللہ، علی اللہ کے رسولؐ کے خلیفہ ہیں، علیؑ اللہ کے رسولؐ کے غلام ہیں سارا جواب ہم اذان میں دے دیتے ہیں اگر وہ سمجھیں تو اذان میں جواب موجود ہے ”اشھد ان علیاً امیر المومنین“ علیؑ مومنوں کے امیر ہیں، علیا ولی اللہ وصی رسول اللہ علیؑ رسولؐ کے وصی ہیں، علیؑ مولا رسول اللہؐ کے بعد سب سے افضل ہیں۔حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ”علی خیر البشر من انکر فقد کفر“ علیؑ حضور پاکؐ کے بعد جتنے انسان ہیں سارے انسانوں میں افضل اور اشرف ہیں اور جو علیؑ کی اس فضیلت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔تیسری بات تھی کہ یہ لوگ ہمارے اوپر تہمت اور جھوٹ باندھتے ہیں (جاری ہے)

☆☆......☆......☆☆

بقیہ......ہم مخلوق کے شب وروز اعمال پر گواہ ہیں

تیسرا یہ کہ ”مومنین“ کا ذکر اسی صورت میں صحیح ہے کہ مراد سب اعمال ہوں اور غیر معمولی طریقوں سے معلوم ہوں ورنہ جو اعمال آشکار اور واضح ہیں وہ تو مومنین اور غیر مومنین سب دیکھتے ہیں یہاں سے ضمنی طور پر یہ نکتہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ اس آیت میں مومنین سے مراد سب صاحب ایمان افراد نہیں ہیں بلکہ ان میں سے کچھ مخصوص افراد ہیں جو علم اللہ سے اسرار غیبی سے آگاہ ہیں یعنی رسول اللہؐ کے حقیقی جانشین“۔

اہم نکتہ کی طرف متوجہ ہوں

ایک اہم نکتہ جس کی طرف توجہ کرنا چاہیے یہ ہے کہ جس طرح پہلے بھی اشارہ کیا جاچکا ہے کہ اعمال کے پیش ہونے کا مسئلہ اس کے معتقدین کیلئے بہت زیادہ تربیتی اثر رکھتا ہے کیونکہ جب ہمیں یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کہ ہر جگہ میرے ساتھ ہے اس کے علاوہ پیغمبر اکرمؐ اور ہمارے محبوب پیشوا ہر روز یا ہر ہفتے میرے ہر عمل سے چاہے وہ اچھا ہو یا بُرا۔ آگاہ ہوجاتے ہیں تو بلاشبہ ہم زیادہ احتیاط کریں گے اور اپنے اعمال کی طرف متوجہ رہیں گے بالکل اسی طرح جیسے کسی ادارے میں کام کرنے والوں کو معلوم ہو کہ ہر روز یا ہر ہفتے ان کے تمام اعمال پوری تفصیل سے اعلیٰ افسروں کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور وہ اُن سے باخبر ہوجاتے ہیں تو وہ اپنے کاموں کو بڑی توجہ سے سرانجام دیں گے۔

تفسیر نور کے مفسر لکھتے ہیں

آغا محسن قرائتی تفسیر نور مترجم ج سوم کے ص ۱۱۶ پر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت بیان کررہی ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسولؐ اور مومنین ہمارے اعمال سے آگاہ ہیں یہ شیعوں کا وہی عقیدہ ہے جو اس بات پر متفق ہے جو، اس بات پر مبنی ہے کہ ہمارے اعمال اولیاء خدا (ائمہ اطہارؑ) کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں یہ یا تو روزانہ یا ہفتہ وار یا ہر مہینے پیش کئے جاتے ہیں اگر ہمارے اعمال اچھے ہوتے ہیں تو اولیاء اللہ ہم سے خوش ہوتے ہیں اور اگر بُرے ہوتے ہیں تو غمگین اور پریشان ہوجاتے ہیں اس عقیدے پر ایمان، انسان کے اندر حیا اور تقویٰ پیدا کرتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ”لوگو! تم اپنے گناہوں کے ذریعے رسول خداؐ کو تکلیف نہ پہنچاؤ“۔

☆☆......☆......☆☆



تحقیق و ترتیب......امتہ الہدیٰ

سورہ احزاب آیت ۳۳ میں ارشاد خداوندی ہے: "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا"

"یقیناً اللہ کا ارادہ ہے کہ تم اہل بیتؑ سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے اور تمہیں ایسا پاک رکھے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے"۔

مصباح الہدایہ تالیف آیت اللہ العظمیٰ حاج سید علی موسوی بہبہانی ص ۲۱۷ تا ۲۲۶ پر "طہارہ اہل بیتؑ" عنوان دے کر مندرجہ بالا آیت نقل کرنے کے بعد یہ حدیث نقل کرتے ہیں

حضرت نبی اکرمؐ کی احادیث

غایۃ المرام ص ۲۸۹ میں ہے کہ ثعلبی نے اپنے اسناد کے ساتھ عبداللہؓ ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا

"اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے اور مجھے ان میں سے بہترین حصے میں قرار دیا ہے اور اسکے بارے میں فرمایا ہے "واصحاب الیمین مااصحاب الیمین" تو میں بہترین اصحاب یمین ہوں (سورہ واقعہ ۲۷)

پھر ان دو قسموں کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور مجھے بہترین حصے میں قرار دیا ہے اور اس کے بارے میں فرمایا ہے "واصحاب المیمنہ ما اصحاب المیمنہ والسابقون السابقون" (سورہ واقعہ ۸،۱۰)

اور میں بہترین سابقین میں سے ہوں پھر ان حصوں کو قبائل کی صورت میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین قبائل میں سے قرار دیا پھر قبائل کو خاندانوں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین خاندان میں سے قرار دیا اور میرے خاندان کے متعلق فرمایا

"انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا"

نزول آیہ تطہیر

غایۃ المرام ص ۲۸۹ میں ہے کہ حمیدی اپنی اسناد کے ساتھ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں

ایک دن حضرت رسول اکرمؐ سیاہ بالوں سے بنی ہوئی چادر اوڑھ کر میرے حجرے سے نکلے اتنے میں حسنؑ بن علیؑ آئے حضرت رسول اللہؐ نے انہیں اپنی عبا کے اندر کر لیا پھر حسینؑ آئے انہیں بھی آپؐ نے اپنی عبا کے اندر کر لیا پھر فاطمہؑ اور علیؑ آئے انہیں بھی عبا کے اندر لے آئے اور فرمایا: "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا"

آیت تطہیر کی تلاوت کرنا

سنن ابوداؤد اور موطا مالک میں انس بن مالک سے روایت کی گئی ہے کہ آیت تطہیر کے نزول کے بعد چھ ماہ تک ہر روز حضرت نبی اکرمؐ صبح مسجد میں جانے سے پہلے دروازہ فاطمہ سلام اللہ علیہا پہ آتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے۔

(غایۃ المرام ص ۲۸۹)

❁ ابو برزہ کی روایت میں ہے کہ میں نے ۱۷ مہینہ نماز آنخضرتؐ کے ساتھ پڑھی آپؐ جب گھر سے نکلتے تھے تو سیدھے باب فاطمہ زہراؑ پر آ کر فرماتے تھے "الصلاۃ علیکم انما یرید اللہ......الخ" (مجمع الزوائد)

❁ ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ میں آنخضرتؐ کے ساتھ ۹ ماہ رہا آپؐ روزانہ نماز کے وقت حضرت علیؑ کے دروازے پر آ کر فرماتے "السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ "اہل البیتؑ انما یرید اللہ......الخ" آپ کا روزانہ پانچ مرتبہ کا یہی معمول تھا (الدر المنثور)

ابن حجر کا نظریہ

ابن حجر الہیثمی جوان روایات کو ضعیف کہتے ہیں وہ بھی سب سے زیادہ اس آیت کریمہ کی توجیہ کرنے پر اصرار کرتے ہیں اور یہ کہنے پر مجبور ہیں۔

''اکثر مفسرین کا قول یہی ہے کہ (آیت تطہیر) حضرت علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ۔ حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے''۔ (الصواعق المحرقہ ص ۱۴۳)

حضرت رسول اللہؐ نے خود ہی اتنی وضاحت فرمادی ہے جس سے شک کی گنجائش ہی ختم ہوگئی ہے چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں یہ آیت میرے اور علیؑ۔ فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے'' (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۸۵۔ ذخائر العقبیٰ۔ محب الدین طبری)

علامہ عبدالحسین شرف الدین لبنانی لکھتے ہیں

''الکلمۃ الغراء فی تفضیل الزہراءؑ'' جو الفصول المہمہ میں چھپی ہے اسکا ص ۲۰۴۔ ۲۰۵ ملاحظہ فرمائیں علامہ عبدالحسین لکھتے ہیں۔

''تمام اسلامی مذاہب کے اہل قبلہ کا اجماع ہے کہ جب آیہ تطہیر نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے حضرات حسنینؑ۔ حضرت علیؑ و حضرت فاطمہؑ کو اپنے پاس اکٹھا کرکے اپنے ساتھ ان لوگوں پر چادر ڈالی تاکہ یہ حضرات تمام بیٹوں۔ نفسوں اور عورتوں سے متمیز ہوجائیں جب سب کے سب تمام خاندان سے الگ ہوکر چادر کے نیچے آگئے اور اس چادر کے ذریعہ پوری امت کی نظروں سے چھپ گئے تو اسی حالت میں ان کو رسول اللہؐ نے آیت سنائی اس عمل کا مقصد صرف یہ تھا کہ آلؑ اور اصحابؓ میں سے کسی ایک فرد کو اس میں شرکت کی طمع نہ رہے چنانچہ آپؐ نے تمام لوگوں سے علیحدگی میں صرف انہی حضرات کو مخاطب کرکے فرمایا: ''انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا''

پس ان حضرات پر پردہ ڈال کر ان کو شک و ریب کے پردے سے الگ کردیا اور شبہات کو ختم کردیا لہٰذا آپؐ کی حکمت بالغہ کی بناء پر اہل بیتؑ میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوسکا اور بلاغت بیان کی شعاعوں سے آنحضرتؐ کا مقصد واضح و روشن ہوگیا والحمد للہ رب العالمین۔

تبصرہ

علامہ محمد محمدی الاشتہاردی الآصفی ''اہل بیتؑ ......الخ'' کے ص ۹۸ پر مندرجہ بالا حدیث نقل کرکے لکھتے ہیں ''آیت کے بارے میں لوگوں کو یہ اشتباہ نہ ہونے پائے کہ اہل بیتؑ سے کون حضرات مراد ہیں؟ اس لئے آنحضرتؐ نے یہ عجیب و غریب طریقہ استعمال کیا تھا تاکہ اہل بیتؑ کا انحصار انہی حضرات میں رہے اور ان میں کوئی دوسرا داخل نہ ہوسکے۔

یہ بات بھی شک سے بالا ہے کہ اس امر کی تبلیغ اور اہل بیتؑ کی حد بندی کیلئے آنحضرتؐ نے جو اتنا اہتمام فرمایا تھا اسکا کوئی نہ کوئی اہم مقصد تو رہا ہی ہوگا اور واقعاً اسکا نتیجہ بعد میں مسلمانوں کی تاریخ و حیات و دین میں مرتب ہوکے رہا۔

اگر آیت کا مقصد صرف اہل بیتؑ کا احترام ہوتا کہ یہ رسول اللہؐ کے قرابت دار ہیں اس لئے ان کا احترام کرنا چاہیے تو پھر حضرت رسول اللہؐ کو اتنے اہتمام و تاکید اور ان کے ناموں کے اعلان اور ان کے انحصار کیلئے اتنے مختلف طریقے استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی جناب سیدہ زہراؑ کے مکان کے سامنے روزانہ پانچ مرتبہ یا کم از کم ہر نماز کے وقت بنا بر اختلاف روایات ۶ ماہ یا ۷ ماہ یا ۸ ماہ یا ۹ ماہ یا ۱۷ ماہ مسلمانوں کے سامنے مسلسل اعلان کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

یقیناً یہ بات عجیب تھی اور اس میں کوئی راز پوشیدہ تھا اور کسی نہ کسی طرح اس حقیقت کو آنحضرتؐ مختلف بیانات اور مختلف طریقہ ہائے عمل سے آشکار کرنا چاہتے تھے۔

- اس لئے کبھی تو اہل بیتؑ کا نام بتاتے تھے۔
- کبھی ان کے منحصر ہونے کو بتاتے تھے اور فرماتے تھے ''اللھم ھولاء آلی ......الخ''
- اور کبھی ان کو چادر کے نیچے جمع کرکے فرماتے تھے جس میں کسی دوسرے کو داخل نہیں ہونے دیتے تھے۔
- انتہا یہ ہے کہ اپنی بیوی ام سلمیٰؓ کو اس کے اندر داخل ہونے سے منع کردیتے تھے
- کبھی ہر ایک کا تعارف یکے بعد دیگرے نام بنام کراتے تھے۔
- کبھی اہم ترین افراد امت کو اپنے ہمراہ لے کر مدتوں در سیدہؑ پر آکر سلام کرتے اور ان کی طہارت کا اعلان فرماتے تھے۔

ابن ابی حدید کا نظریہ

ابن ابی حدید معتزلی اپنی کتاب شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں ''حضرت نبی اکرمؐ خود بتا کر گئے ہیں کہ ان کے اہل بیتؑ کون ہیں؟ جب انہوں نے فرمایا کہ ''میں تم میں دو گراں بہا چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک کتاب خدا دوسری اپنی عترت

پھر ان پر عبا اوڑھ کر فرمایا "یہ میرے اہل بیتؑ ہیں" تیسری مرتبہ اس وقت وضاحت کی جب آیت تطہیر اتری۔

اہل بیتؑ کون ہیں؟

ابن ابی حدید مزید کہتے ہیں کہ اگر تم یہ کہو کہ وہ اہل بیتؑ کون ہیں؟ جن کا ذکر حضرت علیؑ نے نہج البلاغہ میں کیا ہے تو میں کہوں گا وہ علیؑ وفاطمہؑ اور ان کے دو بیٹے حسنؑ اور حسینؑ ہیں بلکہ درحقیقت اصل عترت خود علیؑ ہیں کیونکہ ان کے بیٹے تو ان کے تابع ہیں اور ان کی نسبت اپنے باپ سے وہی ہے جو ستارے کی نسبت سورج سے ہے حضرت نبی اکرمؐ اسی مطلب کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں کہ تمہارا باپ تم سے افضل ہے۔

حضرت امیر المومنینؑ عترت رسولؐ کے بارے میں فرماتے ہیں" وھم ازمة الحق" "حق کی لگام ان کے ہاتھ میں ہیں" (شعراء۸۴)

پس جہاں اہل بیتؑ ہونگے وہیں حق ہوگا جدھر یہ جائیں گے ادھر حق جائے گا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت رسول اللہ فرماتے ہیں کہ "حق علیؑ کے پیچھے پیچھے چلتا ہے"۔

فضائل اہل بیتؑ کا منبع وسرچشمہ

علامہ حسین بخش جاڑاؒ تفسیر انوار النجف ج۱۱ص۱۸۸ پر لکھتے ہیں کہ" انما یرید اللہ ......الخ" اس آیت مجیدہ کا نام آیت تطہیر ہے اور یہ آیت فضائل ومناقب اہل بیتؑ کیلئے منبع اور سرچشمہ کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ قرآن مجید میں اسکا وجود اہل بیتؑ کے خلاف لکھنے بولنے اور سوچنے والوں کا ناطقہ بند کرنے کیلئے کافی ہے

ارباب سیر اور روایات حدیث کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اس مقام پر اہل بیتؑ سے مراد پنجتن پاکؑ ہیں چنانچہ یہ روایت کتب فریقین میں حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں

ازواج اہل بیتؑ میں شامل نہیں

❁ البرہان ج۳ص۳۲۴ روایت صحیح مسلم سے نقل کی ہے کہ زید بن ارقم سے کسی نے پوچھا کہ کیا ازواج رسول بھی اہل بیتؑ میں داخل ہیں زید نے جواب دیا نہیں اہل بیتؑ رسولؐ وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

❁ تفسیر انوار النجف ج۱۱ص۱۹۴ پر تفسیر ثعلبی کے حوالے سے منقول ہے کہ حضرت ام سلمیٰؓ کہتی ہیں کہ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی" انما یرید اللہ ......الخ" پس تو آنحضرتؐ نے علیؑ وفاطمہؑ۔ حسنؑ۔ حسینؑ پر خیبری چادر ڈال دی اور دعا مانگی "اے اللہ یہ میرے اہل بیتؑ اور عترت ہیں ان سے رجس کو دور رکھ اور ان کو پاک رکھ جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے" تو میں نے کہا یا رسول اللہؐ میں بھی آپؐ کے ہمراہ ہوں؟ تو حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا" تو نیکی پر ہے" (درالمنثور سیوطی)

❁ اہل بیتؑ آیہ تطہیر کی روشنی میں تالیف علامہ محمد محمدی الآصفی ناشر دار الثقافہ کراچی ص۹۵ پر مندرجہ بالا روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں حضرت نبی اکرمؐ نے حضرت ام سلمیٰؓ کے خیر پر ہونے کی نفی نہیں فرمائی لیکن اہل بیتؑ سے ہونے کی نفی کردی حالانکہ وہ آنحضرتؐ کی بیوی تھیں امہات المومنین میں سے تھیں اور جب یہ روایت صحیح ہے تو پھر امہات المومنین کو اہل بیتؑ میں داخل کرنے کی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی"۔

اہل اسلام کا اتفاق ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ آیت کریمہ پنجتن پاکؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے اور شیعہ واہل سنت کی نقل کردہ روایات متواترہ اس کی تائید کرتی ہیں۔ ہم اہل سنت مفسرین۔ محدثین اور مورخین کے صرف دو حوالے نقل کر رہے ہیں کہ جن کا نظریہ یہی ہے کہ آیت تطہیر صرف اور صرف پنجتن پاکؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

❁ صحیح مسلم باب فضائل اہل بیتؑ ج۲ص۲۶۸ ❁ صحیح ترمذی ج۵ص۳۰ ❁ مسند امام احمد بن حنبل ج۱ص۳۳۰ ❁ مستدرک الحاکم ج۳ص۱۲۳ ❁ خصائص امام نسائی ص۴۹ ❁ تلخیص الذہبی ج۲ص۱۵۰ ❁ معجم الطبرانی ج۱ص۶۵ ❁ شواہد التنزیل للحاکم الحسکانی ج۲ص۱۱ ❁ البخاری فی التاریخ الکبریٰ ج۱ص۶۹ ❁ الاصابہ لابن حجر العسقلانی ج۲ص۵۰۲ ❁ تفسیر الفخری الرازی ج۲ص۷۰۰ ❁ ینابیع المودۃ للقندوزی حنفی ص۱۰۷ ❁ مناقب الخوارزمی ص۲۳ ❁ السیرت الحلبیہ ج۳ص۲۱۲ ❁ السیرت الدحلانیہ ج۳ص۳۲۹ ❁ اسد الغابہ لابن الاثیر ج۲ص۱۲ ❁ تفسیر الطبری ج۲۲ص۶ ❁ الدر المنثور للسیوطی ج۵ص۱۹۸ ❁ تاریخ ابن عساکر ج۱ص۱۸۵ ❁ تفسیر الکشاف للزمخشری ج۱ص۱۹۳ ❁ احکام القرآن الابن عربی ج۲ص۱۶۶ ❁ تفسیر القرطبی ج۱۴ص۱۸۲ ❁ الصواعق المحرقہ ابن حجر ص۸۵ ❁ الاستیعاب ج۴ص۳۱۱ ❁ العقد الفرید ج۴ص۳۱۱ ❁ منتخب کنز الاعمال ج۵ص۹۶ ❁ مصابیح السنہ للبغوی ج۲ص۲۷۸ ❁ اسباب النزول للواحدی ص۲۰۳ ❁ تفسیر ابن کثیر ج۳ص۴۸۳۔

☆☆......☆......☆☆



حضرت سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا مقامِ رسالت، بعثت کے مقاصد، اپنا تعارف عظیم باپ کی توصیف اور اپنے خدا پسند شوہر کی شجاعت کا ذکر فرماتی ہیں

پیشکش......رباب فاطمہ۔ایم،ایس،سی

ترجمہ......علامہ ابن حسن نجفی

نیز مکرر گواہی دیتی ہوں کہ میرے باپ محمدؐ اللہ کے بندے اور اسکے رسولؐ ہیں خدا نے رسالت کا منصب دینے سے پہلے انہیں اس عہدے کیلئے چُن لیا تھا اور اس نے ابھی پیدا بھی نہیں کیا تھا کہ جہاں جہاں چاہا آپ کا نام روشن کر دیا نیز کارِ نبوت کی بجا آوری سے قبل نگاہِ قدرت آپ کو اس مقصد کیلئے منتخب کر چکی تھی یہ اس دور کی بات ہے...... جب ساری خلقت نہاں خانہ غیب میں پوشیدہ......سب کے سب خوف و وحشت کے پردوں کے پیچھے دبکے ہوئے اور عدم کی آخری حدوں کے بالکل قریب تھے یہ خدا کے علم میں تھا کیونکہ دشتِ امکاں میں جو بھی ہوتا ہے وہ اسکے انجام پانے سے باخبر ہے اسکی آگہی صحنِ کائنات میں رونما ہونے والے ہر واقعے، ہر حادثے اور ہر سرگزشت پر گرفت رکھتی ہے پھر وہ تمام اُمور کے وقوع پذیر ہونے اور جملہ کاموں کے وقت نامے سے خوب واقف ہے اس نے اپنے پیغمبر کو دین حق کی غرض وغایت پورا کرنے کیلئے بھیجا اور انسانی معاشرے میں اپنے آئین کو جاری کرنے کے عزمِ محکم کے ساتھ نیز طے شدہ قطعی احکام اور حتمی قواعد کو نافذ العمل بنانے کی خاطر مبعوث فرمایا جب آپ مبعوث ہوئے تو ملاحظہ فرمایا کہ اقوامِ عالم دینی اعتبار سے بٹی ہوئی اور بڑے تفرقے کا شکار ہیں ان میں سے بعض گروہ تو اپنے آتش کدوں کو سنبھالے بیٹھے ہیں کچھ جتھے اپنے اپنے بتوں کی پوجا پاٹ میں لگے ہوئے ہیں فطرت کے قاعدوں اور دماغ کی صلاحیت سے اللہ کو جاننے کے باوجود اسکی بندگی سے انکاری ہیں لہٰذا پروردگارِ عالم نے میرے پدرِ بزرگوار کے "نور" سے جہالت کے گھُپ اندھیروں کو چھانٹ کر دنیا میں اُجالا کر دیا دلوں کے سارے بَل نکال دیئے ظلمت آشنا آنکھوں کو روشنی عطا کی لوگوں کو ہدایت کی راہیں دکھائیں طرح طرح کی گمرائیوں سے چھٹکارا دلایا۔ ذہن و ضمیر کو حقیقت شناسی کا انداز سکھایا سچے اور اچھے دین کو پہنچوایا اور سیدھے راستے سے لگا دیا پھر اللہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا اور اس طرح بلایا کہ وہ خوشی خوشی بصد شوق، اور کمال رغبت کے ساتھ آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتے ہوئے اپنے رب سے جا ملے اب محمدؐ اس دکھ بھری دنیا کی تکلیفوں سے دور اپنے راحت کدے میں آرام فرما ہیں خدا کے مقرب فرشتے انہیں گھیرے ہوئے ہیں اس بخشنے والے پاک پروردگار کی مرضی شامل حال ہے اور وہ اپنے قادر و مطلق آفریدگار کے سایہ رحمت میں آسودہ ہیں خدا کا درود میرے باپ پر جو اس کے نبیؐ، اس کی وحی کے امین، اسکے برگزیدہ اور ساری خلقت میں سے منتخب کئے ہوئے پسندیدہ بندے تھے انکے حضور سلام اور اللہ کی رحمت و برکت انکے ساتھ ساتھ رہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا لوگو! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں فاطمہؑ ہوں اور میرے باپ محمدؐ ہیں میری گفتگو شروع سے اخیر تک ایک جیسی ہوگی اس میں نہ کسی طرح کو تضاد ملے گا اور نہ کوئی کھوٹ دکھائی دے گا نیز میرے اعمال حیات میں بھی کوئی ایسا کام نہیں جس کا رشتہ حق و صداقت سے نہ ملتا ہو دیکھو! تمہارے ہاں ایک ایسے رسولؐ آئے جو خود تم ہی میں سے ہیں تمہارا دکھ درد ان پر شاق ہے۔ انہیں نفس نفس تمہاری بھلائی چاہیے وہ ایمان والوں کے لئے بڑے مہربان اور انتہائی شفیق ہیں تم اگر نسب کے حوالے سے انہیں جاننا چاہو تو یاد رکھو کہ وہ میرے اور صرف میرے باپ ہیں تمہاری عورتوں میں سے کسی کو ان سے رشتہ پدری کا اعزاز حاصل نہیں اور میرے شریکِ زندگی (علیؑ) کے چچا زاد بھائی ہیں تمہارے مَردوں میں کسی سے ان کی یہ قرابت داری نہیں حضورؐ سے یہ خاندانی وابستگی ہم لوگوں کے واسطے کس درجہ باعث افتخار ہے خدا کے پیمبرؐ نے کس خوش اسلوبی سے کارِ رسالت کو انجام دیا اور مُشرکوں کو انکے کیفر کردار سے باخبر فرمایا آپؐ دشمنانِ

خدا کی راہ و روش سے منہ موڑے رہے سرکشوں کے سَر توڑے۔ باغیوں کی گردنیں مروڑیں تا کہ وہ راہِ راست پر آجائیں پیغمبرِ اکرمؐ نے حکمت کی زبان اور نصیحت انگیز حُسنِ بیان سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا انہوں نے بتوں کو پاش پاش کیا اور نخوت پسندوں کو نیچا دکھایا خدا فراموشوں کے مجمع میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ راہِ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے پھر جہل کی شب تار کے پردے اُٹھے اور صبح آگہی کے جلوے پھیل گئے حق اور حقیقت نکھر کر سامنے آئی۔

دین کے پیشوا نے تکلّم فرمایا۔ شیطان کے ساتھی دم بخود ہو کر رہ گئے۔ منافقوں کے گروہ ہلاکت کو پہنچے۔ کفر و عداوت کے سارے بَل کُھل گئے اور تمہارے ہونٹوں پر توحید کے رَسیلے بول مچلنے لگے...... ہاں ان حالات کے ظہور میں گنتی کی اُن چند ہستیوں کا بھی حصہ ہے جنھوں نے ناموافق حالات میں بھی اپنی پاکبازی کو سنبھالے رکھا جبکہ مجموعی طور پر تم سب دہکتے ہوئے آتش کدے کے دہانے پر کھڑے تھے طاقتوروں کے سامنے تمہاری حیثیت کیا تھی؟ گھونٹ بھر پانی ......منہ کا نوالہ، جلدی میں آگ لے جانے والے کی ایک چنگاری، قدم قدم روندن میں آنے والی مخلوق، گڑھوں میں جمع گندے پانی سے اپنی پیاس بجھاتے تھے گھانس پُھونس سے پیٹ بھرتے تھے ذِلت وخواری تمہارا مقدر بنی ہوئی تھی ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہتا کہ آس پاس کے لوگ کہیں اغوا نہ کرلیں اللہ نے تمہیں ان تمام اندوہناک واقعات سے حضور محمد مصطفیٰؐ کے صدقے نجات دلائی تمہارے دلدر (دھڑکے۔ وسوسے۔ شکوک) دور ہو گئے سرکار ختم المرسلینؐ نے زور آوروں کے ہاتھوں بڑے شدائد برداشت کیئے مگر عرب کے بھیڑیوں اور سرکش اہل کتاب کا جم کر مقابلہ کیا۔ دشمن جب بھی جنگ کے شعلے بھڑکاتے اللہ ان کو بجھا دیتا اور جس لمحے بھی شیطان کے ساتھی کوئی فتنہ کھڑا کرتے یا مشرکوں میں سے کوئی اژدہے کی طرح بڑا سا منہ کھولتا۔

خاتم الانبیاءؐ اسلام کے تحفظ کیلئے اپنے بھائی علیؑ کو آگے کر دیتے تھے پھر علیؑ چڑھائی کرنے والوں کو جب تک پامالِ شجاعت نہیں کر دیتے واپس نہیں آتے تھے ہاں فتنوں کی آگ کو اپنی تیغ کے پانی سے بجھا کر دم لیتے خدا کی راہ میں ہر سختی جھیلتے اور دین کو بچانے کے واسطے کوئی دقیقہ نہیں اُٹھا رکھتے وہ اللہ کے رسولؐ سے بہت قریب تھے اور پاک پروردگار نے انہیں اپنے اولیاء کی سَروری عطا فرمائی تھی۔ علیؑ جہاد کے واسطے ہمہ وقت کمر بستہ رہتے وہ امت کے خیر خواہ تھے اللہ کا ہر حکم دل سے بجالاتے۔ دین کے تمام اُمور کے لئے جان توڑ کوشش کرتے نیز جب بات خدا کی ہو تو پھر کوئی کچھ کہے اسے خاطر میں نہیں لاتے تھے مگر تم تو ان دنوں عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے تھے سُکھ چین سے، امن و امان کی چھاؤں میں اطمینان کی سانس لے رہے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ ہم پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹیں اور تمہیں یہ بُری خبر سننے کو ملے جنگ کے موقع پر تم کنارہ کش ہو جاتے تھے اور لڑائی دیکھ کر فرار کی راہیں ڈھونڈنے لگتے تھے۔

☆☆......☆......☆☆

بقیہ......توبہ واستغفار کے بارے ارشادات

ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے اور اے ہمارے پروردگار ان کو عدن کی جنتوں میں داخل کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے آباء ازواج واولاد میں جو نیک ہوں ان کو بھی داخل جنت کر تو بڑی عزت وحکمت والا ہے اور ان کو گناہوں سے بچالے اور جو گناہوں سے یہاں بچے تو اس پر تیری رحمت ہوگی اور یہی ان کیلئے بہت بڑی کامیابی ہے"۔

اور تیسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں کرتے اور کسی کو جس کا قتل کرنا حرام ہے ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کرے گا تو اپنے گناہوں کی سزا پالے گا اور روزِ قیامت اس کیلئے دوگنا عذاب ہوگا اور نہایت ذلت سے دوزخ میں ہمیشہ کیلئے داخل ہوگا ہاں جو توبہ کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اللہ تعالیٰ بڑا غفور ورحیم ہے"۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص کہ جس کی تاریک رات کو سواری اور توشہ سفر گم ہو جائے اور اسکے بعد اسے مل جائے"۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "ہر درد کی ایک دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے"۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "توبہ کے بعد گناہ کرنے والا شخص آلودہ ہو جاتا ہے"۔

☆☆......☆......☆☆



شہید محراب آیت اللہ دستغیب

آیہ مباہلہ جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ کی شان میں

بزرگ علمائے اہل سنت وشیعہ نے جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ کے فضائل ومناقب میں بہت تفصیلی کتب لکھی ہیں جن میں بعض فضائل کا تعلق ان قرآنی آیات سے ہے جو آپؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں منجملہ ان کے ایک آیت مباہلہ ہے:

"پس اسکے بعد کہ تیرے پاس علم آچکا ہے کوئی شخص عیسیٰؑ کے بارے میں جھگڑا کرے تو کہہ دو کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے نفسوں کو اور تمہارے نفسوں کو پھر ہم خدا کی طرف رجوع کریں اور خدا کی لعنت جھوٹوں پر قرار دیں" (سورہ آل عمران آیت ۶۱)

تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ کلمہ "نساء نا" سے مراد اس آیت مباہلہ میں جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ ہیں اور صیغہ جمع کا مطلب یہ ہے کہ جناب سیدہ طاہرہ تمام مومنات کی نمائندہ بن کر میدان مباہلہ میں آئی ہیں۔

اظہار جزم بصدق دعویٰ

رسول اکرمؐ کا اپنے بیٹوں (حسنؑ وحسینؑ) اور جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ اور حضرت علی علیہ السلام کو مباہلہ میں شریک کرنا حکمت سے خالی نہیں ہے من جملہ ان کے ایک تو اپنے یقین کا اظہار تھا اور آپؐ کو اپنے دعویٰ نبوت میں اپنی صداقت پر اس قدر اعتماد تھا کہ نصاریٰ نجران کے مقابلہ میں اپنے جگر گوشوں اور جان سے پیارے بچوں حسنین شریفینؑ کو اور اپنی اکلوتی بیٹی کو اور اپنی جان حضرت علی علیہ السلام کو ظلم کے دفاع اور کاذبوں پر نفرین کیلئے ساتھ لائے تا کہ طرفین سے جو بھی باطل پر ہے اس کی بنیاد کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے رسالت مآبؐ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی صداقت وحقانیت کا اتنا یقین تھا کہ میدان مباہلہ میں اپنی عزیز ترین ہستیوں کو اپنے ساتھ لایا۔

مباہلہ میں کس طرح تشریف لے گئے؟

نصاریٰ نے جب مباہلہ قبول کیا تو چوبیس ذی الحج ۱۰ھ کو میدان مباہلہ کی طرف آتے ہوئے حضورؐ نے حسینؑ کو آغوش میں لیا اور حسنؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور جناب بتولؑ اور حضرت علی علیہ السلام آپؐ کے پیچھے پیچھے چلے رسول خداؐ نے اپنے ان سچے اور معصوم ساتھیوں سے کہا کہ جس وقت میں نجران کے نصاریٰ پر لعنت کروں تم سب مل کر بیک زبان "آمین" کہنا۔

دعاؤں کو قبول کرنے والے چمکتے ہوئے چہرے

اسقف نجران نے جب پیغمبر اسلامؐ اور ان کے ساتھیوں کو مذکورہ حالت میں آتے دیکھا تو جماعت نصاریٰ سے کہنے لگا تم لوگ اچھی طرح جان لو کہ یہ چمکتے ہوئے چہرے جو میں دیکھ رہا ہوں اگر یہ خدا سے دعا کریں کہ وہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹائے تو یقیناً خدا ایسا ہی کرے گا لہذا اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو یقیناً ہلاک ہو جاؤ گے اور روئے زمین پر ایک نصرانی بھی باقی نہیں بچے گا۔

آیہ مباہلہ میں چند نکات

یہ داستان مباہلہ کا خلاصہ تھا جو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اب مومنین کو چاہیے کہ اس واقعہ کی جزئیات میں غور وفکر فرمائیں تا کہ اہلبیتؑ رسول کی فضیلت اور مقام ومنزلت ان پر واضح ہو جائے خصوصاً پروردگار عالم کے اس حکم پر اپنی توجہ کو مبذول فرمائیں کہ جس میں خالق دو جہان نے اپنے پیارے حبیب سے فرمایا کہ میدان مباہلہ میں اپنے ابناء، ونساء وانفس کے ساتھ تشریف لایئے۔

تمام مفسرین و محدثین و مورخین کا اتفاق ہے کہ رسول اکرمؐ "انفس" کی جگہ حضرت علی علیہ السلام کو ساتھ لائے تا کہ لوگوں کو علم ہو جائے کہ خاندان بنی ہاشم اور صحابہ رسول میں نہ تو علی علیہ السلام کے سوا کوئی جان مصطفیٰ ہے اور نہ ہی کوئی ہم پلہ شان مرتضیٰ ہے۔

اور "ابناء" کی جگہ حسنین علیہما السلام کو ساتھ لائے تا کہ سب لوگ جان لیں کہ حسنؑ و حسینؑ پیغمبر اسلامؐ کے بیٹے ہیں اور ان کی مثل کوئی بھی نہیں ہے۔

اور "نساء" کی جگہ جناب زہراؑ کو ساتھ لائے تا کہ آپ کی بیویوں اور ہاشمی عورتوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کو ساتھ نہ لانا اس بات کا اعلان ہے کہ تم ان سے کوئی بھی رسولؐ کے ساتھ جسمانی و فرزندی قرابت اور روحانی اتصال اور باطنی اتحاد میں اس منزل پر فائز نہیں ہے جو مقام جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ کو حاصل ہے لہٰذا خدا کے نزدیک جو مقام جناب زہراؑ کا ہے اس میں دوسری کوئی خاتون شریک نہیں ہے ورنہ اسے بھی رسول خداؐ میدانِ مباہلہ میں جناب بتولؑ کے ساتھ لے آتے۔

دوسری "سورہ ھل اتی" شان اہل بیتؑ میں

امامیہ اور اہلبیتؑ کی پیروی کرنے والے تمام حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ "سورۃ الدھر" اہلبیت رسول علیہم السلام یعنی علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام کی شان میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اس سورہ میں جتنی بھی آیاتِ مدح و بشارت ہیں سب انہی مقدس ہستیوں کی شان میں ہیں اور جتنی بھی آیات ذم اور وعدہ عذاب کے سلسلے میں ہیں سب ان ہی کے دشمنوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

ناقلین شان سورہ

اس سورہ کا شان نزول اہلبیتؑ کے بارے میں ہے بزرگ علمائے اہل سنت نے اسے نقل کیا ہے جیسے علامہ واحدی نے البسیط میں اور ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر کبیر میں اور موفق بن احمد نے اپنی کتاب الفضائل میں اور زمخشری نے اپنی تفسیر کشاف میں اور اسماعیل الحقی نے اپنی تفسیر روح البیان میں نقل کیا ہے۔

روایت میں ہے کہ رسول خداؐ نے سورہ دھر کی تلاوت کے بعد جب دیکھا کہ میری اہل بیتؑ کا عمل بارگاہ رب العزت میں اسقدر مقبول ہوا ہے کہ خداوند عالم نے سورہ ھل اتی میں ان کو اپنی مدح اور بشارت کا مستحق ٹھہرایا ہے تو بہت خوش ہوئے اور تبسم کیا اور خداوند عالم کی حمد و ثناء کی اسی طرح اہلبیتؑ بھی بہت خوش ہوئے اور اس نعمت پر شکر خدا ادا کیا۔

تیسری آیہ مودّت اور اجرِ رسالت

سورہ شوریٰ میں ارشاد ہے۔

"اے محمدؐ! مومنین سے کہہ دو کہ میں تبلیغ وحی الٰہی کے سلسلے میں تم سے اُجرت نہیں چاہتا اور صلہ کی توقع نہیں رکھتا لیکن تم سے اہل قرابت کی دوستی کامل کی توقع رکھتا ہوں اور جو شخص حصول قُربِ الٰہی کے لئے نیکی کمائے گا یہ مودّت اہلبیتؑ اس کی نیکیوں کو زیادہ کرے گی یعنی اس کو زیادہ ثواب ملے گا خداوند عالم گناہوں کو بخشنے والا اور اطاعت کرنے والوں کو بدلہ دینے والا ہے" (سورہ الشوری آیت ۲۳)

اکابرین اہل سنت کی کثیر تعداد علماء شیعہ کے ساتھ اس بات پر متفق ہے کہ آیہ مودت اہلبیتؑ محمدؐ کی مودت و محبت کے وجوب کو ثابت کرتی ہے اور ذی القربیٰ سے یعنی "القربیٰ" سے مراد علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام ہیں اور اس آیت میں حسنہ و نیک عمل سے مقصود ان کی مودت ہے۔

بزرگانِ اہلِ سنت کی روایات

۱۔ علامہ ثعلبی اور علامہ ابونعیم، علامہ بغوی، علامہ، علامہ واحدی، علامہ طبرانی اور علامہ احمد اپنی اسناد کیساتھ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ کہتا ہے جب یہ آیہ مودّت نازل ہوئی تو رسول اکرمؐ سے سوال کیا گیا کہ وہ آپؐ کے قریبی کون ہیں جن کی مودّت ہم پر واجب ہے؟ فرمایا وہ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام ہیں۔
اور اس روایت کو علامہ زمخشری، علامہ رازی، علامہ طبری اور بارہ دوسرے علماء سے نقل کیا گیا ہے جن کا تعلق علمائے اہل سنت سے ہے

۲۔ حافظ ابو عبداللہ اور محب الدین طبری، علامہ ابن حجر اور سمہودی روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے میری اہل بیتؑ کی مودّت کو اجر رسالت قرار دیا ہے یہ میرا تم پر ایسا اجر ہے یعنی میری اہلبیتؑ سے مودّۃ کا جو اجر ہے اس کا میں بروز محشر تم سے سوال کروں گا۔

۳۔ علامہ طبری، علامہ ابن عساکر، علامہ حسکانی اور علامہ گنجی اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ

رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے دوسرے تمام نبیوں کو مختلف شجروں سے خلق فرمایا اور مجھے شجر واحد سے خلق فرمایا ہے پس اس شجر کی جڑ میں ہوں اور شاخ علیؑ ہیں اور فاطمہؑ وہ مرکز ہیں جہاں سے شاخیں پھوٹتی ہیں حسنؑ و حسینؑ اس شجر کے پھل ہیں اور ہمارے شیعہ اس شجر کے پتے ہیں۔

پس جو بھی ان شاخوں سے وابستہ رہا یعنی اس نے اس شجر واحد کی شاخوں کو ہاتھوں سے تھامے رکھا وہ نجات پا گیا اور جس شخص نے بھی چاہے کوئی ہو جس نے ان سے منہ پھیرا وہ ہلاک ہو گیا۔

اور اگر خدا کا کوئی بندہ صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہزار سال عبادت کرے اس کے بعد پھر ایک ہزار سال عبادت کرے اور پھر ایک ہزار سال رات دن عبادت الٰہی میں گزار دے اتنی عبادت کے باوجود اگر اس کے دل میں ہماری محبت نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ ایسے عابد کو منہ کے بل جہنم میں پھینک دے گا یہ مودۃ القربیٰ کا سوال میں محمدؐ تم سے نہیں کر رہا بلکہ خدا کر رہا ہے (میں نے تو اس کا حکم تم تک پہنچایا ہے تم عمل کرو یا نہ کرو تم جانو اور وہ جانے)

چوتھی آیت تطہیر......خدا کی پاکیزہ مخلوق

سورہ احزاب کی آیہ تطہیر میں ارشاد رب العزت ہوتا ہے۔

"ماسوا اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ اے اہلبیتؑ نبوتؐ وہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور رکھے اور تمہیں ایسا پاک رکھے جیسا پاک رکھنے کا حق ہے"

(سورہ احزاب آیت ۳۳)

آیہ تطہیر کے معنی کا خلاصہ یہ ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ اے اہلِ بیتؑ پیغمبر اسلامؐ...... مشیت الٰہی یہ ہے کہ وہ تمام گناہوں، لغزشوں، پستیوں اور ظاہری و باطنی نجاستوں کو تم سے دور رکھے تا کہ تمہارے دامنِ عصمت پر گناہ کی گرد، نہ پڑے اور تم ہر گناہ کبیرہ و صغیرہ سے پاک رہ کر وادی عصمت کے شہنشاہ رہو۔

آیہ تطہیر میں پنجتن پاکؑ

اس بات میں شک نہیں ہے کہ اہل بیتؑ سے مراد اس آیہ شریفہ میں اہلبیت رسولؐ ہیں اور بہت سی شیعہ و اہل سنت روایات متواترہ اس کی گواہ ہیں کہ اہل بیتؑ سے مراد پنجتن پاکؑ، اصحاب کساء یعنی محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ صلوات اللہ علیہم ہیں اور اس میں کوئی بھی شک نہیں ہے۔

علماء اہل سنت اور علماء شیعہ کی جانب سے بیان کردہ ستر احادیث تقریباً اس مطلب پر شاہد ہیں جن میں زیادہ کتب اہل سنت میں مذکور ہیں اور ان سب کو جاننے کیلئے آپ علامہ بحرانی کی کتاب "غایۃ المرام" کی طرف رجوع فرمائیں۔

بذات خود پیغمبرؐ نے اہل بیتؑ کی پہچان کرائی

تمام اسلامی مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ جس وقت آیہ تطہیر رسول اکرمؐ پر نازل ہوئی تو حضور انورؐ نے حسنؑ و حسینؑ کو اپنے سامنے بٹھایا اور علیؑ و فاطمہؑ کو اپنے اردگرد بٹھا کر سب کے اوپر اپنی چادر اوڑھ لی یہاں تک کہ پنجتن پاکؑ دوسرے لوگوں سے جدا اور ممتاز ہو گئے اچانک آپؐ نے آیہ تطہیر کو تلاوت کیا اور اسی آیہ مجیدہ کے پڑھنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے ہاتھوں کو عبا کے نیچے سے باہر نکال کر آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا۔

خدایا یہ ہیں میری اہل بیتؑ پس ہر قسمی نجاست کو ان سے دور رکھ اور ان کو پاک رکھ جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے اور اس جملہ کا تکرار فرمایا

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے جب یہ سب کچھ ہوتے دیکھا اور مذکورہ باتیں بھی سُنیں تو آپ نے بھی اس چادر میں داخل ہونے اجازت طلب کی تو حضور پاکؐ نے فرمایا آپ نیکی پر ہیں لیکن آپ اس چادر میں نہیں آسکتیں کیونکہ یہ سارا واقعہ انہی کے حجرہ میں ہوا اور وہی اس حدیث و روایت کی چشم دید گواہ ہیں جسے علماء اہل سنت نے بیان کیا ہے اور اس واقعہ کی حدیث کو حدیث کساء کا نام دیا گیا ہے اور یہ سب آیات جناب سیدہؑ کی عظمت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔

☆☆......☆......☆☆

ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صابر ہیں

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ "ہم بڑے صابر ہیں لیکن ہمارے شیعہ ہم سے بڑھ کر صابر ہیں" راوی نے دریافت کیا آپؑ کے قربان جاؤں آپؑ کے شیعہ آپؑ سے کیونکر بڑھ کر صابر ہیں؟ تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا "اس لئے کہ ہم جس بات پر صبر کرتے ہیں اسے ہم جانتے ہیں اور ہمارے شیعہ ایسی بات پر صبر کرتے ہیں جسے وہ نہیں جانتے" (بحار الانوار ج ۷۱ ص ۸۰، اصول کافی ج ۲ ص ۹۳، ج ۷۱ ص ۸۴، ج ۸۲ ص ۱۳۲، ج ۲۴ ص ۲۱۶)

انتخاب......ممتاز علی (اسلام والا جھنگ)

قسط سوم

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

توبہ واستغفار کے بارے میں قرآن و معصومینؑ کے ارشادات

تحقیق وترتیب......صفدر حسین ڈوگر کربلائی

نوٹ: مندرجہ ذیل روایات الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۵ سے نقل کی گئی ہیں۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین دعا استغفار ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ "جب کوئی بندہ زیادہ استغفار کرتا ہے تو اسکا صحیفہ اعمال بلند کیا جاتا ہے جو روشنی دیتا ہے"۔

❁ حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "استغفار کی مثال ایسی ہے جیسے موسم خزاں میں درختوں کے حرکت کرنے سے پتے گر جاتے ہیں اور استغفار گناہوں سے کر کے پھر گناہ کرنا اللہ تعالیٰ سے مذاق کرنا ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ "حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چار باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کے بعد اللہ کو ناراض کر کے ہلاک نہ ہو گا سوائے بدبخت و بدنصیب کے...... جو بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے پس اگر وہ اس کو عمل میں نہ لا سکے تو اسکی نیک نیتی کی بناء پر اللہ تعالیٰ اس کے نام پر لکھ دیتا ہے اور اگر عمل میں لے آتا ہے تو دس گنا لکھتا ہے اور اگر کوئی بندہ بدی کا ارادہ کرے پس اگر عمل میں نہ لائے تو اس کیلئے کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر عمل میں لے آئے تو سات گھنٹے تک کی مہلت دی جاتی ہے نیکی لکھنے والا فرشتہ بدی لکھنے والے فرشتے سے کہتا ہے جلدی نہ کر شاید اس کے بعد ایسی نیکی کرے کہ یہ گناہ محو ہو جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نیکیاں بدیوں کو لے جاتی ہیں یا یہ خدا سے استغفار کرے وہ یہ ہے

"استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو ،عالم الغیب والشھادۃ ، العزیز الحکیم ، الغفور الرحیم ، ذوالجلال والاکرام واتوب الیہ"

ترجمہ "میں طالب مغفرت ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب اور حضور کا جاننے والا ہے۔ عزت والا۔ حکمت والا۔ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ صاحبِ جلالت و بزرگی والا ہے۔ میں اس سے توبہ کرتا ہوں"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جب بندہ خالص دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے اور دنیا و آخرت میں اس کے عیب چھپا دیتا ہے" راوی نے پوچھا کہ کیسے چھپاتا ہے آپؑ نے فرمایا "دونوں فرشتے (کراما کاتبین) جو گناہ اس کے لکھتے ہیں مٹا دیتے ہیں اور اسکے اعضاء و جوارح کو وحی کی جاتی ہے کہ اس کے گناہوں کو چھپا لو ورنہ زمین کے حصوں کو وحی کی جاتی ہے کہ جہاں اس نے عمل کیا ہے اسے چھپا لو یہاں تک کہ وہ اللہ سے اس طرح ملتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے اوپر نہیں رہتا ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے والوں کے متعلق تین آیات قرآن حکیم میں ایسی بیان کی ہیں جن کی تلاوت تمام آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کی نجات کیلئے کافی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
"اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے پس جسے اللہ دوست رکھتا ہے اسے عذاب نہ کرے گا"۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
"جو فرشتے عرش اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح، حمد کے ساتھ کرتے ہیں اور ایمان والوں کیلئے استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے پروردگار تیری رحمت و علم ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہے، پس بخش دے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کر لی ہے اور تیرے راستے پر چل رہے ہیں

(بقیہ......صفحہ نمبر ۱۵ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

یا فاطمۃ الزہراءؑ

حضرت سیدۃ النساء العالمینؑ کے فضائل وعظمت کے چند پہلو

جب آفتابِ حشر کی گرمی ہو چار سو
سایہ ردا پاک کا ہم کو بہم رہے
یہ سر ہمیشہ درِ زہرا پہ خم رہے

مرتب: ذاکرہ عاصمہ صفدر ڈگرایم اے انگلش (راولپنڈی)

حضرت سیدہ فاطمہؑ کے اسمائے مبارک

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت سیدہ فاطمہؑ کے نو (۹) اسمائے مبارکہ ہیں جو یہ ہیں فاطمہؑ۔ صدیقہ۔ مبارکہ۔ ذکیہ۔ راضیہ۔ اور زہراءؑ (علل الشرائع شیخ صدوقؒ ص ۱۳۵)

عصمت کی نسبتیں ہیں زہراءؑ کے نام سے

شیخ صدوقؒ علل الشرائع ص ۱۳۶ پر یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے جابرؓ نے پوچھا کہ حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نام زہراء کیوں رکھا گیا؟ تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا "اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان معظمہ کو اپنے نور سے خلق فرمایا اور جب یہ نور چمکا تو اس کی روشنی سے تمام آسمان اور زمین چمک اٹھی اور ملائکہ کی آنکھیں چندھیا گئیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے اور عرض کی اے میرے اللہ! اور اے میرے مالک! یہ نور کیسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کی طرف وحی کی کہ یہ نور میرے ہی نور سے پیدا ہوا ہے میں نے اس کو اپنے آسمان میں ساکن کیا اور اس کو میں انبیاء میں ایک ایسے نبی کی امانت قرار دوں گا جو تمام انبیاءؑ سے افضل ہوگا اور اس نور میں ایسے آئمہؑ کو ظاہر کروں گا جو میرے حکم سے میرے حق کی طرف ہدایت کریں گے اور وحی کا سلسلہ پورا ہونے کے بعد ان آئمہؑ کو زمین پر اپنا خلیفہ قرار دوں گا۔

زہراءؑ کا نور، عرش پر یوں ضَوفگن ہوا

علل الشرائع ص ۱۳۷ پر حضرت امام جعفر صادقؑ سے ارشاد ہے کہ جب آپؑ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نام زہراءؑ کیسے ہو گیا؟ تو آپؑ نے فرمایا اس لئے کہ جب حضرت سیدہ فاطمہؑ معظمہ محرابِ عبادت میں کھڑی ہوتی تھیں تو آپؑ کا نور اہل آسمان کیلئے اس طرح ضَوفگن ہوتا جس طرح اہل زمین کیلئے چاند چمکتا ہے"۔

زہراءؑ کا نور ذاتِ علیؑ پر عیاں ہوا

علل الشرائع ص ۱۳۶ پر ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ فرزندِ رسولؐ حضرت سیدہ فاطمہؑ کا نام زہراءؑ کیوں رکھا گیا؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ ان کا نور حضرت امیر المومنینؑ علیؑ ابن ابی طالبؑ پر دن میں تین مرتبہ خصوصی ظہور فرماتا تھا ایک نمازِ صبح کے وقت آپؑ کے چہرہ اطہر سے نور ساطع ہوتا اور لوگ ابھی بستروں پر پڑے ہوئے ہوتے تا آنکہ اس نور کی ضیا پاشیوں سے مدینہ میں لوگوں کے حجرے اور مکان منور ہو جاتے اور ان کے در و دیوار سفید نظر آتے تو لوگ حضرت رسول اکرمؐ کے پاس آتے اور پوچھتے یا رسول اللہ ہم یہ کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو آنحضرتؐ لوگوں کو سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے گھر کی طرف بھیج دیتے اور وہ وہاں پہنچتے تو دیکھتے کہ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اپنے مصلے پر نماز ادا فرما رہی ہوتیں اور انکے چہرہ اطہر سے نور ساطع ہو رہا ہوتا تو اس سے وہ سمجھ جاتے کہ جو روشنی ہم نے دیکھی ہے وہ سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے چہرہ اقدس کے نور کی وجہ سے ہے پھر جب دوپہر کا وقت ہوتا تو حضرت سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا نماز ادا فرمانے کیلئے تیار ہوتیں تو انکے چہرہ اطہر سے زرد رنگ کا نور ساطع ہوتا اور اس زرد نور کی روشنی ان کے حجروں میں داخل ہو جاتی جس سے ان لوگوں کے لباس اور چہرے زرد نظر آتے اور وہ دوڑتے ہوئے حضرت رسول اللہؐ کے پاس آتے جو کچھ دیکھتے اس کے متعلق سوال کرتے اور آنحضرتؐ ان لوگوں کو خانۂ حضرت سیدہ زہراؑ کی

طرف بھیج دیتے، وہاں پہنچ کر لوگ دیکھتے کہ سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا محراب عبادت کو شرف بخشے ہوئے ہیں اور انکے چہرۂ اقدس سے زرد رنگ کا نور ساطع ہوتا نظر آرہا ہے تو سمجھ لیتے کہ جو کچھ انہوں نے دیکھا ہے وہ حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کے چہرۂ اقدس کے نور کے سبب ہے اور جب شام ہوتی اور سورج غروب ہو جاتا تو حضرت سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے چہرۂ اطہر کا رنگ سرخ ہو جاتا اور خوشی و شکر خدا کی وجہ سے آپؑ کے چہرۂ اقدس سے سُرخ رنگ کا نور ساطع ہوتا اور یہ سُرخ روشنی لوگوں کے گھروں میں داخل ہوتی اور انکے درو دیوار سُرخ نظر آتے اور وہ پھر دوڑتے ہوئے حضرت نبی اکرمؐ کے پاس آتے اور اسکے بارے میں پوچھتے اور حضرت رسول اللہ کو بیت حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کی طرف بھیج دیتے اور وہ دیکھتے کہ حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا بیٹھی ہوئی تسبیح الٰہی پڑھ رہی ہیں اور آپؑ کے چہرۂ مبارک سے سُرخ نور ساطع ہو رہا ہے اور وہ سمجھ جاتے کہ یہ سُرخ نورانی رَو جو انہیں نظر آرہی ہے وہ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے چہرۂ اطہر کے نور کی وجہ سے ہے اور یہ نور آپؑ کے چہرے پر مسلسل رہا۔

آئمہ طاہرینؑ کی طرف سے طواف کعبہ بجالانا

الکافی ج ۴ص ۳۱۴ بحار الانوار ج ۹ مترجم ص ۱۰۵ پر موسیٰ بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں گزارش کی کہ میرا ارادہ ہے کہ میں آپؑ اور آپؑ کے پدرگرامی کی طرف سے طواف کعبہ بجالاؤں مگر لوگوں نے کہا ہے کہ اوصیاء کی طرف سے طواف نہیں کیا جاتا۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا "جتنا بھی ممکن ہو طواف کرو یہ جائز ہے" راوی کا بیان ہے کہ تین سال کے بعد میں نے گزارش کی کہ آپؑ نے مجھے اجازت دی تھی کہ آپؑ کی طرف سے طواف کروں اور آپؑ کے پدر بزرگوار کی طرف سے طواف بجالاؤں میں نے جس قدر بھی ممکن ہوا آپؑ دونوں حضراتؑ کی طرف سے طواف کیا پھر میرے دل میں ایک اور بات آئی میں نے اس پر عمل کیا آپؑ نے فرمایا وہ کیا؟ تو اس نے عرض کیا کہ میں نے حضرت رسول اللہؐ سے لے کر آپؑ کی ذات اطہر تک دس دن تک ہر روز ایک دن ہر ایک پاک ہستی کیلئے طواف کیا چونکہ آپؑ حضراتؑ کی ولایت کو اللہ تعالیٰ نے جزو دین قرار دیا ہے آپؑ نے فرمایا" پھر تو تم خدا کی قسم اُدین خدا پر عمل کرنے والے ہو اس لئے کہ بغیر ہماری ولایت کے اللہ تعالیٰ دین کو قبول نہیں کرتا" میں نے کہا کہ میں آپؑ کی جدہ ماجدہ حضرت سیدہ زہراءؑ کی طرف سے بھی طواف بجالاتا رہا آپؑ نے فرمایا "ان کی طرف سے طواف اور زیادہ کرو اس لئے کہ اب تک تم نے جو عمل کیا یہ ان میں سب سے افضل ہے انشاء اللہ"۔

سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں

معانی الاخبار کے حوالے بحار الانوار ج ۳ مترجم کے ص پر مفضل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ مولاؑ یہ ارشاد فرمائیں کہ حضرت رسول اللہؐ نے جو حضرت فاطمہ زہراءؑ کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہیں تو کیا حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا صرف اپنے زمانے کی عورتوں کی بھی سردار ہیں؟ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ صفت تو حضرت مریمؑ کی ہے کہ وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں اور ہماری جدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہیں چاہے اولین کی عورتیں ہوں یا آخرین کی۔

حضرت سیدہ زہراءؑ کی محبت ہی شفاعت کی سند ہے

علل الشرائع ص ۱۳۶ پر شیخ صدوقؒ یہ روایت لکھتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقرؑ کا ارشاد ہے کہ "حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے سامنے جہنم کے دروازے پر ایک پڑاؤ ہوگا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر شخص کے ماتھے پر مومن یا کافر لکھ دیا جائے گا پھر اسی اثنا میں ایک محبّ اہل بیتؑ کو جس کے گناہ سب سے زیادہ ہوں گے حکم دیا جائے گا کہ اسکو جہنم میں لے جاؤ جب وہ دروازہ پر پہنچے گا تو حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اسکے ماتھے کی تحریر پڑھیں گی کہ یہ محبّ اہل بیتؑ ہے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گی اے میرے اللہ! اے میرے مالک! تو نے میرا نام فاطمہؑ رکھا اور میری وجہ سے تو نے مجھ سے محبت رکھنے والوں اور میری ذرّیت سے محبت رکھنے والوں کو جہنم سے بَری کر دیا ہے اور تیرا وعدہ بھی یہی ہے تو ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے فاطمہؑ تو نے سچ کہا میں نے ہی تیرا نام فاطمہؑ رکھا اور تیری ہی وجہ سے تجھ سے محبت اور تولا رکھنے والوں کو اور تیری ذرّیت سے محبت اور تولا رکھنے والوں کو جہنم سے بالکل بَری

کردیا ہے میرا وعدہ سچا ہے اور میں اپنے وعدہ کے خلاف کبھی نہیں کرتا میں نے اس بندے کو جہنم کی طرف لے جانیکا حکم صرف اس لئے دیا تھا کہ آپ اس کی شفاعت کریں اور میں تمہاری شفاعت قبول کروں تاکہ میرے ملائکہ میرے انبیاءؑ ورسلؑ اور تمام اہل موقف پرواضح ہوجائے کہ میرے نزدیک آپ کا کیا مقام ہے؟ اب تم جس کی پیشانی پر مومن لکھا ہوا دیکھو اسکا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کردو"۔

حضرت سیدہ زہراءؑ کا روزِ محشر مقدمہ

عیون اخبارالرضاج ۲ مترجم ص ۳۸۷ پر شیخ صدوقؒ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری بیٹی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) اس حال میں دربارِ احدیت میں آئیں گی کہ چند خون آلود پوشاکیں انہوں نے ہاتھ پر اٹھا رکھی ہونگی جنہیں وہ عرش الٰہی کے ستونوں پر آویزاں کردیں گی اور اسکے بعد بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں گی کہ اے فیصلہ کرنے والے عادل ترین پروردگار! میرے اور رسول اللہؐ کے فرزند کے قاتلوں کے بارے میں فیصلہ فرما! اس کے بعد حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم! میرا پروردگار میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کیلئے فیصلہ صادر فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو غضب ناک کرنیوالوں پر عذاب نازل کرے گا اور اسے (فاطمہ سلام اللہ علیہا) خوش اور راضی رکھنے والوں سے خوشنودی اور اپنی رضامندی کا اظہار کرے گا۔

عظمتِ حضرت سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا

عیون اخبارالرضاج ۲ ص ۷۳۹ پر نقل ہے کہ حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا "قیامت کے دن منادی ندا دیگا کہ اے گروہِ جن وانس سے تعلق رکھنے والو! اپنی آنکھیں بند کرلو تاکہ محمدؐ کی بیٹی فاطمہؑ مقام محشر سے گزر جائے"۔

☆☆......☆......☆☆

خبرِ غم

- ماہنامہ پیام زینبؑ کے قاری حسن مہدی کی نومولودہ ہمشیرہ ارمان سکینہ انتقال کرگئی ہیں
- پکی شاہ مردان سے غلام شبیر زرگر کے والد غلام حسن زرگر انتقال کرگئے ہیں
- پکی شاہ مردان سے نورمحمد مستری انتقال کرگئے ہیں۔
- فتح پور ضلع اوکاڑہ سے ماہنامہ پیام زینبؑ کے قاری حاجی الطاف حسین صاحب کی زوجہ حاجن زوار کنیز فاطمہ انتقال کرگئی ہیں۔

عزادار سید الشہداءؑ سید فرحت عباس کرمانی انتقال کرگئے

شیرگڑھ ضلع اوکاڑہ سے سید الطاف حسینؒ کے فرزند اور اکیس رمضان کی مجلس عزا کے بانی سید فرحت عباس کرمانی 19 مارچ کی صبح کو انتقال کرگئے۔

مرحوم وسیع حلقہ احباب رکھتے تھے اور ہر ایک سے تعلقات قائم رکھنے میں رواداری رکھتے تھے۔ راقم الحروف سے بڑا قدیمی تعلق تھا۔ ہم نے اسلامیہ کالج روڈ لاہور سے ایف اے ایک ہی سیشن میں کیا۔ کالج سے بی بی پاکدامن جانا اور مجالس عزا میں شرکت کرنا ہمارا معمول رہا۔ ان کے ہاں تمام ذاکرین مجالس پڑھتے تھے ان کے چچا سید ممتاز حسین کرمانی اپنے زمانے کے بہت بڑے ذاکر تھے اور ذاکر گل محمد عاشق ملتانی کے شاگرد تھے۔ اپنے علاقے کے علاوہ سیالکوٹ اور دیگر شہروں میں مذہب کی بڑی خدمت کی۔

فرحت عباس اس خاندان کی یادگار تھے ان کے دونوں فرزند سید خرم شاہ، سید حسن شاہ (جو آج کل جنوبی افریقہ میں ہیں) میرے انتہائی قریبی زندگی میں شامل ہیں۔ فرحت عباس شاہ کی عزاداری سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے سلسلے میں بہت زیادہ خدماتؒ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ سید الشہداءؑ نصیب کرے وہ ایران کے کئی بار کے زائر بھی تھے۔

علامہ سید افتخار حسین نقوی النجفی، سید راشد صغیر رضوی اور ان کے ادارہ کے افراد نے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ان کے پس ماندگان سے اظہار تعزیت کیا ہے......(سوگوار۔ صفدر حسین ڈوگر کربلائی)

آپ سے سورہ فاتحہ کی استدعا ہے

- مریدکے (شیخوپورہ) سے معروف سیاسی شخصیت چوہدری منظور حسین گجر (مرحوم) کی رفیقہ حیات چوہدری شاہ محمد گجر کی دختر، چوہدری غلام وہب گجر کی ہمشیرہ اور چوہدری خالد منظور، چوہدری زاہد منظور کی والدہ گرامی انتقال فرماگئی ہیں۔ مرحومہ ایک عزادار خاتون تھیں۔ اللہ انہیں جوار سیدہ زہراؑ نصیب فرمائے۔
- ماہنامہ پیام زینبؑ کے سیار نمائندہ جناب مولانا غلام عباس انقلابی کے بھائی گزشتہ دنوں انتقال کرگئے۔ مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے ماہنامہ پیام زینبؑ کے مرکزی آفس میں فاتحہ خوانی کرائی گئی۔ ماہنامہ پیام زینبؑ کے سرپرست اعلیٰ علامہ سید افتخار حسین نقوی النجفی نے مولانا غلام عباس انقلابی سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائی۔

تمام قارئین سے مرحومین کے بلندی درجات کیلئے سورہ فاتحہ کی استدعا ہے۔



میرے اوپر ایسی مصیبتیں پڑیں کہ اگر وہ روشن دنوں پر پڑتیں تو اندھیری راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔

حضرت سیدۃ النساء العالمینؑ کے ارشاداتِ مبارکہ

اللہ سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے کوشش کرو کہ جب مرو تو مسلمان ہی مرو۔

انتخاب وترتیب...... سیدہ اقبال زہرا نقوی (پکی شاہ مردان)

نوٹ: مندرجہ ذیل احادیث "انوارِ وحی" طبع کراچی سے لکھی گئی ہیں۔

❁ حقیقی حمد مخصوص ہے خدا کیلئے کہ اس نے نعمتیں عطا فرمائیں اور اسکے لئے شکر ہے کہ اس نے نفس کو نیک و بد کی تمیز بخشی اور اسی کے لئے ثنا ہے کہ اس نے اپنی تمام نعمتیں عام کیں بغیر کسی استحقاق کے اور بندوں کو اپنی کامل نعمتوں سے بہرہ اندوز فرمایا اور پورا پورا لگاتار وارد فرمایا اتنی نعمتیں جن کا شمار ناممکن ہے اور ایسی نعمتیں جن کی مدت اوقات شکر سے کہیں زیادہ ہے اور جن کی ہمیشگی کا ادراک انسان کے بس سے باہر ہے۔

❁ چیزوں کو اس نے اپنی قدرت سے خلق فرمایا اور اپنی مشیت سے پیدا کیا حالانکہ اس کو ان چیزوں کے پیدا کرنے کی حاجت نہ تھی اور نہ ان چیزوں کو صورت وجود عطا کرنے میں اسکا کوئی فائدہ تھا صرف اس لئے پیدا کیا کہ عقل والوں کو اس کی حکمت کا ثبوت ملے اور اس کی اطاعت اور ادائیگی شکر کی طرف متوجہ ہوں۔

❁ خدا نے اپنے بندوں کو شکر کر کے نعمتیں زیادہ کرانے کی طرف رغبت دلائی تاکہ نعمتیں مسلسل رہیں اور نعمتوں کے عطا کرنے پر مخلوقات پر اپنی حمد کی فرمائش کی اور پھر انہیں دنیوی نعمتوں کی طرح آخرت کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی جانب مائل فرمایا۔

❁ میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے پدرِ بزرگوار محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں جنہیں اس نے رسولؐ بنا کر بھیجنے سے پہلے ہی مختار و ممتاز بنالیا اور انہیں مبعوث کرنے سے پہلے ہی انبیاء کو ان کے نام سے آگاہ کر دیا تھا اور انہیں درجہ رسالت پر فائز کرنے سے پہلے ہی اصطفاء کی منزل پر فائز کر دیا تھا جبکہ ساری مخلوق غیب کے حجاب میں پوشیدہ اور عدم کے ہولناک پردوں میں محفوظ تھی اور حدِ عدم سے وابستہ تھی

❁ خداوند تعالیٰ درود نازل کرے میرے پدرِ بزرگوار پر جو اسکے پیغمبرؐ اور اس کی وحی پر اس کے امین تھے اور اسکی مخلوقات میں اسکے برگزیدہ منتخب اور پسندیدہ تھے ان پر خدا کا سلام، اسکی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں۔

❁ یہ خدا کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے اس کے امور ظاہر ہیں اسکے احکام روشن ترین اور اسکی نشانیاں واضح ہیں اسکی تنبیہیں صاف واعلانیہ ہیں اور اسکے اوامر آشکار ہیں۔ ایسی کتاب کو تم نے پسِ پشت ڈال رکھا ہے کیا اس سے نفرت کر کے پیٹھ پھیرتے ہو اور اسکے خلاف فیصلہ کرتے ہو؟

❁ خداوند عالم نے میرے پدرِ بزرگوار حضرت محمدؐ کے ذریعے دنیا کی بے دینی کی تاریکیاں دور کیں عقلوں سے مشکلیں اور آنکھوں سے پردے ہٹا دیئے۔

❁ اللہ کے بندو! تم (حضور اکرمؐ کے) اوامر و نواہی کے بجالانے کے پابند ہو۔

❁ تم ایک وقت جہنم کے کنارے پر تھے ایسے، جیسے پینے والے کا ایک گھونٹ اور طمع کرنے والوں کا ایک چلو، ایسے وقت میں خداوند نے ان چھوٹی بڑی بلاؤں کے بعد میرے پدرِ بزرگوار کے ذریعے عرب ڈاکوؤں سے تمہیں نجات دی۔

❁ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ یہ لوگ (ابوالحسنؑ کو چھوڑ کر) کس جائے پناہ کی طرف مائل ہوتے ہیں؟ اور کس سہارے سے ٹھکانہ لیا ہے؟ کس ستون پر بھروسہ کیا ہے؟ کیسے بُرے ہیں؟ پناہ لینے والے اور کیا ہی بُرا قبیلہ ہے؟

❁ اور جو شخص بھی اپنے پچھلے پیروں پر پلٹے گا وہ ہرگز خداوند عالم کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا اور خداوند عالم شکر کرنے والے کو جزا دے گا۔

❁ خدا کی قسم! اگر یہ لوگ اس مہار کو الگ نہ کرتے جو رسول خداؐ نے انکے حوالے کی تھی تو ابوالحسنؑ اسے نہ چھوڑتے بلکہ اس مہار کے سہارے بڑی نرم رفتاری سے انہیں ساتھ لے چلتے۔

❁ قسم بخدا! اگر یہ لوگ صحیح راستے سے ہٹ جاتے اور واضح دلیل کے قبول کرنے سے کنارہ کشی کرتے تو ابوالحسنؑ انکو پھر ان باتوں کی طرف بلاتے اور اسی راہ پر چلاتے

❁ خدا کی قسم! یہ لوگ ابوالحسنؑ سے اس لئے ناخوش ہیں کہ ان کی تلوار بُرائی کو دور کرتی ہے موت سے بے پرواہ ہیں سخت جنگ اور خدا کے بارے میں انکی جرأت و ہمت بہت بلند ہے۔

❁ میرے اوپر ایسی مصیبتیں پڑیں کہ اگر وہ روشن دنوں پر پڑتیں تو اندھیری راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔

❁ یہ اللہ کی کتاب ہے جو حاکم عادل اور ناطق فیصلہ کرنے والی ہے کہتی ہے کہ" سلیمانؑ داؤدؑ کا وارث بنا"۔

❁ اور تم نے اس ہستی کو دور کیا جو دین کے حل وعقد کا سب سے زیادہ حقدار تھا تم زندگی کی تنگی سے نکل کر تو نگری میں آئے ہو اور دین کی باتیں جو یاد کی تھیں وہ بالکل بھلا دیں، جس پانی کو شیریں سمجھ کر پیا تھا اسے اُگل دیا ہے پس اگر تم اور روئے زمین کے تمام افراد کافر ہو جائیں تو اللہ سب سے بے نیاز ہے۔

❁ خدا بُرا کرے ان لوگوں کا جنہوں نے اپنے عہد کو توڑا اور رسولؐ کو نکالنے پر آمادہ ہوئے جس کی ابتدا تم سے ہے؟ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اگر تم مومن ہوتے تو صرف خدا سے ڈرنا چاہیے تھا۔

❁ میں اس نبیؐ کی بیٹی ہوں جو تمہیں تمہارے سامنے آنے والے عذاب سے ڈراتا تھا۔

❁ خداوند عالم نے ایمان اس لئے قرار دیا کہ تمہیں شرک سے پاک کرے۔

❁ عدل کی تاکید اس لئے ہے کہ تمہارے دلوں کو جوڑ دے۔

❁ شراب پینے کی ممانعت اس لئے کی کہ بُرے اخلاق سے بندے پاک رہیں اور کسی پر تہمت لگانا اس لئے منع کیا کہ لعنت کے سامنے حجاب قائم رہے۔

❁ خدا نے شرک کو اس لئے حرام کیا کہ اس کی ربوبیّت کا اقرار خالص رہے پس اللہ سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے کوشش کرو کہ جب مرو تو مسلمان ہی مرو۔

❁ چوری کرنے کو اس لئے منع کیا کہ دوسروں کے مال میں بغیر اجازت تصرف کرنے سے باز رہیں۔

❁ صبر کرنے کو حصول اجر میں مددگار قرار دیا۔

❁ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں عوام الناس کا مفاد مضمر ہے۔

❁ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کی نظروں کے سامنے ہے۔

نوٹ: مندرجہ ذیل احادیث "گفتار دلنشین" طبع قم سے نقل کی گئی ہیں۔

❁ "اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ" ایک ایسا کلمہ ہے جس کی حقیقت خدا نے اخلاص کو قرار دیا ہے اور دلوں کو اسکے لئے مرکزِ اتصال قرار دیا ہے اور مقام توحید و اسکی خصوصیات کو نورِ تفکر کے پَرتو میں آشکار قرار دیا ہے اس خدا کی صفت یہ ہے کہ اس کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جاسکتا زبانیں اس کی صفت بیان کرنے سے عاجز ہیں بشری ادراک اس کے تصور سے عاجز ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ا ص ۳۱۵)

❁ خداوند عالم نے اپنی اطاعت پر ثواب اور معصیت پر عذاب (اس لئے) مقرر کیا ہے تاکہ اپنے بندوں کو عذاب وبلا سے باز رکھے اور بہشت کی طرف لے جائے (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ا ص ۳۱۶)

❁ میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے باپ محمدؐ خدا کے بندہ اور اسکے رسولؐ ہیں اور خداوند عالم نے انکو مبعوث برسالت کرنے سے پہلے منتخب کیا اور اختیار کیا اور انکو مجتبیٰ بنانے سے پہلے ان کا نام رکھا اور (رسولؐ بنا کر) بھیجنے سے پہلے انکو مصطفیٰ بنایا جبکہ تمام مخلوق، پردہ ہائے غیب کے نیچے اور بیم وہراس کے نہاں خانوں میں چھپی ہوئی تھی اور عدم کے آخری حد سے مقرون تھی اس لئے کہ خدا امور کے انجام سے زمانہ کے حوادث وجریان اُمور سے مطلع تھا اور محمدؐ کو اپنے امر کی تکمیل کیلئے مبعوث فرمایا تاکہ اسکے امر کا اجرا کریں اور اسکے حتمی مقدرات کو جامۂ عمل پہنائیں۔ (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ا ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے امتوں کو مختلف دینوں میں (اور فرقوں میں) بٹے ہوئے، آتش پرستی کرتے ہوئے، بت پرستی کرتے ہوئے (وجود خدا کی دلیلوں کو دیکھتے ہوئے) خدا کا منکر دیکھا تو میرے باپ محمدؐ کے ذریعہ تاریکیوں کو دور کیا دلوں کے (پردہ ہائے) تاریکی کو چاک کر دیا آنکھوں سے ان کے اندھے پن کو ختم کر دیا (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ا ص ۳۱۶)

❁ لوگوں کے درمیان میرے باپ محمدؐ ہدایت کیلئے کھڑے ہوئے اور انکو گمراہی سے نجات دی اور اندھے پن سے روشنی کی طرف رہنمائی کی مضبوط دین کی طرف ہدایت فرمائی صراطِ مستقیم کی طرف دعوت دی (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ا ص ۳۱۶)

❁ اے خدا کے بندو! تم ہی خدا کے امر و نہی کو برپا کرنے والے ہو اور خدا کے دین و وحی کے حامل ہو اپنے نفسوں پر خدا کے امین ہو، امتوں کی طرف اس کے دین کو پہچانے والے ہو۔ (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ اے خدا کے بندو! متوجہ ہو خدا کی طرف سے حقیقی نمائندہ تمہارے درمیان ہے اور اس سے پہلے تم سے عہد و پیمان باندھ چکا ہے اور باقی ماندہ نبوت ہے جو تمہاری رہبری کیلئے تم پر معین کیا گیا ہے اور (وہ رہبر) خدا کی بولتی کتاب، قرآن صادق، نور ساطع اور ضیاء لامع ہے اس کے حقائق واضح، اسکے اسرار منکشف، اسکے ظواہر روشن ہیں۔ (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ کتاب خدا اپنے پیروکاروں کو رضائے الٰہی کی طرف لے جانے والی ہے اسکو کان دھر کے سننا نجات تک پہنچانے والا ہے اسی قرآن کے ذریعہ خدا کی روشن دلیلوں کو حاصل کیا جاسکتا ہے نیز اس کے عزائم مفسرہ ڈرانے والے محرمات، واضح دلائل کافی، براہین، مندوب فضائل، مرخص عطایا، واجب شرائع بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے ایمان کو تمہارے لئے شرک سے (اور کفر سے) پاکیزگی قرار دی۔ (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے نماز کو تمہارے لئے تکبر سے دوری قرار دی

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے تمہاری روح کی پاکیزگی اور رزق کی زیادتی کیلئے زکات قرار دی ہے۔ (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے تمہارے اخلاص کی استواری و برقراری کیلئے روزہ قرار دیا۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے دین کو مضبوط کرنے کیلئے حج قرار دیا (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے دلوں کو نزدیک کرنے کیلئے عدالت قرار دیا۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے (خاندان رسالت کی) اطاعت کو معاشرے کے نظام کی حفاظت کیلئے اور امامت (آئمہ معصومینؑ) کو اختلاف سے بچانے کیلئے قرار دیا (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے صبر و استقامت کو جزا حاصل کرنے کیلئے قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے جہاد کو اسلام کیلئے سبب عزت و شکوہ اور کافروں و منافقوں کیلئے سبب ذلت و رسوائی قرار دیا (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو معاشرے کی اصلاح کیلئے قرار دیا ہے۔ (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ پروردگارِ عالم نے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کو اپنی ناراضگی کیلئے ڈھال بنایا ہے۔ (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے صلہ رحمی کو سبب بلندی و طول عمر قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے قصاص کو حفاظت خون کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے وفائے نذر کو مغفرت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ ہر وزن و پیمانہ کو صحیح ناپ تول سے استعمال کو خدا نے کم فروشی سے روکنے کا ذریعہ قرار دیا۔ (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے رجس (کثافتوں) سے دوری کیلئے شراب خوری سے روکا ہے۔ (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے کسی پر عیب لگانے سے ممانعت کو لعنت کا حجاب قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے ترک چوری کو عفت و پاکیزگی کیلئے متعین کیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ خداوند عالم نے شرک کو اس لئے روک دیا تاکہ سب لوگ نہایت خلوص سے عبادت کرسکیں (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ لوگو! تم ہی میں سے (ہمارا ایک رسول تمہارے پاس آچکا ہے جس کی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ اور اسے تمہاری بہبودی کا بہت خیال ہے ایمان داروں پر بے حد شفیق و مہربان ہے (سورہ توبہ ۱۲۸)

اگر تم اس کی نسبت دیکھو اور پہچانو تو یہ رسولؐ میرا باپ ہے نہ کہ تم عورتوں میں سے کسی کا (باپ ہے) اور یہ رسولؐ میرے چچازاد بھائی کا بھائی ہے نہ کہ تم لوگوں میں سے کسی مرد کا بھائی ہے اور اسکی طرف میری کتنی اچھی نسبت ہے؟ میرا باپ کھل کر ڈرانے والا، مشرکوں سے اعراض کرنیوالا، انکے بڑوں کو قتل کرنے والا غم و غصہ کو پی جانے والا، لوگوں کو حکمت اور اچھے موعظہ سے خدا کی طرف بلانے والا، بتوں کو توڑنیوالا، مشرکوں کے شیرازے کو بکھیرنے والا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ شکست کھا گئے اور منہ موڑ کر بھاگے اور شب نے اپنا بستر باندھا، صبح کا چہرہ نمودار ہوا، دین کا لیڈر بولنے لگا، شیطانوں کو زبانیں گنگ ہو گئیں، نفاق کے ٹکڑے اڑا دیئے، کفر و شرک کی گرہیں کھول دیں، نورانی چہرے والوں اور بھوکوں کو کلمہ اخلاص سمجھا دیا۔ (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ تم سب جہنم کے کنارے تھے۔ ہر شرابی کی شراب پینے کی جگہ تھی، ہر حریص (ولالچی) کیلئے لقمہ تھے ہر (متلاشی) آتش کیلئے چنگاری تھے، ہر ایک کے پیروں تلے روندے جاتے تھے گڑھوں میں جمع ہوا (گندا) پانی تم پیتے تھے، درختوں کے پتے، بیابانوں کی گھاس تمہاری غذا تھی تم انتہے ذلیل و خوار تھے کہ اپنے آس پاس کے لوگوں سے ڈرتے تھے کہ کہیں تم کو اُچک نہ لے جائیں پس خدا نے میرے باپ محمدؐ کے ذریعہ تم کو ان ذلتوں سے نجات دی حالانکہ آنحضرتؐ ہمیشہ، بے باک اور بھیڑیوں کی طرح بھوکے عربوں اور سرکش یہود و نصاریٰ سے مسلسل نبرد آزما رہا کرتے تھے یہ لوگ جب بھی آتش جنگ بھڑکاتے تھے خدا اسکو بجھا دیتا تھا۔ (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

❁ امام حسنؑ فرماتے ہیں میں نے اپنی ماں فاطمہ زہراؑ کو شب جمعہ، رات بھر سفیدہ سحر نمودار ہونے تک نماز پڑھتے دیکھا اور پوری رات صرف مومنین و مومنات کا نام لے کر کثرت سے دعا کرتے ہوئے سنتا رہا اور اس درمیان اپنے لئے کوئی دعا نہیں فرمائی میں نے عرض کیا مادر گرامی! جس طرح آپ دوسروں کیلئے دعا کر رہی ہیں اپنے لئے کیوں نہیں کرتیں؟ فرمایا بیٹا پہلے پڑوس والے پھر گھر والے (بیت الاحزان ص ۲۲)

❁ حضرت سولخداؐ نے حضرت فاطمہؑ سے پوچھا عورت کیلئے سب سے زیادہ بہتر کیا ہے؟ معصومہؑ نے جواب دیا نہ وہ کسی نامحرم مرد کو دیکھے اور نہ کوئی نامحرم مرد اسکو دیکھے (بیت الاحزان ص ۲۲)

❁ ایک مرتبہ ایک عورت حضرت فاطمہ زہراؑ کے پاس آکر بولی میری ماں بہت بوڑھی ہے کچھ نماز کے مسائل انکو نہیں معلوم۔ انہیں معلوم کرنے کیلئے مجھے آپؑ کے پاس بھیجا ہے جناب فاطمہؑ نے فرمایا ہاں ہاں پوچھئے اس نے سوال کیا حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا اس نے پھر دوسرا سوال کیا جناب فاطمہؑ نے اسکا (بھی جواب دیا؟ پھر اس نے تیسرا سوال کیا حضرت زہراؑ نے اسکا بھی جواب دیا یہاں تک کہ اس نے دس سوالات کئے اور جناب فاطمہؑ نے دسوں کے جوابات دیئے پھر کثرت سوال سے اس عورت کو شرم دامن گیر ہوئی اور کہنے لگی دختر رسولؐ اب میں آپؑ کو زیادہ زحمت نہیں دینا چاہتی حضرت فاطمہؑ نے فرمایا (نہیں نہیں) تم کو جو پوچھنا ہو پوچھو تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کو ایک بھاری بوجھ کو ٹھے پر لے جانے کیلئے کرایہ پر طے کیا جائے اور کرایہ ایک لاکھ دینار ہو تو کیا یہ بوجھ اسکو لے جانا اسکو گراں گزرے گا؟ عورت نے کہا ہر گز نہیں جناب فاطمہؑ نے فرمایا میں نے اپنی ذات کو وقف کر رکھا ہے کہ ایک مسئلہ کے جواب میں مجھے زمین سے لے کر آسمان تک بھرے ہوئے موتی دیئے جائیں اس لئے ظاہر ہے کہ مسئلہ کا جواب دینا مجھے گراں نہ گزرے گا (بحار ج ۲ ص ۳)

❁ میرے معبود جو تو نے مجھے روزی دی ہے اس پر مجھے قناعت (بھی) عطا فرما اور جب تک مجھے باقی رکھ، مجھے (اپنے دامنِ رحمت میں) چھپائے رکھ اور عافیت عطا کر! میرے اوپر رحم فرما! میرے خدا جس چیز کو تو نے میرے مقدر میں نہیں لکھا اسکے حصول میں میری مدد نہ کر اور جو چیز میرے مقدر میں لکھ دی ہے اسکے حصول میں میرے لئے آسانی پیدا کر (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۲۳)

❁ میرے معبود میرے والدین کو اور جن کے میرے اوپر احسان ہوں انکو بہترین جزا مرحمت فرما میرے خدا جس مقصد کیلئے تو نے مجھے پیدا کیا ہے اس کیلئے فراغت و فرصت دے (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۲۳)

❁ آپ نے حضرت سول خداؐ کا مرثیہ کہا ہے کہ جو شخص محمدؐ کی قبر کی مٹی سونگھ لے اور وہ مدت دراز تک خوشبو نہ سونگھے تو اس کا بھلا کیا ہوگا؟ (یعنی آخر عمر تک اسکو پھر کسی خوشبو کی ضرورت نہ ہوگی) (اعلام النساء ج ۴ ص ۱۱۳)

❁ غبار غم نے فضائے آسمان کو گھیر لیا سورج کو گہن لگ گیا، دن تاریک ہو گیا پوری زمین رسولخداؐ کے انتقال کے بعد ان کے غم میں لرزہ براندام ہے شرق و غرب

عالم کو آنحضرتؐ پر گریہ کرنا چاہیے قبیلہ معنراور یمن کے لوگوں کو گریہ کناں ہونا چاہیے کوہِ عظیم کو ان کے جود وسخا پر اور کعبہ اور اسکے رُکنوں کو رونا چاہیے اے خاتم رسولاں! آپ کی روشنی دنیا والوں کیلئے مبارک ہے قرآن کے نازل کرنے والے کی رحمت آپؐ پر نازل ہو (اعلام النساء ج ۴ ص ۱۱۳)

❁ آپؐ کے بعد فتنوں نے سر اٹھایا اور گوناگوں صدائیں بلند ہوئیں اگر آپؐ موجود ہوتے تو یہ تمام اختلافات رُونما نہ ہوتے آپ کا ہم سے جدا ہونا ایسا ہی ہے جیسے خشک زمین، پانی سے محروم ہو جائے آپ کی قوم کے حالات اختلال پذیر ہو گئے لہٰذا انکو دیکھئے اور اپنی نظروں کے سامنے رکھئے (اعلام النساء ج ۴ ص ۱۲۲)

نوٹ: مندرجہ ذیل فرمودات ''روحِ ہستی'' طبع یوپی انڈیا سے لکھے گئے ہیں۔

❁ مجھ سے رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہؑ! جو شخص تم پر صلوات بھیجے اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمائے گا اور جنت میں جس جگہ بھی میں ہونگا اسے میرے ساتھ ملحق کرے گا۔ (کشف الغمہ فی معرفۃ الآئمہ ج ۱ ص ۴۷۲)

❁ میں نے اپنے پدرِ بزرگوار سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول کے متعلق پوچھا کہ اعراف (جنت ودوزخ کے مابین بلندیوں) پر کچھ لوگ ہونگے جو ہر شخص کو (جنتی ہو یا جہنمی) انکی پیشانی سے پہچان لیں گے تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ میرے بعد آئمہؑ ہیں جو علیؑ اور میرے دونوں فرزند ''نواسے'' حسنؑ وحسینؑ اور نسل حسینؑ سے نو افراد ہیں یہی حضرات صاحبان اعراف ہیں جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر وہی شخص جو ان حضراتؑ کو پہچانتا ہو اور وہ حضرات بھی اسکو پہچانتے ہوں اور آتشِ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا مگر وہی شخص جو ان آئمہؑ کا انکار کرے اور وہ حضرات بھی اسکا انکار کریں اور اسے بیگانہ سمجھیں اللہ تعالیٰ کی معرفت ممکن نہیں ہے مگر انہیں آئمہ معصومینؑ کی معرفت کے وسیلہ سے۔

(کفایۃ الاثر فی النص علی الائمہ الاثنی عشر ص ۱۹۴)

❁ ہمارے شیعہ بہترین اہل جنت میں سے ہیں اور ہمارے تمام دوست اور جو لوگ ہمارے اولیاء کے دوست اور ہمارے دشمنوں کے دشمن اور اپنے قلب وزبان سے ہم کو تسلیم کرنے والے ہیں وہ جس وقت کہ ان تمام چیزوں میں جو باعث ہلاکت ہیں ہمارے اوامر ونواہی کی مخالفت کریں اس وقت ہمارے واقعی شیعوں میں سے شمار نہیں ہونگے لیکن وہ ان سب کے باوجود جنت میں ہیں اور لیکن بعد اسکے کہ وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائیں جو بلاؤں اور مصائب کے اثر سے یا عرصہ ہائے قیامت میں مختلف سختیوں کے سبب سے ہوئے، یہاں تک کہ ہم اہل بیتؑ ان سب کو اپنی محبت ومودّت کی خاطر سے جہنم سے نجات دیں اور اپنے حضور میں نزدیک منتقل کر دیں (بحار ج ۶۸ ص ۱۵۵)

❁ کیا تم رسول اللہ کا یہ قول بھول گئے جو غدیر خم کے دن ارشاد فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں پس علیؑ اسکے مولا اور اولیٰ بالنفس ہیں اور آیا یہ قول پیغمبرؐ تم فراموش کر گئے؟ کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے علیؑ! تو مجھ سے وہی نسبت رکھتا ہے جیسے ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ (اسنی المطالب طبع تہران ص ۵۰)

❁ قسم بخدا اگر لوگ حق اس کے اہل پر چھوڑ دیتے اور عترتِ نبیؐ کی پیروی کرتے تو کبھی دو شخص اللہ تعالیٰ کے بارے میں اختلاف نہ کرتے اور آئمہ معصومینؑ ہر ایک دوسرے کے بعد وارثِ امامت ہوتے یہاں تک کہ ہم اہل بیتؑ کا قائمؑ قیام کرے جو کہ حسینؑ کی اولاد سے نواں امامؑ ہے لیکن دنیا پرستوں نے اس شخص کو مقدّم کیا خلیفہ بنالیا جس کو اللہ تعالیٰ نے مؤخر کیا تھا یعنی محکوم بنایا تھا اور اس امامؑ برحق کو مؤخر کر دیا جس کو اللہ تعالیٰ نے مقدّم کیا تھا یعنی امامت و خلافت کیلئے منتخب فرمایا تھا (بحار ج ۴۳ ص ۱۶۰)

❁ کس چیز کے سبب دنیا پرستوں نے ابوالحسن علی علیہ السلام سے کینہ اختیار کیا؟ قسم بخدا اس علیؑ سے اس وجہ سے کینہ اور دشمنی کی کہ اس کی تلوار فقط منکرات کی نابودی کی خاطر چلتی تھی اور وہ مرگِ ناگہانی کی پرواہ نہ رکھتا تھا اور جنگ میں شدت کے ساتھ مبارزہ کرتا تھا اور دشمنان اسلام کو جوان کے عزیز تھے ہلاک کرتا تھا اور جنگ کے صدمات کا مزہ عذاب چکھاتا تھا اور اسکا خروش وغضب فقط اللہ کیلئے ہوتا تھا۔

(فاطمہ زہراؑ بہجۃ قلبِ مصطفےٰؐ ص ۳۰۷، بنقل از بحار کمپانی ج ۸ ص ۲۲۴)

❁ بے شک وہ حضرات جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر رجس کو دور رکھا ہے اور انکو پاک رکھا ہے جو پاک رکھنے کا حق ہے ان حضرات کے خلاف کوئی شہادت جائز ونافذ اور قابل قبول نہیں ہوسکتی اس لئے کہ وہ بُرائی سے محفوظ ومعصوم ہیں ہر فحش وبدی سے پاک ومنزہ ہیں۔ (احقاق الحق ج ۷ ص ۳۰۸)

❁ میرے پدرِ بزرگوار نبی اکرمؐ نے علیؑ کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ یہ اور اسکے شیعہ جنت میں ہیں (ریاحین الشریعہ ج ۱ ص ۳۲۶، فاطمہ زہراؑ بہجۃ قلب مصطفےٰؐ ص ۳۴۴)

☆☆......☆......☆☆



مسائل کا روحانی و نورانی حل

تحقیق و ترتیب...... حسین سراج زادہ

دہشت گردی اور ٹارگٹ کلنگ سے بچاؤ کیلئے اعمال

معزز قارئین! دہشت گردی، ٹارگٹ کلنگ نے ہر گھر کا سکون چھین لیا ہے ہم معصومین علیہم السلام کے ارشاد کردہ اعمال لکھ رہے ہیں تا کہ الٰہی مدد سے دہشت گردوں کا حشر بھی ابرہہ کے ہاتھیوں جیسا ہی ہو۔ ہم نے انتہائی محنت سے یہ اعمال منتخب کئے ہیں براہِ کرم انہیں روزمرہ کا معمول بنالیں تا کہ آپ محمدؐ و آل محمدؐ کے توسل سے اللہ عزوجل کی پناہ میں آجائیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہمارے خاندان میں ہمارے جدامجد کے حکم کی تعمیل میں دن، رات کو تین تین مرتبہ سورہ "فلق" اور سورہ "والناس" پڑھی جاتی ہے اور ہمارا دشمن ہمیں اذیت دینے میں کامیاب نہیں ہوتا۔

معصومین علیہم السلام کا ارشاد ہے کہ سورہ مسد (تبت یدیٰ) کو صبح و شام سات مرتبہ پڑھنے سے ہمارا دشمن خود خوفناک اذیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ہمارے مراجع عظام، مجتہدین کرام نے اس عمل کو اپنے مجربات میں درج کیا ہے۔ لہٰذا اسے نظرانداز مت کریں۔

اللہ تعالیٰ کی پناہ نصیب ہو جاتی ہے

شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنی اسناد سے ثواب الاعمال مترجم ص۳۴۹ پر لکھتے ہیں کہ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جو شخص گھر سے نکلتے وقت "بسم اللہ" کہے گا تو دو فرشتے کہیں گے تجھے ہدایت نصیب ہوئی اگر وہ کہے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ" تو ملائکہ کہتے ہیں کہ تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے"۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ "انا انزلنا" نازل کر کے ہم پر اور ہمارے شیعوں پر رحم فرمایا ہے اگر یہ سورہ نہ ہوتا تو ہمارے شیعہ دشمن کی سازشوں اور انتقام کا نشانہ بن جاتے اسکے بعد آپؑ نے اصحاب سے فرمایا کہ ہشام بن عبدالملک میرے قتل کرنے کا مصمم ارادہ کئے ہوئے تھا مگر جب میں نے سورہ قدر اور سات مرتبہ، اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک "اللہ" کا ورد کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہشام پر ایک بڑا خوفناک سانپ مسلط کر دیا جو منہ کھول کر اسے نگل جانا چاہتا تھا اور ہشام کے علاوہ کوئی اور اس سانپ کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ ہشام خوفزدہ ہو کر منتیں سماجتیں کرنے لگا، پس جو ہمارا شیعہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں جانا چاہتا ہے وہ اس سورہ اور "اللہ" کے مبارک اسم کا سات مرتبہ ورد کرے" (مصباح کفعمی)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے جد رسول اللہؐ کا ارشاد ہے کہ "جو شخص گھر سے نکلتے وقت ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے تو وہ بحفاظت اپنے گھر واپس لوٹے گا اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کی حفاظت پر مامور ہوں گے"۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جب جان کے ضائع ہونے کا خطرہ لاحق ہو اور ہر طرف دشمن ہوں تو گھر سے نکلتے وقت دس مرتبہ سورہ توحید پڑھے تو اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو جاتی ہے کہ وہ گھر خیریت سے واپس آئے"۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ "اپنے آپ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم اور سورہ قل ھو اللہ احد کے ذریعہ لوگوں کی نظروں سے محفوظ کر لو ان دونوں کو اپنے چاروں طرف اور زمین کی جانب اور پھر آسمان کی جانب رخ کر کے پڑھ کے گھروں سے نکلو تو تمام جن وانس بھی مل کر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے"۔

حضرت رسول اللہ فرماتے ہیں کہ خطرناک سے خطرناک سفر پر بھی جاتے ہوئے ایک مرتبہ آیت الکرسی (العلی العظیم تک) پڑھو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کا ذمہ دار ہوگا اور اسے گھر سے نکلتے وقت پڑھنا ہرگز ترک نہ کرو۔

آیت الکرسی "العلی العظیم" تک روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ ایک وقت مقرر کر کے اول و آخر درود پڑھ کر پورے گھر، محلے، گاؤں، قصبے اور شہر کا حصار باندھا جاسکتا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تمہیں جب خوفزدہ کیا جا رہا ہو، ناگہانی آفات کا ڈر ہو تو قرآن مجید کی جہاں سے چاہو سو (۱۰۰) آیات کی تلاوت کر کے تین بار یہ کہو "اَللّٰھُمَّ ادْفَعْ عَنِّی الْبَلَاءَ" (اے اللہ! مجھ سے بلا (مصیبت) کو دور فرما۔

اس کے بعد دعا مانگو تو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا۔

اس دعا کو روزانہ ایک وقت مقرر کر کے پڑھا جائے تو ہر ناگہانی آفت سے نجات مل جائے گی۔

معزز قارئین! ہم نے پیام زینبؑ میں قرآن مجید کی سورتوں کے بارے میں ان کے فضائل و اعمال کا سلسلہ شروع کیا تھا اور سورہ ہائے قرآنی پر تمام تفاسیر اہل بیتؑ سے جو ہمیں مہیا ہوئیں اسے نقل کیا۔ یہ کتاب چند سال قبل مکمل بھی ہوگئی۔

حضرت علامہ سید اعجاز حسین کاظمی اعلی اللہ مقامہ نے اس کا نام انتہائی سادہ اور سہل رکھنے کا فرمایا میں نے گزارش کی کہ آپ ہی تجویز فرمادیں تو انہوں نے "قرآنی سورتوں کے فضائل و اعمال" نام رکھا۔

سورہ ہائے قرآنی پر کام تو مکمل ہے اب آیات مبارکہ پر کام جاری ہے۔

ہم نے اس کا اپنے کالم "مسائل کے روحانی حل" میں سورہ حشر سے آغاز کیا ہے اللہ تعالیٰ بطفیل معصومین علیہم السلام اور امہات معصومینؑ کی خصوصی نظر کرم سے مجھے صحت و سلامتی کے ساتھ اسے بجالانے کے لئے زندگی عطا فرمائے تو میں سرخرو ہوسکوں گا۔ (انشاءاللہ)

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو شخص سورۂ "حشر" کی تلاوت کرے تو جنت، جہنم، عرش، کرسی، حجاب، ساتوں زمین و آسمان، فضا، ہوا، درخت، پہاڑ، سورج، چاند اور فرشتے، سبھی اس کیلئے درود بھی پڑھتے ہیں اور استغفار بھی کرتے ہیں۔ سورۂ حشر پڑھنے والا، تلاوت والے دن یا رات کو مر جائے تو شہید کی موت مرتا ہے"۔ (ثواب الاعمال صدوقؒ، مترجم ص ۲۵۲، تفسیر صافی ج ۵، ص ۱۶۰، بحارالانوار ج ۹۲، ص ۳۰۸، تفسیر مجمع البیان ج ۹، ص ۲۵۵، ۲۵۶، تفسیر نمونہ، تفسیر انوار النجف ج ۱۳، ص ۲۴۶، بحوالہ تفسیر البرہان)

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جو شخص چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ "الحمد" کے بعد سورۂ "حشر" پڑھے تو جس شرعی کام کے لئے جہاں بھی جائے اسے کامیابی نصیب ہوگی"۔ (تفسیر انوار النجف ج ۱۳، ص ۲۴۶)

حضرت امام جعفر صادقؑ کا فرمان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی مشکلات، رنج و غم اور عظیم دکھوں میں مبتلا ہو تو ان حاجات کو سورہ حشر کے ذریعے دور کرو۔

ہر روز ایک مرتبہ اس کی مسلسل تلاوت کرو۔ اللہ تعالیٰ اس کے توسل سے تم پر رحم فرماتے ہوئے ہر حاجت پوری فرمادے گا اور مشکلات کو دور فرمائے گا۔

اس کتاب کے مولف لکھتے ہیں کہ یہ تمام بزرگ علماء کا مجرب عمل ہے۔

اسے تلاوت کرنے والے یاد رکھیں کہ کسی دن ناغہ نہ ہونے پائے اگر کوئی دن رہ جائے تو پھر اسے دوبارہ شروع کرو۔ (ہزار و یک ختم تالیف آقای نصر اللہی بروجردی طبع قم المقدسہ ص ۹۸)

"جو شخص سورۂ "حشر" حاجات کے پورا ہونے اور پریشانیوں کے دور ہونے کی نیت سے چالیس دن تک بلاناغہ روزانہ ایک مرتبہ تلاوت کرے گا تو اس کی حاجات اور دعائیں قبول ہوں گی"۔ (بحر الغرائب ص ۳۱، تحفہ رضویہ ص ۱۴۲، تفسیر انوار النجف ج ۱۳، ص ۲۴۶)

"جو شخص اس سورہ کو شیشے کے برتن میں لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر پی لے تو اس کا حافظہ تیز ہوگا نیز بھول جانے کی عادت ختم ہوجائے گی"۔
(تفسیر برہان ج ۷، ص ۴۹۱، تفسیر انوار النجف ج ۱۳، ص ۲۴۶)

سورہ حشر کی آخری چار آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ

الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ o هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ o هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ o هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o

سورہ حشر کی آخری آیات کے بارے میں اعمال

معزز قارئین! معصومین علیہم السلام کی طرف سے ارشاد کردہ احادیث مبارکہ اور مجتہدین عظام کے نقل کردہ اقوال سے سورہ حشر کی آخری آیات میں اسم اعظم کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

بعض مقامات پر تعداد مختلف ہے اس سلسلے میں گزارش ہے کہ شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستری رضوان اللہ تعالیٰ اور سید ابن طاؤس اعلی اللہ مقامہ نے تحریر کیا ہے کہ معصومین علیہم السلام اپنے اصحاب کے مزاج اور ظرف اور اُن کی روزمرہ کی مصروفیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

جیسے کہ ایک چرواہے کی درخواست پر حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے شب قدر کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔

اسی طرح مراجع عظام، مجتہدین کرام بھی سائل کو اس کی ذہنی اور روحانی استعداد کے مطابق عمل عطا فرمایا کرتے تھے۔

لہٰذا ہم نے سورہ حشر کے بارے میں اور آخری آیات کے متعلق تمام احادیث اور اقوال درج کر دیے ہیں جسے جو عمل بجالانے کی توفیق ملے وہ اسی عمل کو بجالائے اسے اس کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ انشاءاللہ

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک

معقل بن یسار کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کا فرمان مبارک ہے کہ جو انسان صبح کو یہ کہے "اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم" اور پھر سورہ حشر کی آخری چار آیات کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ سات ہزار فرشتوں کو اس پر نگران مقرر فرماتا ہے جو اس کی ہر قسم کی آفات سے حفاظت فرماتے ہیں اور اس پر رات تک صلوات پڑھتے ہیں اور اگر وہ اس روز مرجائے تو وہ شہادت کی موت مرے گا۔ اور اگر رات کو یہی چار آیات انتہائی خلوص سے پڑھے تو اس کو اللہ تعالیٰ ان آیات کی برکت سے شفا عطا فرمائے گا۔

اور اگر کوئی اس سورہ حشر کو شیشے کے برتن میں لکھے اور بارش کے پانی سے دھو کر اس کو پیئے تو اس کے حافظہ میں اضافہ ہوگا۔ (ختوم واذکار ج ۱ ص ۱۶۹، ہزار و یک ختم ص ۶۸)

❁ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ جو "سورۂ حشر" کی آخری تین آیات کی دن کو تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ستر ہزار فرشتوں کو مقرر کرتا ہے جو اس پر رات ہوتے تک درود پڑھتے ہیں اور اگر وہ اسی دن مرجائے تو وہ شہید مرے گا"۔ (بحار الانوار ج ۹۲، ص ۳۰۸، جامع الاخبار ص ۵۶، تفسیر در منثور ج ۶ ص ۲۰۱، تفسیر نمونہ ج ۲۳، ص ۳۴۲)

حضرت رسول اللہؐ سے حضرت جبرئیلؑ امین نے فرمایا

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنینؑ سے ارشاد فرمایا: "یا علیؑ! اگر کوئی سورہ حشر کی تلاوت کرے تو وہ دنیا و آخرت کی ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا"۔

پھر ارشاد فرمایا کہ "حضرت جبرئیلؑ نے اللہ عزوجل سے اسم اعظم کے بارے میں سوال کیا تو ارشاد ہوا کہ سورہ حشر کی آخری آیات میں ہے۔

حضرت جبرئیلؑ نے دو مرتبہ یہی سوال کیا تو جواب میں یہی ارشاد فرمایا گیا۔

(ختوم واذکار تالیف آیت اللہ مقدم مشہد مقدس جلد ۱ ص ۱۶۹)

اسم اعظم کا بیان

چشمہ رُستگار تالیف عبدالباسط شہیب زادکان طبع قم المقدسہ "اسم اعظم" کے بارے میں ایک باب تفصیلاً درج کرتے ہوئے ص ۲۶۱ پر لکھتے ہیں۔

اسم اعظم سورہ حشر کی آخری چار آیات میں ہے، جو کوئی اس کی تلاوت کر کے خلوص دل اور آہ و زاری کے ساتھ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔

❁ ختوم واذکار جلد ا صفحہ ۱۱۳۔ آیت اللہ مقدم (مشہد مقدس) اسم اعظم کے باب میں لکھتے ہیں کہ سورہ حشر کی آخری چھ آیات میں اسم اعظم ہے۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں

حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت پیغمبر اکرمؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ سورہ حشر کی آخری آیات میں اسم اعظم ہے۔ (ہزار و یک ختم ص ۶۹)

سر درد کے لئے اس آیت کو تلاوت کریں...... حضرت امیر المومنینؑ

ہزار و یک ختم طبع قم المقدسہ کے ص ۱۲۶ پر یہ روایت نقل ہے۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا: "اگر کسی کو سر میں شدید درد ہو یا کوئی اور ذہنی تکلیف ہو تو سورہ حشر کی آیت "لو انزلنا ھذا القرآن علیٰ جبل سے لے کر "یتفکرون" تک پڑھ کر دم کرے تو مرض دور ہو جائے گا"۔

عارف کامل محمد علی شاہ آبادی رضوان اللہ لکھتے ہیں

عارف کامل محمد علی شاہ آبادی (جو عرفان میں امام خمینیؒ کے استاد تھے جن کے بارے میں امام خمینیؒ بار بار تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ میری جان ان پر قربان ہو! نیز یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر استادِ محترم کا درس سننے کو مجھے ستر (۷۰) سال نصیب ہوں تو بھی ہر روز تازہ ذکر ہی سننے کو ملے گا)

عارف کامل کے ناشر بنیاد خرمنگی شہید شاہ آبادی تہران، ایران کے ص ۵۴، ۵۵ پر فرماتے ہیں:

سورہ حشر کی آخری تین آیات کی مکمل توجہ اور خلوص سے اتنی زیادہ تلاوت کریں کہ اس کے اثرات دل و روح پر راسخ ہو کر رچ بس جائیں اور اس کی مکمل معرفت حاصل کریں۔ تاکہ جب بھی کوئی بات کرنا چاہو تو بے ساختہ انہی آیات کی زبان پر تلاوت جاری ہو جائے۔

جب قبر کی پہلی رات آئے اور منکر و نکیر سوال کریں تو ان کے جواب میں سورہ حشر کی یہی تین آیات منہ سے نکلیں۔ اور آپ کے اس جواب سے ملائکہ حیران و مبہوت ہو جائیں اور یہ مقام ان آیات کی روح کی گہرائیوں میں سما جانے والی تلاوت سے ممکن ہے۔

یہ روایت "برنامہ رادیوئی سیمای فرزانگان سال ۱۳۶۵" کے حوالے سے بھی درج کی گئی ہے۔

اگر آپ کو توفیق الہٰی نصیب ہو

آیت اللہ سید عبدالکریم کشمیری رضوی النجفی کا مندرجہ ذیل نادر و نایاب اعمال روح و ریحان طبع قم المقدسہ ص ۷۹۔ ہزار و یک ختم طبع قم المقدسہ ص ۱۲۶ سے نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

اگر آپ کا بخت یاوری کرے اور آپ کا قلب و روح مکمل طور پر اس عمل کو بجالانے پہ آمادہ ہو اور اللہ تعالیٰ بطفیل معصومین علیہم السلام توفیق عطا فرمائے تو سورہ حشر کی آخری چار آیات کو مندرجہ ذیل طریقے سے پڑھ کر دیکھیں جہاں آپ کا نفس تقویٰ اختیار کرنے پر آمادہ ہو جائے گا وہاں آپ کی زندگی کا ہر مشکل سے مشکل کام بھی احسن طریقے سے حل ہو جائے گا۔ استاد عبدالکریم اعلی اللہ مقامہ نے اسے خود اپنے مجربات میں نقل کیا ہے۔

عمل کی شرائط کے ساتھ اس میں ناغہ نہ ہو اور اسے مسلسل یکسوئی کے ساتھ پڑھیں یہ عمل استاد عبدالکریم نجفی اعلی اللہ مقامہ نے نجف اشرف میں دو بار پڑھا اور اسے پڑھنے کی تاکید کی ہے۔

یہ اسی (۸۰) دن کا عمل ہے۔ پہلے چالیس دن پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔

ہر روز ان آیات کو وقت مقرر کر کے پہلے دن ایک مرتبہ دوسرے دن دو مرتبہ اور اسی طرح چالیس دنوں میں ایک ایک بار تلاوت کا اضافہ کرتے جائیں یعنی چالیسویں دن چالیس مرتبہ پڑھیں۔

پھر اکتالیسویں (۴۱) دن چالیس بار، بیالیسویں دن ۳۹ بار اور طرح آخری دن ایک مرتبہ۔ دعا کے قبول ہونے کے لئے اسے استاد عبدالکریم علیہ الرحمہ نے اس عمل کو موثر ترین قرار دیا ہے۔

ابراہیم کفعمی اعلی اللہ مقامہ لکھتے ہیں

ابراہیم کفعمی اعلی اللہ مقامہ نے اپنی کتاب "جنۃ الامان" میں اسم اعظم کے باب میں سورہ حشر کی آخری تین آیات کو اسم اعظم قرار دیا ہے۔ انہی کے اس حوالے کو دو ہزار دستور العمل مجرب مؤلف سید محمد تقی حامد سجادی طبع مشہد مقدس نے ص ۶۲۸ پر درج کیا ہے۔

☆☆......☆......☆☆



قسط دوم

ہم مخلوق کے شب و روز کے اعمال پر گواہ اور شاہد ہیں......معصومین علیہم السلام

تحقیق و ترتیب......صفدر حسین ڈوگر کربلائی

اعمال پیش ہونے کا مسئلہ

تفسیر نمونہ ج ۸ ص ۱۰۸ پر تفسیر نمونہ کے مفسرین "اعمال پیش ہونے کا مسئلہ" کا عنوان دے کر لکھتے ہیں کہ "بہت سی روایات اور خبریں جو آئمہ معصومینؑ سے پہنچی ہیں ان کے پیش نظر مکتب اہل بیتؑ کے پیروکاروں کا یہ مشہور و معروف عقیدہ ہے کہ حضرت پیغمبر اکرمؐ اور آئمہ طاہرینؑ تمام امت کے اعمال سے آگاہ ہو جاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ مخصوص طریقوں سے امت کے اعمال ان کے سامنے پیش کر دیتا ہے"۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کا فرمان

تفسیر نمونہ میں اصول کافی ج ا ص ۱۷۱ کے حوالے سے حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا "لوگوں کے اعمال ہر روز صبح کے وقت حضرت رسول اکرمؐ کے سامنے پیش ہوتے ہیں چاہے وہ نیک لوگوں کے اعمال ہوں یا بُرے لوگوں کے لہٰذا متوجہ رہو اور اس سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "**وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ**" کا یہی مفہوم ہے" یہ کہہ کر امام جعفر صادقؑ خاموش ہو گئے۔

حضرت امام محمد باقرؑ کا ارشاد

تفسیر برہان ج ۲ ص ۱۵۸ کے حوالے سے نقل ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں "تمہارے تمام اعمال ہر جمعرات کو عصر کے وقت حضرت رسول اللہؐ کے پاس پیش ہوتے ہیں لہٰذا اس بات پر شرم کرو کہ تمہاری طرف سے کوئی بُرا عمل حضرت رسول اکرمؐ کی خدمت میں پیش ہو"۔

حضرت امام علی رضاؑ حلفیہ فرماتے ہیں

نیز ایک روایت میں حضرت امام علی رضاؑ سے اصول کافی ج ص ۱۷۱ باب عرض الاعمال میں منقول ہے کہ ایک شخص نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے لئے اور میرے گھر والوں کیلئے دعا کیجئے تو امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا "تو کیا میں دعا نہیں کرتا" **واللہ ان اعمالکم لتعرض علی فی کل یوم ولیلہ**" "اللہ کی قسم! اعمال ہر شب و روز میرے سامنے پیش ہوتے ہیں" راوی کہتا ہے کہ یہ بات مجھ پر گراں گزری امام علی رضا علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھ سے فرمایا: "**اماتقر کتاب اللہ عزوجل وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمومنون ھو علی ابن ابی طالب**"

کیا تو نے اللہ کی کتاب نہیں پڑھی جو کہتی ہے "عمل کرو، اللہ، اس کا رسولؐ اور مومنین تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں اللہ کی قسم! مومنین سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کی اولاد میں سے دوسرے ائمہؑ ہیں۔

مفسرین وضاحت کرتے ہیں

تفسیر نمونہ ج ۸ ص ۱۱۰ پر مندرجہ بالا معصومین طاہرینؑ کی روایات نقل کر کے لکھتے ہیں دوسرا یہ کہ آیت کے آخر میں ہے "**فینبئکم بما کنتم تعلمون**" "خدا تمہیں قیامت میں اس سے آگاہ کرے گا جو تم عمل کرتے تھے" اس میں شک نہیں کہ اس جملے کے مفہوم میں انسان کے تمام اعمال شامل ہیں، چاہے وہ مخفی ہوں یا آشکار اور آیت کا ظاہر یہ ہے کہ آیت کی ابتداء اور آخر سے "عمل" کا ایک ہی مفہوم ہے لہٰذا آیت کی ابتداء میں آشکار و مخفی تمام اعمال کے بارے میں ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان تمام سے آگاہی معمول کے طریق سے ممکن نہیں ہے دوسرے لفظوں میں آیت کا آخری حصہ تمام اعمال کی جزا کے بارے میں ہے اور دوسرا، جزاء کا اور بات دونوں میں ایک ہی موضوع سے متعلق ہے"۔

(بقیہ......صفحہ نمبر ۱۰ اکالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)



اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کی ہدایت کا انتظام

علامہ السید افتخار حسین نقوی النجفی

پیشکش......سید قمر عباس (کیمرہ مین منہاجِ نور ٹی وی)

جامعہ السیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی طالبات کے ششماہی امتحان کے نتائج کے اعلان بارے ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں علامہ سید افتخار حسین نقوی نے طالبات سے خطاب کیا۔ اس میں اہم تربیتی نکات بیان کئے۔ عمومی استفادہ کیلئے پیام زینبؑ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

حدیث میں ہے "ان الدنیا دار الابتلاء ودار الفناء"

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اپنی تمام مخلوقات میں بہترین مخلوق قرار دیا۔ انسان کو عقل وشعور دیا اور اس کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے اپنے خصوصی نمائندگان انبیاءؑ ورسل بھیجے اور کتابیں بھی ساتھ تھیں اور آخری پیغمبر ہمارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور انکے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل کیا اپنا نظام جو تھا انسانوں کے واسطے اس کی تکمیل فرمائی اور کتاب ہدایت، کتاب قانون، کتاب انسانیت، انسان کی ترقی وکمال کیلئے رہنما کتاب، قرآن کی شکل میں عطا کی اور قرآن کیلئے معلمین بھی اپنی طرف سے بھیجے آئمہ اہل بیت علیہم السلام۔

انسان ارادہ واختیار کا مالک

اس انسان کو یہ اختیار دیا کہ وہ اپنے اختیار واپنے ارادے سے ترقی کی منزلیں طے کرے اسے اچھائی بھی بتادی گئی برائی بھی بتادی گئی ترقی کا راستہ بھی سمجھادیا گیا اور تنزلی وزوال کے راستے بھی بتادیئے گئے اور انسان کو بتایا گیا کہ یہ جو تیرا جہان ہے جو پہلا پڑاؤ ہے، پہلی منزل ہے، یہ ایک زود گزر ہے، اس نے زیادہ دیر نہیں رہنا یہاں سے تمہیں اگلی جگہ جانا ہے وہ جو اگلی جگہ ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہے اسکا پھر خاتمہ نہیں ہے۔ جس کو آپ آخرت کہتے ہیں آخرت یعنی اگلا جہان، اگلے جہان کو کسی نے دیکھا نہیں یہ جہان جس میں ہم رہ رہے ہیں یہ کتنے دیر ہم یہاں رہیں گے یہ پتہ نہیں ہے۔ کچھ تو رحم مادر سے باہر آتے ہی نہیں وہیں پر ہی ختم ہوجاتے ہیں اور کچھ اس رحم مادر سے باہر آنے کے بعد مرجاتے ہیں کچھ تھوڑا عرصہ اس فضاء کو دیکھنے کے بعد مرجاتے ہیں کچھ چھ ماہ کی عمر تک کچھ دس سال، بیس سال، تیس سال، چالیس، پچاس سال سو سال آج کے دور میں تو ساٹھ ستر سال بھی بس تو اسکے بعد اس جہان کو چھوڑ جاتے ہیں۔

دنیا سے جانے کا وقت

کب کسی نے اس دنیا کو چھوڑنا ہے؟ اس جہان کو چھوڑنا ہے کب کسی پر موت آنی ہے؟ وہ وقت کسی کو پتہ نہیں ہے یہ سب کو پتہ ہے کہ ہم نے یہاں سے چلے جانا ہے اور اتنا یقین ہے کہ اس کے بارے میں کسی کو شک ہے ہی نہیں لوگوں نے اللہ کے وجود کے بارے میں شک کیا ہے لیکن موت کے بارے میں کسی کو شک نہیں ہے اسی لئے موت کو، موت کا دوسرا نام ہی یقین ہے، ہم زیارات میں حدیثوں میں پڑھتے ہیں کہ موت کو یقین سے تعبیر کیا گیا ہے "حتی اتاک الیقین" امام حسین علیہ السلام کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ آپؑ نے جہاد کیا یہاں تک کہ یقین آپ کے پاس آگیا یعنی موت، دنیا سے چلے جانے کا وقت آگیا ہے۔

موت کی تعریف

موت اس حالت کو کہتے ہیں کہ جس حالت کے آتے ہی انسان یہاں کا جو سلسلہ ہے اس سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور پھر اسے اٹھا کر قبر کی تاریک کوٹھی میں ڈال آتے ہیں اور وہاں پر اکیلا ہوتا ہے کوئی بھی نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ اس قبر میں کب تک اس نے رہنا ہے؟ اس کا یہ جسم، یہ ہڈیاں بوسیدہ ہوجائیں گی اور راکھ

بن جائینگی بہت کم ایسے ہونگے جن کا جسم اپنی اصلی حالت میں موجود رہتا ہے اور اس کی وجہ انکے ایسے اعمال ہوتے ہیں جو انکے جسم کو بوسیدہ نہیں ہونے دیتے۔ پھر ان قبروں سے انہیں اٹھایا جائے گا اب کب اٹھایا جائیگا؟ وہ پتہ نہیں ہے اور جب اٹھایا جائیگا تو پھر سب ایک ہی میدان میں ہونگے اس میدان میں سب کا نامہ اعمال انکے سامنے ہوگا ہر عمل جسمانی شکل اختیار کر جائے گا اور اس کے قریب گھوم رہا ہوگا ہر ایک کی اپنی ایک شکل ہوگی کچھ شکلیں خوف ناک ہونگی جو دوسروں کو طعنے دیتے ہیں اور ان پر تہمتیں باندھتے ہیں وہاں پر کوئی عمل بچھو کی شکل میں ظاہر ہوگا کوئی سانپ کی شکل میں ظاہر ہوگا کوئی بھیڑیے کی شکل میں، لومڑی کی شکل میں، مکاروں کا اس طرح مختلف شکلیں ہونگی اسکے اردگرد ہونگی وہ خوف کے مارے چیخے چلائے گا وہ اپنے پسینے میں غرق ہوگا انسان کے خود اپنے جسم کے اعضاء وہ بھی بولنا شروع کر دینگے اور ہر عضو کہہ رہا ہوگا کہ اس نے میرے ذریعہ یہ کام کیا ہے میرے ذریعے فلاں کام کیا ہے اور وہ اس کے خلاف گواہی دے رہے ہونگے۔ سورہ یٰسین میں ہے کہ انسان کہے گا کہ تم تو میرے ہو اور میرے خلاف گواہی دے رہے ہو تو وہ کہیں گے کہ ہمیں تو اللہ تعالی نے بلوایا ہے ہم کیسے غلط بات کہیں ہم تو وہی بول رہے ہیں جو تم نے کیا ہے جن کے اعمال اچھے ہونگے ان کا نامہ عمل دائیں ہاتھ میں ہوگا اور انکے عمل اچھے خوبصورت شکل میں ہونگے۔ ولایت اہل البیت علیہم السلام ایک نورانی شکل میں خوبصورت موجود اس کے سامنے اسکے لئے مددگار کے عنوان سے موجود ہوگا۔

ولایت اہل البیت علیہم السلام کا نور

اب انسان کو کیا کرنا چاہیے کچھ تو کہتے ہیں کہ آخرت میں کچھ ہے ہی نہیں بس یہی دنیا ہے اس میں لذتیں اٹھالو، مزے لے لو، جتنے بھی دن ہیں، کوئی قانون نہیں، کوئی ضابطہ نہیں، جو مرضی کرو کس نے پوچھنا ہے یہی بات جو ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے کسی منکر نے آکر کہی وہ یہ کہتا تھا کہ آخرت نہیں ہے مستقبل نہیں ہے اس دنیا کے بعد والا جہان کچھ نہیں بس یہی ہے تو مولاؑ نے اس سے یہ پوچھا کہ اگر تو وہاں کچھ نہیں ہوا تو پھر ہم اور آپ برابر ہوں گے لیکن اگر وہاں ہوا وہاں حساب و کتاب ہوا تو ہم بہتر حالت میں ہونگے یا تم؟ جو عقلمند ہوتا ہے وہ بہتر کا انتخاب کرتا ہے تو احتیاط کا تقاضا کیا ہے؟ تو وہیں پر وہ منکر ہدایت پا گیا اور کہا کہ آپ ٹھیک کہتے ہیں اور آخرت پر ایمان لے آیا۔

دنیا پہلا گھر ہے

دنیا پہلا گھر ہے اور یہاں ہم نے ہمیشہ نہیں رہنا یہاں سے چلے جانا ہے تو یہاں ایسی زندگی گزاریں جیسی خدا نے چاہی ہے دنیا، دنیا کیلئے نہ کریں دنیا سے آخرت کیلئے زادِ راہ بنائیں دنیا کو آخرت بہترین بنانے کا وسیلہ بنائیں انسان کی آخرت اور انسان کا انجام اس کے اپنے ہاتھ میں ہے اگر اچھا کرے گا تو نتیجہ اسکا اچھا ملے گا برا کرے گا نتیجہ اسے برا ملے گا اور خالی نتیجہ ہی نہیں ملے گا اگر برائی کی ہے رائی کے دانے کے برابر تو وہ خود برائی کو دیکھے گا خود برائی وہاں اسکے سامنے جسم کی شکل اختیار کرے گی اگر اچھائی کرے گا تو خود اچھائی کو دیکھے گا خود اچھائی جسمانی شکل اختیار کرے گی۔

اللہ کا کرم خاص

آپ تصور کرو کہ یہاں تو اللہ کا کرم ہے کہ اللہ نے چاہا ماحول میں رونق رہے ایک دوسرے سے ملتے رہیں ایک دوسرے سے ڈریں نہیں، پیار و محبت کی فضا رہے، آبادی رہے لہٰذا کسی کو کسی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں کون کیا ہے؟ بلکہ اللہ نے ایک دوسرے کے احترام کیلئے آرڈر جاری کر دیا کہ کوئی کسی کی برائی کو عام نہ کرے، کوئی کسی کی پیٹھ پیچھے اسکی برائی بیان نہ کرے، کوئی کسی کو برے لفظوں سے یاد نہ کرے، کسی کو اگر کسی کی برائی کا پتہ چل گیا تو دوسرے کو مت بتائے نہ خود سے پتہ چل سکتا ہے اگر کسی کو پتہ چل گیا ہے تو اس کو بیان کرنے سے بھی روک دیا گیا ہے یہ اللہ تعالی کا ان انسانوں پر کرم ہے مہربانی ہے۔

آخرت کا حال

اگر انسان بے حیا ہو جائے اور اللہ کی رحمت اور کرم اور حلم اور فضل کا مذاق اڑائے اور اپنے پیٹھ پر برائیوں اور گناہوں کا منوں بوجھ اٹھا کے لے جائے تو پھر وہاں پر تو کوئی چیز چھپے گی نہیں تو بیٹا ماں سے بھاگے گا ماں اپنے دودھ پیتے بچے سے بھاگے گی یعنی ہوش ہی نہیں ہوگا کوئی کسی کا ساتھی نہیں ہوگا کوئی کسی کا خیر چاہنے

والا نہیں ہوگا ہر شخص اپنی ذات میں گم ہوگا اور شرمندگی کے پسینے میں غرق ہوگا کیونکہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں لیکن اتنے اپنے پسینے میں غرق ہیں کہ دوسرے کا خیال ہی نہیں تو ایسی حالت جو ہے وہاں پر پیش آنی ہے تو اس کیلئے ہم نے یہیں کام کرنا ہے یہی جگہ ہے یہ دارالامتحان ہے یہ امتحان کا گھر ہے اور اس گھر نے ختم ہو جانا ہے یہ دارالامتحان ہے۔

دنیا الٰہی امتحان گاہ

یہ اللہ کا کرم ہے کہ دنیا میں امتحان لیا جاتا ہے تو پرچے آؤٹ نہیں ہوتے جب امتحان کے کمرے میں بیٹھیں گے تو اس وقت پرچہ ہاتھ میں تھما دیا جائے گا تو پھر جو یاد کیا ہے اس کو لکھیں گے جو نہیں کیا تو وہ نہیں لکھیں گے اور پھر رزلٹ جو ہے وہی آئیگا جو کیا ہے جو لکھا ہے محنت کی ہے تو اسکا نتیجہ اچھا آئیگا محنت نہیں کی تو اسکا برا نتیجہ آئیگا لیکن اللہ کی جو امتحان گاہ ہے وہ یہی دنیا ہے یہ امتحان گاہ ہے اور پرچہ جو ہے اوپن کر دیا گیا ہے سوالات اوپن ہیں اور انکے جوابات بھی بتا دیئے گئے ہیں یعنی اللہ کا جو امتحان کا طریقہ ہے سوالات بھی معلوم ہیں جوابات بھی معلوم ہیں مجھے اس دنیا میں کیا کرنا ہے؟ مجھے کیسے سونا ہے؟ کیا کھانا ہے؟ کونسا کام کرنا ہے؟ کونسا نہیں کرنا ہے، کونسی چیز نجس ہے کونسی چیز پاک ہے آپس میں کیسے رہنا ہے؟ ہمسائیوں کے ساتھ کیسے رہنا ہے؟ ماں باپ سے کیسے تعلق ہونا ہے؟ حکمرانوں سے کیسے ہونا ہے؟ رعیت کیسے ہونی ہے؟ اپنے وطن سے کیا تعلق ہونا ہے؟ غیر مذہب جو ہمارے طریقے پر نہیں ہے انکے ساتھ کیسا رابطہ ہونا ہے؟ اپنے ہادیوں کے ساتھ، ہادیانِ برحق انکے ساتھ کیسا تعلق ہونا ہے؟ معلم و متعلم کا کیا رشتہ ہے؟ استاد و شاگرد کا کیا تعلق ہے؟ یہ سب چیزیں، یہ سوالات ہیں اور انکے جوابات موجود ہیں۔

دنیا عمل کرنے کا گھر ہے

عمل ہم نے کرنا ہے یعنی اگر ہر سوال کا جواب اس طرح دیا جس طرح خدا نے کہا ہے تو پھر اس کا اجر ہے ثواب ہے اور پریشانی بھی نہیں ہے اگر اس طرح جواب نہیں دیا تو پھر شرمندگی ہے پریشانی ہے تو عقلمندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو موقع دیا ہے اس موقع سے فائدہ اٹھائیں آپ طالبات یہاں پر اس مدرسے میں، کوئی چند ماہ کیلئے آتی ہے، کوئی چند سال کیلئے آتی ہیں، یہاں کچھ سیکھنے کیلئے آپ آتی ہیں وقت گزارنے کیلئے نہیں اور سیکھنا جو ہے وہ خالی چند کتابوں کو یاد کر لینا نہیں بلکہ جو پڑھ رہی ہو اس کو اپنی زندگی پر لاگو کرو اور اپنی اصلاح کرو جو آپ میں کمزوریاں ہیں ان کمزوریوں کو دور کرو اور اس طرح اپنے آپ کو بناؤ جس طرح خدا چاہتا ہے۔

اپنی گفتگو میں، اٹھنے بیٹھنے میں، اپنے لباس میں، بات کرنے میں، ہر لحاظ سے تا کہ جب واپس گھر جاؤ تو آپ کا طریقہ رہن سہن، آپ کا اٹھنا بیٹھنا بتا رہا ہو کہ آپ کچھ سیکھ کر آئی ہیں ورنہ آپ کے گھر والے بھی آپ کو اچھا نہیں کہیں گے کہیں گے کہ وقت ضائع کر آئی ہو مدرسے کی بھی بدنامی اور سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ امام زمانہ (عج) جن کے مال سے آپ پر خرچ کیا جا رہا ہے وہ آپ سے ناراض ہونگے اور ان کی ناراضگی جو ہے جہنم پہنچنے کا ذریعہ بن جائیگی۔ جس طرح ابھی آپ نے ایک امتحان دیا ہے اور اسکے رزلٹ کی انتظار میں ہیں تو یہ جو امتحان گاہ اللہ کی طرف سے ہے اسکا رزلٹ بھی آپ کو خود پتہ ہونا چاہیے اگر اچھے کام کرو گی تو اچھا رزلٹ ہوگا برے کام کرو گی تو برا رزلٹ ہوگا تو آپ کو چاہیے کہ جس طرح آپ اس چھوٹے سے امتحان کیلئے بے چین ہوتی ہیں اور اس کا رزلٹ اچھا ہو تو اچھا تو وہی ہوگا جو آپ نے لکھا ہے اگر اچھے پرچے حل کئے ہونگے تو پاس ہیں، نہیں کئے تو فیل ہیں۔ تو اللہ کے ہاں جو آپ کا پرچہ جا رہا ہے وہ سب سے اہم ہے تو اس کیلئے آپ کو ہر وقت متوجہ رہنا چاہیے اور اپنے آپ کو خود تذکر دیا د دلائیں اور آپ کے ایسے ساتھی ہوں جو آپ کو خیر کی طرف دعوت دیں نہ کہ آپ کا وقت ضائع کریں اور فضول گپ شپ میں گھنٹوں گزار دو بلکہ ایسے ہوں جو آپ کو نمازِ تہجد کا کہیں، باوضو رہنے کا کہیں، قرآن کی تلاوت کا کہیں، سبق یاد کرنے کا کہیں تو ایک ذمہ دار انسان بننے کا آپ کو کہیں۔

آپ نے معاشرے میں ایک بہت بڑا کردار ادا کرنا ہے آپ نے اپنے ہمسائے میں، اپنے گھر والوں میں جا کے دین کی بات کرنی ہے انہیں انسان بنانا ہے خود انسان نہیں بنو گی تو دوسروں کو کیا انسان بناؤ گی خود کو طہارت کے مسائل یاد نہیں ہیں تو دوسروں کو کیا سمجھاؤ گی آپ میں اگر تکبر بڑائی اور غرور ہے تو دوسروں میں کیسے تواضع و انکساری لاؤ گی۔ اپنے اندر اگر عیب ہے تو دوسرے کا عیب کیسے دور کرو گی؟ یہ سب کچھ ایک وقت میں تو نہیں ہو سکتا آہستہ آہستہ ہوتا ہے یہ چیزیں تو

کوئی ایسی نہیں ہے کہ جو آپ کو سمجھ نہ آئیں اور اب آپ تنہا خود نہیں فقط آپ کی اپنی ذات نہیں ہے اب تو آپ خود بھی ہیں اور پھر دوسروں کو آپ نے سکھانا بھی ہے آپ اس نیت سے یہاں آئی ہیں کہ خود سمجھیں اور پھر دوسروں کو جا کے سمجھائیں خود پڑھیں اور دوسروں کو جا کے پڑھائیں خود عمل کریں اور دوسروں کو عمل کیلئے آمادہ کریں یہ آپ کا کام ہے۔اور اس کیلئے مسلسل عمل جدو جہد کوشش اور پھر غیب سے مدد ملتی ہے اگر آپ دعا و مناجات دعائے توسل، امام زمانہؑ سے رابطہ، استغاثہ یہ کریں گی تو پھر غیب سے بھی مدد ملے گی لیکن باتوں سے نہیں ہوتا عمل سے ہوتا ہے۔

دعاء۔توفیق الٰہی

ہماری دعا ہے کہ خدا آپ کو توفیق جو دی ہے وہ واپس نہ لے یہ توفیق ہے آپ جیسی کتنی لڑکیاں ہیں جو گھروں میں ہیں فضول وقت گزار رہی ہیں جن کو حرام و حلال کا پتہ ہی نہیں ہے جائز و ناجائز کی خبر ہی نہیں ہے تو یہ آپ کو ایک توفیق ملی ہے اللہ کی طرف سے۔توفیق کیا ہوتی ہے اسباب مہیا ہو جانا۔وسیلہ بننا کہتے ہیں کہ اللہ آپ کو توفیق دے اسکا معنی ہے کہ آپ کیلئے ایسے وسائل ہوں، ایسے ذرائع پیدا ہو جائیں، ایسے اسباب مل جائیں کہ آپ اچھے کام کرو تو یہ گویا کہ مدرسہ میں آپ کا آنا اللہ کی توفیق ہے اس توفیق کا کیا مطلب ہے؟ توفیق ہے یعنی اللہ نے آپ کیلئے موقع دیا ہے آپ کے ذہن میں بات آگئی ہے کہ آپ دینی معارف سیکھنے کیلئے مدرسہ آئیں۔آپ کے والدین کے ذہن میں بات آگئی کہ ہم اپنی بچی کو مدرسے بھیج دیں تا کہ وہاں سے تربیت لے آئے یہ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایک توفیق ملی ہے یہاں آنے کا ذریعہ بن گیا اور یہ احکام سیکھنے کا وسیلہ بنا جب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ توفیق اور بڑھا دئے اے اللہ ہمارے وسائل اور امکانات پیدا ہو جائیں جن کی وجہ سے ہم اچھائی اور خیر کی طرف سے راغب رہوں اور برائیوں سے بچیں تو بہر حال اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو خیر و برکت اور نیک عمل حاصل کرنے کی توفیق دے شر شیاطین سے بچائے نیک بنائے۔

☆☆......☆......☆☆

بقیہ......حضرت شاہ زین العابدین موسوی المشہدیؒ

آپؒ کی وفات ۱۱۷۱ھ کو نور پور شاہاں میں ہوئی جہاں آپؒ کا مزار پر انوار مرجع خلائق ہے۔آپؒ کے دو اور بھائی شاہ جہان بادشاہ اور چھوٹے شاہ اور ایک بہن بھی تھی۔چھوٹے شاہ اور بہن نے حالت طفولی میں رحلت فرمائی شاہ جہان بادشاہ اپنی ہمشیرہ اور والدہ محترمہ کے ہمراہ اپنے والد محترم کے مزار (باغ کلاں نزد آبپارہ مارکیٹ اسلام آباد) میں دفن ہیں۔

(۶) حضرت سید شاہ چمن چراغ بادشاہ

آپؒ کی ولادت بھی موضع سید تحصیل گوجر خان میں ہوئی۔آپؒ کے والد سید ملوک شاہ (متوفی ۱۱۱۵ھ) اور والدہ مائی بنت خاتون تھیں والد اور والدہ دونوں کا مدفن سید کسراں ہے۔آپ انتہائی صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے اور بری امام سرکارؒ کے ہمعصر تھے لیکن سگے بھائی ہرگز نہ تھے جیسا کہ عام لوگوں میں مشہور ہے۔آپؒ کے والد ملوک شاہ اور بری سرکارؒ کے والد سخی محمود شاہؒ ہیں جیسا کہ اوپر بیان کر دیا گیا ہے کئی کرامات آپؒ سے منسوب ہیں آپؒ کا حجرہ عبادت و چلہ گاہ اور ذاتی مکان آج تک سید کسراں میں موجود ہے۔

آپ مظفر آباد سے ہوتے ہوئے راولپنڈی تشریف لائے اور آپؒ سے منسوب محلہ شاہ چمن چراغ میں ہی آپ نے ۱۱۵۰ھ میں انتقال فرمایا دربار کے ساتھ ملحق امام بارگاہ ہے جہاں عرصہ قدیم سے باقاعدہ عزاداری منعقد کی جاتی ہے۔

(۷) حضرت سید علی محمد شاہ کاظمی المشہدیؒ

سلطان الاولیاء حضرت سید زین العابدین موسوی مشہدی (متوفی ۹۰۰ھ) کی نویں پشت میں سید علی محمد شاہ کاظمی ایک عارف بزرگ ہو گزرے ہیں جو زہد وتقویٰ کے ساتھ ساتھ علم طب پر بھی گہری نظر رکھتے تھے شاہ نواز حاکم پنجاب کے عہد حکومت میں ۱۷۶۵ء کے لگ بھگ علاقہ جلالپور کے حکمران راجہ کی دعوت پر علاقہ جلالپور میں تشریف لائے اور مذکورہ راجہ نے ان کی خدمات اور کردار عمل سے متاثر ہو کر انہیں ۳۲ مربع زمین پیش کی جو آپ نے قبول فرمائی۔اور موضع دبجہ نزد شاہ پور چکوال سے مستقل طور پر اس علاقہ میں تشریف لے آئے وہ جگہ آج کل بستی سیدانوالہ کے نام سے مشہور ہے کتب انساب سے پتہ چلتا ہے کہ آپ شیعہ امامیہ تھے اور آپ نے اس علاقہ میں باقاعدہ شیعیت کی تبلیغ فرمائی اور راجگان برادری کے بہت سے افراد آپ کے حلقہ بگوش ہو گئے ان کی تمام اولاد بھی اسی مسلک حقہ پر کاربند ہے اور علاقہ پنڈ دادنخان میں تبلیغ تشیع اور فروغ عزاداری میں ان کا کردار نمایاں رہا ہے۔

☆☆......☆......☆☆

انتخاب......سعدیہ جلال

فاطمہ سلام اللہ علیہا

مریم سے بھی بتول کو رتبہ سوا ملا
بابا اسے رسول سا خیر الوریٰ ملا
بیٹا ہر ایک شہید رہِ کبریا ملا
شوہر ملا تو خلق کا عقدہ کشا ملا

ہر ایک اپنے مرتبے میں انتخاب ہے
زہرا ہے بے مثال علی لا جواب ہے

بارگاہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا میں شعراء کا نذرانہ عقیدت

سلام

نظیر باقری دہلوی

نور مرکز نور عصمت نور کوثر فاطمہؑ
عظمتیں جتنی بھی ہیں ان سب کا محور فاطمہؑ

کوئی دنیا میں نہیں ان کے برابر فاطمہؑ
تیرے بابا تیرے بچے تیرا شوہر فاطمہؑ

باپ بیٹے اور شوہر کے تعارف کے لئے
ہے کساء میں ہر جگہ منظر بہ منظر فاطمہؑ

ضعف جو محسوس ہوتا تھا وہ رخصت ہو گیا
نور نے جس وقت اوڑھی تیری چادر فاطمہؑ

اول و آخر محمدؐ ہیں پیمبرؐ جس طرح
اس طرح ہیں اول و آخر پیمبر فاطمہؑ

خود مسلماں ہو گئیں کتنی یہودی عورتیں
معجزہ تیرا سنا جاتا ہے گھر گھر فاطمہؑ

زندگی بھر کا سفر اور اک قدم باہر نہیں
گھر کے اندر فاطمہؑ چادر کے اندر فاطمہؑ

سلام

نظیر باقری دہلوی

رسول پاک محمدؐ کی جسم و جاں زہراؑ
مثال ڈھونڈنے جائیں تیری کہاں زہراؑ

نبی کی بیٹی ہے اور اک امامؑ کی زوجہ
اور اب ہے گیارہ اماموں کی ایک ماں زہراؑ

کبھی فرشتوں کی صورت کبھی ستارے کی
جھکا ملا ہے ترے در پہ آسماں زہراؑ

ترے لہو کے مقابل شکست لکھی گئی
جہاں جہاں بھی ہوا اس کا امتحاں زہراؑ

ثبوت آیت تطہیر حشر تک کے لئے
حصار دیں میں ہے عصمت کی پاسباں زہراؑ

گیا تھا اور کوئی شام سے مدینے تک
مگر ملے ہیں ترے پاؤں کے نشاں زہراؑ

جبینِ رسالت

سید مجم سبطین حسنی

منصبِ دین میں یوں عہدہ نشیں ہے زہراؑ
کُلِ ایماں ہے علیؑ کُلِ یقیں ہے زہراؑ

لختِ دل ہی تو نہیں لختِ نبوت بھی ہے وہ
ہر حوالے سے رسالتؐ کی امیں ہے زہراؑ

آیتیں لے کے اُترتے ہیں تو رُکتے ہیں یہیں
تیری دہلیز فرشتوں کی زمیں ہے زہراؑ

پُرشکن کس پہ ہے؟ ممنون ہے کس پر دیکھو؟
چہرۂ رحمتِ عالم کی جبیں ہے زہراؑ

جس کے محور پہ ملیں تین امامؑ ایک نبیؐ
رازِ تطہیر کی وہ شرح مُبیں ہے زہراؑ

سوچنا بھی تو درودوں میں دُعاؤں میں اُسے
کتنے مسنون حجابوں میں مکیں ہے زہراؑ

اُن کی تسبیح بھی ہے مشقِ مودت ہے ریا
جن کی توفیقِ عقیدت میں نہیں ہے زہراؑ

"کربلا" "مشہد" و بغداد کے ہر مقتل میں
اپنے اجڑے ہوئے گلشن پہ حزیں ہے زہراؑ

جب بھی سادات کی بچھڑی ہوئی قبریں ہوں کہیں
آنکھ یہ سوچ کے روئے کہ یہیں ہے زہراؑ

خُلد حسنینؑ کی خیرات میں مانگو حسنیؔ!
ملکۂ مملکتِ خُلدِ بریں ہے زہراؑ

☆☆......☆......☆☆

مدح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

شاہد علی شعلہ جونپوری

برنگِ نور جہاں آگہی اُترتی ہے
وہیں پہ آیت تطہیر بھی اُترتی ہے

عروجِ عصمت کبریٰ کی پیشوائی کو
حصار باندھے ہوئے مریمؑ اُترتی ہے

عطائے فاطمہؑ زہرا نے ھل اتیٰ سے کہا
یہاں فرشتوں کی خوش قسمتی اُترتی ہے

بہت سنبھال کے رکھنا قدم کو اے جبرئیلؑ
یہی وہ در ہے جہاں داوری اُترتی ہے

یہ احترام ترے نقش پا کا ہے زہراؑ
فلک سے چاند نہیں چاندنی اُترتی ہے

نوحہ

اختیار حسین اختر چینوٹی

پردہ دار انبیاؑ روتی رہی
فاطمہ زہراؑ سدا روتی رہی

اس طرح یعقوبؑ بھی روئے نہ تھے
جس طرح یہ بے نوا روتی رہی

ہاں مسلمانوں کی آبادی سے دور
دخترِ خیر الوریٰؐ روتی رہی

لاشِ حُرؑ پر لاشِ ابنِ قینؑ پر
صاحبِ شرم و حیا روتی رہی

روئی پردے میں سدا بنتِ نبیؐ
بنتِ حیدرؑ بے ردا روتی رہی

سوچ میں اختر ہیں قرطاس و قلم
کیوں شہیدِ حسبُنا روتی رہی

☆☆......☆......☆☆

آغوش میں خدیجہؑ کے مہکی تھی اک کلی

ارتضیٰ جونپوری

پوشیدہ ایک بات تھی اعلانِ بن گئی
ہر گفتگو بتولؑ کی قرآن بن گئی

آغوش میں خدیجہؑ کے مہکی تھی اک کلی
دشمنِ نبیؐ کے حق میں گلستان بن گئی

کہہ کر نبیؐ نے بضعۃ منی بنا دیا
میں جسم ہوں بتولؑ میری جان بن گئی

خود اپنی ذات میں کبھی زینبؑ کے روپ میں
زہراؑ ، شکستِ کفر کی پہچان بن گئی

عقبیٰ میں بھی بتولؑ کے صدقے میں ارتضیٰ
یہ منقبت نجات کا سامان بن گئی

قرآں بھی ہے شریکِ ثنا خوانِ فاطمہؑ

بتلا گئے رسولؐ ہے یہ شانِ فاطمہؑ
اشکِ جناں ہے رونقِ ایوانِ فاطمہؑ
کعبہ طوافِ خانۂ زہراؑ نہ کیوں کرے؟
کعبہ مثال ہو گیا دالانِ فاطمہؑ
زینت ہیں مصطفیٰؐ کی خدیجہؑ کو ناز ہے
قرآں بھی ہے شریکِ ثنا خوانِ فاطمہؑ
بنتِ رسولؐ کارِ رسالتؐ میں پیش پیش
توحید کا یقین ہے ایقانِ فاطمہؑ
مرضی جو سیدہؑ کی وہ مرضی خدا کی ہے
فرمانِ مصطفیٰؐ کا ہے فرمانِ فاطمہؑ
پوچھا خدا نے اے ابو طالبؑ بتایئے
جز مرتضیٰؑ کے کون ہے؟ شایانِ فاطمہؑ
بیٹے حسنؑ ، حسینؑ سے اللہ نے دیئے
اک شانِ فاطمہؑ ہوا اک جانِ فاطمہؑ
عیسیٰؑ گواہ ، عصمتِ مریمؑ گواہ ہے
"مریمؑ" کی جانماز ہے دامانِ فاطمہؑ"
اے بختِ ارتضیٰ تو بڑا پاک باز ہے
جاری ہے تجھ پہ ہر گھڑی فیضانِ فاطمہؑ



شاعر......علامہ اقبال

مزرعِ تسلیم را حاصل بتولؑ
مادراں را اسوۂ کامل بتولؑ

شاعر......نظیر باقری دہلوی

ہم پڑھتے ہیں روز کساء اس واسطے اے لوگو
ذکر ہمیں خاتون جناں کا اچھا لگتا ہے

شاعر......شعلہ جونپوری

مجلس میں ساری آنکھوں کا لیتا ہے جائزہ
رومالِ فاطمہؑ کو گہر کی تلاش ہے

شاعر......اقبال رضوی سیالکوٹ

مرکز کساء کا کون ہے؟ اتنا تو غور کر
تکمیل کس کے گھر میں حدیث کساء کی ہے؟

شاعر......امیر امام حر

وہ خدیجہؑ کا شرف وہ رفعتِ بنتِ نبیؐ
ماں کی سیرت میں ڈھلی تھی سیرتِ بنتِ نبیؐ

شاعر......سید امین نقوی قادری

ہاتفِ غیبی نے نقوی سے کہا
فاطمہؑ قرآن کی تفسیر ہے

شاعر......رئیس احمر

دامنِ رسولِ پاکؐ کا چادر بتولؑ کی
دیکھو تو کیسے سائے میں پھولے پھلے حسینؑ

شاعر......استاد قمر جلالوی

لکھ رہی ہیں نام گن گن کر ہر اک کے فاطمہؑ
کتنے مومن رو رہے ہیں چودہ معصومینؑ کے ساتھ

شاعر......محمود سروش

ان کا گھر ہی تھا خدا کا گھر جبھی تو بہرِ رزق
سائلِ نانِ جویں آ کر ملک، در پہ ہوا

شاعر......اختر زیدی کوئٹہ

ذہن میں نورِ آیہ تطہیر
لب پہ میرے ثنائے زہراؑ ہے

شاعر......ساحر لکھنوی

قدم مائل ہوا جب فاطمہ زہراؑ کی مدحت پر
مری فکر مجازی آ گئی راہِ حقیقت پر

شاعر......ڈاکٹر مسعود خاکی

ہر روز ماں کی قبر پہ جاتے رہے حسینؑ
ہر شب کو اک چراغ جلاتے رہے حسینؑ

شاعر......جسٹس حسن رضا غدیری

ذات آپؑ کی سرمایہ عرفان ہوئی ہے
ہاں آپؑ سے سادات کی پہچان ہوئی ہے

شاعر......سہیل شاہ کراچی

راضی ہو سکتی ہیں تم سے بھی جنابِ زہراؑ
دل سے گر تم بھی انہیں اشکوں کے نذرانے دو

شاعر......ظفر عباس ظفر کراچی

پی رہا ہوں مہرِ زہراؑ کا میں پانی رات دن
اور کھاتا ہوں درِ زہراؑ کا صدقہ صبح و شام

شاعر......بچے بھائی مرحوم کراچی

افضل ہے فرشتوں سے جو وہ نوعِ بشر ہوں
میں فاطمہ زہراؑ کی دعاؤں کا اثر ہوں

شاعر......حسنین نقوی شہید

تسبیح فاطمہؑ پڑھا کرتے ہیں مومنیں
جاری ہے صبح و شام یہ فیضانِ فاطمہؑ

شاعر......پروفیسر سبط جعفر کراچی

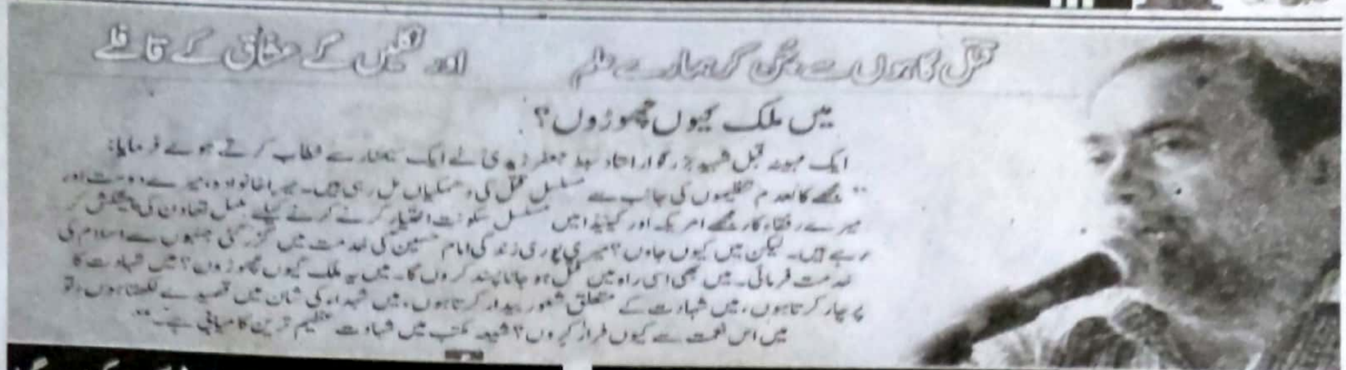
محمدؐ و مرتضیٰؑ کے ہوتے ہوئے بنی مرکزِ تعارف
عیاں کساء سے بھی تیری عظمت بتولؑ عذرا جنابِ زہراؑ

شاعر......ذکی سرور کوٹی

فقط اک فاطمہؑ زہراء کسی کی کچھ نہ لگتی تھی
وگرنہ لوگ غیروں کو بھی پُرسا دینے آتے ہیں

شاعر......احمد نوید کراچی

جہاں جہاں سے گزرتے ہیں اہل بیتِ نبیؐ
برہنہ پا کھلے فاطمہؑ گزرتی ہے



سبطِ جعفرؔ ہو گیا سارا حسینؑ کا

تاریخ کربلا کا ثناخوان جو قافلہ حسینیتؑ میں شریک ہو کر امر ہو گیا

تحریر......صفدر حسین ڈوگر کربلائی

قم المقدسہ کے ایک بازار میں علامہ ریاض الحکیم سے ملاقات ہوئی تو وہ گھر لے گئے میری خواہش پہ انٹرویو دیا اس وقت تک حکیم خاندان کے شہدا کی تعداد، شہدائے کربلا کے برابر ہو چکی تھی۔

فرمانے لگے کہ ہم تو پیدا ہی شہید ہونے کے لئے ہوتے ہیں اور اس میں ہمیں کوئی تردّد بھی نہیں۔ ہمارے گھروں کے دروازے زندانوں میں کھلتے ہیں اور وہاں سے مقتل کی طرف راستے جاتے ہیں پھر ہم اپنے قافلہِ کربلا میں شریک ہو جاتے ہیں ہم شہادت کی لوریاں سُن سُن کر پرورش پاتے ہیں۔

آج مورخہ 18 مارچ کو لیاقت آباد کے کالج کے پرنسپل مرثیہ خوانی کے استاد، ایک مورّخ جو، اب تاریخ کا حصہ قرار پائے ہیں۔ شہیدِ ملت سید سبط جعفر رضوان اللہ تعالیٰ قافلہ کربلا میں جا شریک ہوئے، ایڈووکیٹ بھی تھے۔

کراچی میں محرم کے عشرے اور مجالس پڑھیں، کیپٹن (ر) سید وقار زیدی، سید مختار زیدی، سید رضا زیدی میرے میزبان ہوتے تھے۔ گورنمنٹ کے گیسٹ ہاؤس میں ان کی طرف سے میرے قیام کا انتظام ہوتا اور وہاں ریحان اعظمی، سبط جعفر سے بھرپور ملاقاتیں رہیں۔

پاکستان کے الیکٹرانک میڈیا نے سبط جعفر کی شہادت کی بہت حد تک کوریج دی میں نے ہفت روزہ ''ایوان صداقت'' اسلام آباد میں ان پر پانچ اقساط لکھیں۔

پروفیسر سید سبط جعفر زیدی سے طویل ملاقاتیں رہیں، جن سے ایک شخص کو سمجھنے میں کافی حد تک مدد ملتی ہے۔ اس کی اتنی جہتیں تھیں کہ انسان فیصلہ نہیں کر پاتا تھا کہ اس کا کس زاویے سے تذکرہ کرے، ایک چیز طے ہے کہ ُاسے مل کر بڑے سے بڑا کام انجام دینے والا شخص بھی اسے رَشک کی نظروں سے دیکھتا ہے بیک وقت کئی شعبوں میں مصروف کار ہی نہیں، انہیں عروج بخشنے کی دُھن سوار رہتی تھی۔ اور بالآخر اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے محمد و آل محمدؐ کے وسیلے سے وہ کامیاب و کامران ہوتے تھے۔

حلقہ احباب کے گھروں سے پُرانے کپڑے اکٹھے کر کے اسے خود دھو کر استری کر کے بدنوں کو ڈھانپنے کی سعادت حاصل کرتے رہے ان لوگوں کی مدد کرتے تھے جو سوال کرنے سے کتراتے اور ڈرتے ہیں۔ وہ خاموش ہوتے تو انسان ان کے لئے دعا کرنے لگتا ہے کہ خدانخواستہ کہیں طبیعت علیل تو نہیں ان کی مصروفیات میں سے سب سے مشکل بلکہ خوفناک ریحان اعظمی کی دوستی ہے۔ ان کی موٹر سائیکل لازم و ملزوم تھی جسے کراچی کے کسی بھی حصے میں اگر ریحان کی نظر پڑ جائے تو باقی وقت اس کی نذر وہ کلاس میں لیکچر دے رہے ہوتے تو ریحان ''ایک منٹ کے لئے'' کہہ کر سارا دن بھگائے پھرتے تھے جس کا تاوان سبط جعفر خود وقت کی شکل میں ادا کرتے تھے۔

ٹیلی ویژن تو دور کی بات ہے ان کے انتہائی مختصر سے گھر میں ریڈیو نام کی بھی کوئی چیز نہیں تھی۔ میرے اعزاز میں دی گئی دعوت میں ریحان اعظمی، ندیم سرور کے علاوہ ان تینوں حضرات کے منتخب سامعین بھی موجود تھے سبط جعفر کے بیٹے نے سلام سنایا تو محفل لوٹ لی۔ ریحان کہہ رہے تھے کہ مچھلی کے بچے کو تیرنا کون سکھائے گا؟ وہ تو فطرت لے کے دنیا میں آتا ہے''۔ اُن کا فون صرف اس وقت ''آن'' ہوتا تھا جب وہ خود کہیں فون کر رہے ہوں ورنہ ہمیشہ خاموش رہتا تھا محفل میں ان کے ہوتے ہوئے کوئی بات کر لے تو یہ اس کی ہمت ہوتی۔ انہیں پہلی صدی میں ہونا چاہیے تھا مگر وہ اس صدی کی بھی ضرورت بن چکے تھے۔

کچھ عرصہ قبل سبط جعفرؔ نے لکھا ''آپ کی خیریت و مصروفیت و فتوحات سے کچھ نہ

کچھ آگاہی ہوتی رہتی ہے۔ بالخصوص انتہائی معلومات جریدہ ماہنامہ ''پیام زینبؑ'' اور بہتری کی طرف رواں دواں ہفت روزہ ''ایوانِ صداقت'' اور لاہور سے ہفت روزہ ''بیانِ صداقت'' کی دیدہ زیب تحریروں کو خوبصورت انداز میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ باقاعدگی سے موصول نہ بھی ہوں تو کسی نہ کسی ذریعے سے پڑھنے کیلئے مل جاتے ہیں اور آپ کی مصروفیات وخدمات کا علم ہوتا رہتا ہے اگرچہ آپ کی متعدد معرکتہ الآراء تصانیف، بالخصوص صحیفہ حقائق جلد اول، دوئم، صحیفہ عزاداری، باب الحوائج شہزادہ علی اصغر علیہ السلام پہ ''۲۸۴'' شعراء کا کلام بھی میرے مطالعہ واستفادہ میں بلکہ میرے سرہانے رہتی ہیں۔ یہ جُملے میرے اور سبط جعفرؒ کے باہمی رابطے کے غماز ہیں۔

پروفیسر سید سبط جعفرؒ زیدی پہ یہ تحریر اس لئے بھی اہمیت کی حامل ہے کہ بڑے تردّد اور دِقّت سے اس کا مسوّدہ تلاش کرنے میں، مجھے ایک دن لگا۔ مسودہ نامکمل ملا، میرے ادبی تجاوزات کی نذر ہونے والا باقی مسوّدہ مجھ پر قرض ہے۔

سبط جعفر پہ کراچی ہی سے ایک مجلّہ ''صوتی علوم وفنونِ اسلامی، حُسن قرأت تا سوز خوانی'' مہیا ہوا۔ میں اس فائل کے کاغذات میں سبط جعفر کے حالاتِ زندگی تلاش کرنے بیٹھا تو اس دوران اُن کا فون آیا مگر مجال ہے کہ مجھے بات کرنے دی ہو۔ خدا جانے اس شخص کی رفیقۂ حیات کی قوتِ سماعت آج تک کیوں بحال یا موجود ہے؟

مجھے کسی سوال کا موقع ہی نہ دیا اور کیا کہتے رہے یہ میں سوچتا رہا۔ اس مذکورہ مجلّہ میں سبط جعفر کے بارے میں بڑی قدر آور شخصیتوں نے لکھا، حالاتِ زندگی بھی اجمالاً بیان کی مگر سبط جعفر کے خطوط میں انہی کے قلم سے اپنی ذات پر لکھی ہوئی مجھے ایک تحریر ملی، جو معزز قارئین کی نذر ہے۔ یہ حالات نہیں اپنی ایک ہنگامی اور دفاعی صورت میں لکھنے پڑے، جس کا تذکرہ ضروری نہیں۔

سبط جعفر اپنی شاعری کو واجبی سی قرار دیتا تھا حالانکہ وہ واجب حد تک شاعر تھا۔ اپنے خطوط میں وہ مجھے اور اپنے آپ کو مصروفیت کی حد تک بدحواس قرار دیتا رہتا تھا۔

اس کی گفتگو، تحریر کی اتنی جہتیں ہیں کہ ایک ایک جُملے میں بیسیوں باتیں لکھ دیتا۔ میں اُس کے قلم میں سے اس کی زبانی، اس کی کہانی لکھ رہا ہوں اس کی کارکردگی قابلِ رشک حد تک ہے میرے لئے بھی حالانکہ ہر وقت مجھے لکھنا اور صرف لکھنا ہی ہوتا ہے۔ خیر سبط جعفرؒ نے اپنے بارے میں لکھا:

''میں ایک زیدی الواسطی، دیندار وباکردار، ذی علم، اثنا عشری خانوادہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ میرے دادا مولانا سید انوار الحسن (المعروف بہ مولوی محمد عبداللہ) مرحوم، اگرچہ ضلع بجنور (سادات بارہہ کی ایک زیدی شاخ) سے تعلق رکھتے تھے مگر بغرضِ ملازمت آپ کا قیام زیادہ تر (محلہ دانشمندان) امروہہ میں رہا جہاں آپ گورنمنٹ ہائی اسکول میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ آپ کے تلامذہ کی بڑی تعداد اب بھی برصغیر میں موجود ہے (جن میں مولانا نسیمؒ امروہوی بھی شامل تھے)۔ میرے والد مولانا احمدؒ میاں راہیؔ جہانگیر آبادی بھی ایک مُتقی گوشہ نشیں عالمِ دین اور نام ونمود سے بے پرواہ مخلص دینی وقومی خدمتگار اور انگریزی، عربی، فارسی، اُردو، ہندی، سنسکرت کے عالم وشاعر تھے جن کے تلامذہ ومعتقدین کی بڑی تعداد برصغیر کے علاوہ متحدہ عرب امارات اور جرمنی میں بھی موجود ہے اور دینی وعلمی اور ادبی آثار وشواہد بھی موجود ومحفوظ ہیں۔ میری والدہ بھی رؤساءِ نگینہ ضلع بجنور کے عابدی خانوادہ کی مومنہ وباکردار خاتون تھیں جبکہ میرے تمام افرادِ خانہ بھی دیندار وباکردار افراد ہیں، عقیدہ کے اعتبار سے بھی عمل کے اعتبار سے بھی۔ اس تفصیل کی ضرورت اسلئے محسوس ہوئی کہ میرے مخالفین میرے دیندار والدین کو بھی مطعون کر رہے ہیں۔ میں نے کراچی یونیورسٹی سے علوم اسلامی اور ادبیات اُردو میں بدرجۂ امتیاز ایم اے کیا۔ ایل ایل بی اور بی ایڈ میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کی، معتبر ومستند اداروں اور اساتذہ سے دینی تعلیم بھی حاصل کی، دُنیاوی بھی۔ مطالعۂ پاکستان (لازمی) اور عمرانیات، سماجیات پر میری امدادی نصابی کتب انٹرمیڈیٹ اور ڈگری کی سطح پر گزشتہ بیس سال سے پڑھی/ پڑھائی جارہی ہیں۔ قومی ودینی خدمت اور علمی وادبی ذوق اور سماجی بہبود کے علاوہ رزقِ حلال کی خواہش میں، میں نے سی ایس ایس، وکالت، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (جیل سروس) اور بیرونِ ممالک (سمندر پار) ملازمت پر وطن عزیز میں کالج کی سطح پر معلمی کو ترجیح دی اور بحمد اللہ اپنے کالج میں تدریس کے ساتھ ہی اعزازی مشیرِ قانون اور اُمور طلبہ کی ذمہ داریاں بفضلِ تعالیٰ ۱۹۸۱ء سے بحسن وخوبی انجام دے رہا

ہوں۔ میں ہمیشہ کردار کی بنیاد پر دوستی کرتا ہوں جب کسی سے نباہ کی صورت نہ رہے تو خاموشی سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہوں، کھلے دل سے ملتا ہوں میرا کبھی کسی سے جھگڑا نہیں ہوا۔ اوائلِ عمری یعنی کمسنی سے تقریر، نوحہ خوانی اور نعت و منقبت خوانی کا مشغلہ رہا جو بعد میں شاعری و سوز خوانی تک وسیع ہو گیا۔ ساتھ ہی ساتھ تحریر و تصنیف اور تحقیق و تالیف پر یہ سوچ کر توجہ دی کہ قوم میں ذی علم و باکردار لکھنے والوں کا ''قحط الرجال'' ہوتا جا رہا ہے۔ میری مصروفیات و مشاغل کا محور دین و ملت ہی رہے ہیں۔ میں ۱۹۶۷ء میں بطور نعت خواں و سلام خواں ریڈیو سے اور ۱۹۷۰ء میں ٹیلیویژن سے وابستہ ہوا، پھر جب مجھے نعت و سلام کے علاوہ ریڈیو اور ٹی وی سے دوسرے پروگرامز بھی ملنے لگے۔ اب تک ہزاروں محافل و مجالس میں بطور شاعر و ناظم، مقرر و سوز خواں (بشمول نعت خوانی و منقبت خوانی) خدمات انجام دی ہیں اور ہدیہ نذرانہ تو کجا کرایۂ آمد و رفت بھی قبول نہیں کیا حتیٰ کہ جب ۸۸۔۱۹۸۷ء میں مجھے دوبارہ بطور سوز خوان، ریڈیو اور ٹی وی پر بلایا گیا تو ابتدائی سال میں نے ان اداروں سے بھی ''حقِ خدمت'' وصول نہیں کیا بعد میں جب متعلقہ کرم فرماؤں نے کہا کہ اگر آپ یہ ''چیک'' وصول نہیں کریں گے تو دوسرے ''غیر مستحق و ناموزوں افراد'' یہ رقم لیجائیں گے۔ چنانچہ میں نے ریڈیو ٹی وی کے چیک قبول کرنا شروع کر دیے تاہم یہ رقم بھی ''مستحق عزاداروں'' میں تقسیم کر دیتا ہوں جنکی نشاندہی کم ظرفی ہوگی علاوہ ازیں میں اب تک میرے سوز خوانی کے چھ آڈیو کیسٹس اور ایک ویڈیو کیسٹ جاری ہو چکے ہیں جن کا کوئی معاوضہ میں نے نہیں لیا (شالیمار ریکارڈنگ کمپنی، EMI اور پنجتن کیسٹ سینٹر/ یاسین اسٹوڈیوز والوں سے میرے دعویٰ کی تصدیق کی جاسکتی ہے)۔ ۱۹۹۰ء میں مولاؑ کے ذکر کے طفیل مجھ احقر کو براستہ لندن، ناروے، سویڈن اور جرمنی کے دورہ کا موقع ملا۔ ویزا مقامی اداروں اور کرم فرما (لندن ایکسپورٹ والوں) نے فراہم کیا تھا جو بانی مجلس نہ تھے جبکہ فرینکفرٹ تا کراچی ایک ایئر لائن/ ٹریولنگ ایجنسی کے اسٹاف کی طرف سے ایک رعایتی ٹکٹ تھا یہ سفر نہ میرے اختیار میں تھا، نہ ہی کسی بانی مجلس پر بوجھ۔ پھر بھی ناروے کے عشرۂ محرم کے دوران میری حاضری پر خوش ہو کر بعض مومنین نے مجھے نذرانے پیش کیے جو میں نے اپنی میزبان انجمن حسینی کو پیش کر دیے، تاہم انہوں نے اسے قبول نہیں کیا اور میرا حق قرار دیا چنانچہ واپسی پر میں نے نہ صرف یہ رقوم بلکہ وہ رقم بھی تنظیم المکاتب (پاکستان) اور انجمن وظیفۂ سادات و مومنین (پاکستان) کو پیش کر دیں کہ جو مجھے ریڈیو ناروے کی اُردو سروس سے سوز و سلام اور ادبی پروگرام/ انٹرویو پیش کرنے پر ملی تھیں۔ چنانچہ یہ احقر وظیفۂ سادات و مومنین کا ''مربی'' اور میری اہلیہ اور بیٹا بھی تنظیم المکاتب کا لائف ممبر ہے۔ مجھے ریڈیو ناروے کی اُردو سروس کیلئے خدمات کی پیشکش ہوئی۔ نیز پاکستانی ٹیلی ویژن کراچی سینٹر کے جنرل منیجر کی طرف سے نیم کلاسیکی/ موسیقی کے پروگرامز کی پیشکش کی گئی جو میں نے بصد تشکر و اعتذار قبول نہیں کی محض اپنی قومی و مذہبی ذمہ داری کی وجہ سے۔ میرے ان تمام دعوؤں کی تصدیق کی جاسکتی ہے کہ بحمد اللہ سارے متعلقہ افراد اور ادارے موجود ہیں۔ میں تقریباً چار سو سے بھی زائد (مجالس و محافل کے) پروگرامز سالانہ کرتا ہوں میں نے کبھی پوسٹر/ اشتہار میں نام دینے کو نہیں کہا، کرایہ یا حقِ خدمت وصول نہیں کیا۔ ڈہرا حصہ/ تبرک یا ناشتہ اور ظاہری عوامی پذیرائی میرا مطمعِ نظر نہیں رہا۔ میرے مطمعِ نظر ہمیشہ خدمتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ رہا ہے بقول حضرت نجم آفندیؒ

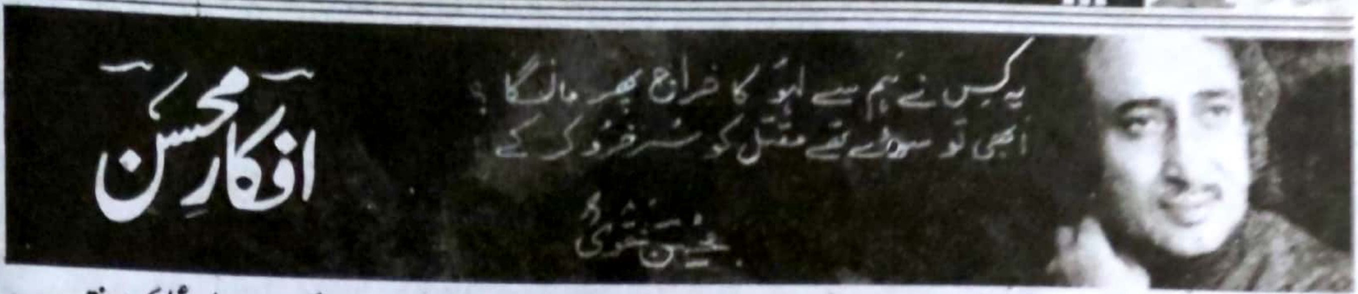
بیٹھے نصیریوں میں بھی اور صوفیوں میں بھی
ذکرِ علیؑ کہیں بھی ہو عاشق ہیں نام کے!

چنانچہ اس ذوق و شوق میں ۱۹۹۳ء میں روزنامہ جنگ کراچی میں چار تحقیقاتی و تکنیکی تفصیلی مضامین قوالی، صوفی عنبر شاہ وارثیؒ، سوز خوانی اور نوحہ خوانی پر تحریر کیے۔ اسی جستجو میں میرے مراسم اور خدمات و اثرات خانقاہوں اور خوش عقیدہ اہلِ تسنن حضرات میں بھی ہیں چنانچہ میں روشن خیال و غیر متعصب حضرات کو ایک دوسرے سے ملاتا اور متعارف کراتا رہا ہوں۔ جو احباب ہمارے یہاں سے وہاں گئے اور جو حضرات وہاں سے یہاں آئے دونوں ہی طبقات نے مدحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی ہے۔ علامہ عباس حیدر عابدی، علامہ عرفان حیدر عابدی، علامہ علی کرار نقوی، مولانا مرزا یوسف حسین اور اشرف عباس و ابرار حسین صاحبان کے علاوہ پروفیسر مولانا محمد سعید، حافظ مولانا محمد اشفاق چشتی، مولانا خالد سہیل چشتی اور مولانا قاری حسن محمود صاحبان میرے اس بیان کے شاہد ہیں جبکہ پروفیسر نا گپال

صاحب بھی ایک مداحِ اہلبیتؑ کی حیثیت سے قوم میں جانے جاتے ہیں۔ اگر قوم میرا ساتھ دیتی تو میں ایسے بہت سے خوش عقیدہ اور روشن خیال افراد اور برادرانِ اسلام کو سامنے لاسکتا تھا جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی و جنون اور مذہبی، لسانی و طبقاتی انتہا پسندی اور تعصبات و امتیازات کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے کہ یہ زندگی محبتوں کیلئے ناکافی ہے نہ جانے نفرتوں کی مہلت و فرصت لوگ کیونکر نکال لیتے ہیں؟

آپ یقین جانیں اپنی قومی و مذہبی خدمات کی وجہ سے میں ٹیوشن/کوچنگ سینٹر نہیں پڑھاتا کوئی دوسرا ذریعۂ آمدنی نہیں رکھتا حتیٰ کہ امتحانی کام (بورڈ اور یونیورسٹی کے ممتحن کا) نہیں کرتا۔ کبھی ریڈیو ٹی وی یا اخبارات بشمول جنگ کے چکر نہیں لگائے۔ بحمد اللہ ریڈیو ہو یا ٹی وی، خود مجھ احقر کو بلاتے ہیں تو جاتا ہوں کسی پروگرام یا مضمون کیلئے میں نے ان اداروں کے چکر نہیں کاٹے، متعلقہ لوگوں ہی نے رابطہ کیا ہے۔ میں سیدھی اور سادہ مگر پُر سکون و مطمئن شکر و قناعت، توکل و استغنیٰ کی زندگی بسر کرتا ہوں۔ آپ یقین کریں کہ معاشی ترقی کے اس دور میں میرے بچے ٹی وی پر کارٹون دیکھنے کیلئے محلہ میں جاتے ہیں کہ فرسودہ بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی بھی ناکارہ پڑا ہوا ہے میں نے بھارت جا کر بھی فلم نہیں دیکھی۔ بحمد اللہ گناہانِ کبیرہ کا ارتکاب نہیں کیا۔ ذکرِ اہلبیتؑ کے طفیل فرصتِ گناہ ملتی ہی نہیں!۔ گناہانِ صغیرہ سے حتیٰ الامکان اجتناب کرتا ہوں میں خود کو کسی منصب و عہدہ کا اہل نہیں سمجھتا چنانچہ انجمن سوزخوانان کراچی کے اہم عہدہ سے عملاً خود ہی کنارہ کش ہوں۔ انجمن محمدیؐ قدیم والوں نے ازراہِ محبت و بندہ پروری گزشتہ کئی برسوں سے مجھے زبردستی بصد اصرار "صدر" بنا رکھا ہے (اور یہ اعزاز بھی برائے نام اور رسمی سا ہے ورنہ) میں اسکے قابل نہیں ہوں۔ "انجمن فدائے اہلبیتؑ" والوں نے مجھے جبری و اعزازی طور پر مدیرِ اعلیٰ بنا دیا تھا اسی طرح مرکزی تنظیم عزا، تحریک خواجہ غریب نواز (پاکستان) انجمن ذوالفقار مرتضویؑ، طارق ایجوکیشن سوسائٹی اور متعدد اداروں نے مجھے ازراہ محبت و بندہ پروری جو ذمہ داریاں اور اعزازات تفویض کر رکھے ہیں میں ان کے لئے ان کا ممنون ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں ان محبتوں اور اعزازات کا مستحق و متمنی نہ تھا، نہ ہوں وہ جب چاہیں مجھ سے گلوخلاصی کرالیں۔ اسی بناء پر میں نے فروغ ایمان ٹرسٹ یعنی بابُ العلم والوں سے بھی معذرت کر لی تھی جبکہ وہ مجھے ازراہ محبت ٹرسٹ میں شامل کرنا چاہتے تھے۔ جو مجھے جانتے ہیں وہ بھی اس کی گواہی دینگے کہ میں نے عملاً ثابت کیا ہے کہ میں بانیٔ مجلس کو اپنا محسن سمجھتا ہوں کہ وہ میرے جد اور آقا مولاؑ کے فضائل و مصائب کیلئے اہتمام کرتا اور صفِ عزا بچھاتا ہے یعنی گھر اُسکا، خرچ اُسکا، ذکر میرے (اور خود اس کے) آقا و مولاؑ اور جد کا۔ جسکے لئے وہ میرے نام شائع کرتا/کراتا ہے ذاتی طور پر ممنون و دعا گو ہوتا ہے اس دینی خدمت کے عوض کہ جس کا اجر و ثواب مجھے بارگاہِ ربُ العالمین و معصومینؑ سے بھی دونوں جہان میں ملنا ہے وہ میرے دنیاوی کام کیلئے بھی تیار رہتا ہے۔ اسی ذکر کے طفیل ہمیں عزت، شہرت، عظمت اور (میرے علاوہ) دولت بھی نصیب ہوتی ہے اسی ذکر کے طفیل ہمارے ذاکرین نے جتنے ممالک گھومے ہوئے ہیں ہمارے تمام سربراہانِ مملکت و حکومت کو بھی یہ مواقع نہیں ملے۔ ریڈیو ٹی وی غرضیکہ ہر قسم کی مادّی اور رُوحانی پذیرائی ہمیں نصیب ہوتی ہے ورنہ ہماری سماجی حیثیت کیا ہے؟ ہم اپنی عملی معاشرتی زندگی میں کیا ہیں؟ (گستاخی معاف! چپراسی، کلرک، اسکول ٹیچر، پروفیسر، ایڈووکیٹ، جج، ڈاکٹر، دوکاندار، ایجنٹ وغیرہ وغیرہ) جبکہ مولاؑ کے ذکر کے طفیل ہم سب کچھ ہیں تو پھر ذاکرین کی ذمہ داری ہے کہ وہ منبر اور اس ذکر کے مقاصد اور تقاضے پورے کریں۔ اپنے منصب اور اس قسم کے جذبہ کی قدر کریں، اپنے مطالعہ و کردار سازی کے بعد قوم کی بھی ہر طرح کی رہنمائی کریں۔ اپنی تقاریر میں معصومینؑ کے فضائل و معجزات اور مصائب یعنی شخصیات و سوانح اور خدمات و کردار بھی بیان کریں اور قوم کی معاشی و سماجی رہنمائی بھی کریں فقہی و شرعی مسائل بھی توازن و ضرورت کے مطابق بیان کریں۔ ذاکرین کو نذر و ہدیہ پیش کرنا بانی مجلس کی ذمہ داری اور قبول کر لینا ذاکر کا استحقاق اور اختیار ہے۔ بلاشبہ نذرانہ و ہدیہ پیش کرنا سنت امامؑ ہے لیکن پیشگی معاملات کوئی مناسب بات نہیں ہے۔ (یہ حالات زندگی انہوں نے تیرا (۱۳) سال قبل بھجوائے تھے...... باقی آئندہ شمارے میں بشرطِ زندگی)

☆☆......☆......☆☆



حماد اہل بیتؑ سید محسن نقوی شہید

انتخاب و پیشکش...... خیزران فاطمہ۔ شہربانو

حماد اہل بیتؑ سید محسن نقوی شہید کی اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن ادارہ منہاج الصالحین غزنی سٹریٹ اردو بازار سے میسر ہے۔

محسن ہو تو کچھ اپنی مدد کر غمِ دوراں
ہم کعبۂ فکر اَب وجد ڈھونڈھ رہے ہیں
اے خاکِ مدینہ ترے ذرّوں میں ابھی تک
ہم بنتِ پیمبرؐ کی لحد ڈھونڈھ رہے ہیں

- ...... اے دخترِ رسولؐ! میرا اسلام عقیدت قبول کر کہ میری فکر نے تیری دہلیز پر سجدہ کر کے ادراک کی سلطنت پر حکومت کرنا سیکھا۔
- ...... کبھی کبھی میں سمندر کے پانی کو دیکھتے ہوئے اس لئے بھی جھجکتا ہوں کہ یہ پانی فاطمہؑ زہرا کا جہیز ہے۔
- ...... اگر زمین، ابوترابؑ کی جاگیر نہ ہوتی تو فاطمہؑ کبھی بھی آسمانوں سے زمین پر نازل نہ ہوتی۔
- ...... فاطمہؑ زہرا کی عظمت کے لئے صرف اتنی سی بات کافی ہے کہ محمدؐ جیسا سرتاج الانبیاؑ اپنا تعارف اپنی بیٹی کے حوالے سے کرانا باعثِ فخر سمجھتا ہے۔
- ...... حدیثِ کساء پڑھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آسمانی مخلوق پنجتنؑ میں سب سے زیادہ جس عظیم شخصیت سے مرعوب ہے اس کا اسمِ گرامی ہے "الفاطمۃ الزہراؑ"
- ...... جس معصومہؑ کی بددعا سے ابوجہل اور ابولہب جیسے منکرین نبوت بھی خوف کھاتے ہوں اُس معصومہؑ کا دل دُکھانے والے بخشش خداوندی کے طلبگار کیونکر ہو سکتے ہیں؟
- ...... مسلمانو! میں تمہارے انجام سے ڈرتا ہوں کہ تم نے اولادِ فاطمہؑ پر ظلم کرنا ہمیشہ اپنا فرض سمجھا ہے۔
- ...... جو لوگ اپنے رسولؐ کی بیٹی کو اس کے جائز حق سے محروم کر کے مطمئن ہوں ان سے اس دور میں اپنے حقوق طلب کرنا عبث اور فضول ہے۔
- ...... اگر دنیا بھر کی مائیں اپنی اولاد کی تربیت فاطمہؑ بنت محمدؐ کے انداز سے کرنا سیکھ لیتیں تو خدا کو جہنم تخلیق کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔
- ...... ہر ماں کے قدموں تلے جنت ہے بشرطیکہ وہ اسوۂ بتولؑ پر عمل کرنا جانتی ہو
- ...... اگر سورہ "اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ" صرف اور صرف بتولِ پاک کی شان میں نازل ہوتی تو محشر میں کوثر کے طلبگاروں کو پہلے سوچنا ہوگا کہ کہیں وہ دنیا میں اس گروہ سے تو متعلق نہ تھے جس گروہ نے بتولِ پاک کا گھر جلانے کی ناپاک سازش کی تھی۔
- ...... میں اپنے آخری امامؑ کے ظہور کا اس لئے بھی منتظر ہوں کہ میرا آخری امام حق زہراؑ کے غاصبوں کا صحیح سراغ لگائے گا۔
- ...... قیامت پر ایمان لانے والو! کاش تم خاتونِ قیامت کی عظمت پر بھی ایمان لا سکتے۔
- ...... دُنیا! تُو کتنی سنگدل ہے کہ بتولِ پاک کی فریاد بھی تیرے پتھر دل کو موم نہ کر سکی۔
- ...... مجھے اپنے عزاخانوں سے اس لئے بھی عقیدت ہے کہ فاطمۃ الزہراؑ کے بیت الحزن کی یاد دلاتے ہیں۔
- ...... میرا جی چاہتا ہے کہ اپنی تاریخ کے اُن صفحات کو جلا دوں جن میں فاطمۃ الکبریٰ کی توہین کرنے والوں کا تذکرہ ہے۔
- ...... محمدؐ کی بیٹی! تُو کتنی عظیم ہے کہ فرشتے تیری چادر کی تعظیم کرنا واجب سمجھتے ہیں
- ...... جس مخدومہ کی کنیز چالیس سال تک قرآن کے علاوہ کوئی گفتگو نہ کرے اس کے مقدمے کے خلاف قرآن کی آیتوں میں تصرف کرنا کتنی بڑی جہالت ہے؟
- ...... قیامت شاید اس لئے بھی یقینی ہو کہ کائنات کے تمام انسانوں کو فاطمہؑ کی عظمت بیک وقت سکھائی جائے۔
- ...... اے حشر کے سورج تو اُس وقت یقیناً ڈوب جائے گا۔ جب محمدؐ کی بیٹی میدانِ حشر میں اپنے بال کھولے گی۔
- ...... حسنینؑ کی پرورش کرنے والی ماں کو جنت کی سرداری کا حق یقیناً ملنا چاہیے ورنہ جنت کا مفہوم دُھندلا جاتا ہے۔
- ...... میں جنت میں جانے سے پہلے اس کے دروازے پر سجدہ کرنا ضروری سمجھوں گا کہ مجھے "فاطمۃ الزہراؑ" کی سلطنت میں جانے کا شرف بخشا جائے گا اور جنت مجھے ضرور ملے گی کہ میں نے دُشمنانِ اولادِ فاطمہؑ کو کبھی انسان نہیں سمجھا۔
- ...... مجھے اُن لوگوں کی انسانیت ہمیشہ مشکوک نظر آئی ہے جو فاطمہؑ پر ظلم کرنے والوں کے لئے حق کی بخشش کے طلبگار ہیں۔
- ...... اولادِ فاطمہؑ پر ظلم کرنے والوں کا انجام صرف دوزخ؟؟ (یہ کچھ عجیب سا لگتا ہے)



حضرت شاہ زین العابدین موسوی المشہدی رح

تحقیق و ترتیب......سید محسن رضا کاظمی (سیدانوالہ، جہلم)

فون نمبر......0308-8873592

سید محمد شاہ، سید محمود شاہ پسران شاہ زین، صاحب نسب نامہ شریف کے مطابق دونوں بھائی ۸۴۴ھ کو جڑواں پیدا ہوئے۔ دونوں برادران علم و فضل میں صاحبان کمال تھے سلطان سارنگ حاکم پوٹھوہاران کا مرید تھا دونوں بھائی شاہ زین سرکارؒ کی زندگی میں ہی موضع جھنڈا گجرات آباد ہوئے اور گرد ونواح میں تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ سید کسراں کو دوسری دفعہ ان دونوں بھائیوں نے ہی آباد کیا۔ سید محمد شاہ کی اولاد سید کسراں، بھیکہ سیداں، توفلکیاں، دھمتوڑ، چمکنہ اور گڑھی پھلگراں مواضعات ہزارہ مظفر آباد اور پونچھ وغیرہ میں بکثرت آباد ہے۔

سید شاہ نذر دیوان، سخی مزمل بادشاہ، معظم بادشاہ جھلیاری اور شاہ عنایت ولائیت مزار مظفر آباد وغیرہ ان کی اولاد میں مشہور بزرگ ہیں۔

سید محمود شاہ کی سید کسراں، چوہڑ ہڑپال، ڈھوک رتہ اور مواضعات ہزارہ، پنڈ جمال خان، کھٹیا اللہ، سنگر، بھیلا، ٹاہلی شیر بائی، داتہ، توفلکیاں، نڑدکہ، ناپائیں گوجری اور حویلیاں وغیرہ اور مواضعات مظفر آباد نیلی، چکلی سیداں، نڑہی پنجکوٹ اور گوڑی وغیرہ میں اولاد بکثرت آباد ہے۔

سید حمید شاہ، سید احمد شاہ دونوں برادران علاقہ خان پور چکوال آ گئے، سید حمید شاہ نے اس جگہ قیام فرمایا جو موضع شاہ پور کے نزدیک سید پور کے نام سے مشہور ہے۔ ازاں بعد ان دونوں کی اولاد او پر پہاری جسے دلجبہ کہتے ہیں پر آباد ہوگئی۔ سید احمد شاہ کی اولاد کچھ عرصہ بعد سید کسراں منتقل ہوگئی شاہ چمن چراغ انہی کی اولاد ہیں۔ عاقری امام مشہدی اور موضع نون کے سادات بھی، دریا مال دومیل ضلع اٹک، شاہ سید باہو، ٹاہلیاں، توفلکیاں اور جھجیاں ہزارہ میں بھی ان کی اولاد آباد ہے۔

سید حمید شاہ کا مزار شاہ پور چکوال ہے ان کی اولاد موضع شاہ پور، سلطان پور، کوٹلی سیداں، منوال مواضعات چکوال اور ٹوبہ سیداں، بستی سیدانوالہ مواضعات پنڈ دادنخان ضلع جہلم، بگڑہ ہزارہ، مواضعات میرپور اور مظفر آباد میں بکثرت آباد ہے۔ سید حمید شاہ کی آٹھویں پشت میں سید علی محمد شاہ کاظمی ایک عارف بزرگ ہو گذرے ہیں جو زہد و تقویٰ کے ساتھ علم طب پر بھی گہری نظر رکھتے تھے شاہ نواز حاکم پنجاب کے عہد حکومت میں 1765ء کے لگ بھگ علاقہ جلالپور کے حکمران راجہ کی دعوت پر علاقہ جلال پور میں تشریف لائے۔

مذکورہ راجہ نے ان کی خدمات اور کردار عمل سے متاثر ہو کر ۳۲ مربع زمین پیش کی جو آپ نے قبول فرمائی۔ اور موضع دبچہ نزد شاہ پور سے مستقل طور پر اس علاقہ میں تشریف لے آئے اور وہ مقام آج کل بستی سیدانوالہ کے نام سے مشہور ہے جہاں قدیم عرصہ سے عزاداری شروع ہے اور علاقہ بھر میں قدیمی شیعہ ہونے کا اعزاز اسی بستی کے سادات کو حاصل ہے۔

سید باقر شاہ کی اولاد شاہ پور، شاہ سید بکھو اور جھجہ ہزارہ میں بکثرت آباد ہے۔ آپ کے خانوادہ سے تعلق رکھنے والے چند جلیل القدر فقراء کا ذکر بھی مختصر طور پر ذکر ہے۔

خانوادہ کاظمیہ کے چند دیگر اولیاء کرام

(۱) حضرت سخی شاہ نذر دیوان بادشاہؒ

آپ کا اصل نام سید محمد نذر شاہ تھا آپ کے ایک اور بھائی سید شاہ محمد دیوان تھے۔ انہی کے نام کی نسبت سے آپ بھی شاہ نذر دیوان مشہور ہو گئے۔ آپ کی ولادت ۹۸۶ھ کو بمقام سید تحصیل گجر خان ضلع راولپنڈی ہوئی۔ آپ شاہ زینؒ سرکار کی پانچویں پشت میں ہیں آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

سید شاہ محمد نذر بن سید اسم علی بن سید حسن علی بن سید محمد شاہؒ بن شاہ زینؒ سرکار

آپ صاحب کرامات اور جامع کمالات تھے آپ اپنے زمانہ کے بلند پایہ بزرگ، ولی، ماہر علوم شرعیہ اور علم عفران کے بحرے بے کراں تھے۔ تعلیمات

محمدؐ وآل محمدؐ کے مطابق تبلیغ اسلام میں سرگرداں رہنے کے علاوہ اپنے جدِ مظلومؑ کی عزاداری کا بھی باقاعدہ اہتمام کرتے تھے آپ کا مزار موضع سید تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی مرجع خلائق ہے۔

(۲) حضرت نخی شاہ مزملؒ بادشاہ

ایک روایت کے مطابق آپ کا اصل نام مقبول حسین تھا لیکن سورہ مزمل کی کثرت سے تلاوت کرنے کے سبب شاہ مزمل کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کی ولادت ۱۰۲۰ھ کے لگ بھگ موضع سید تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں ہوئی۔ آپ سید شاہ محمد دیوان کے بیٹے اور نخی شاہ نذر دیوان کے بھیجتے تھے آپ مغلیہ دور میں موضع سید سے موضع بھیکہ سیداں منتقل ہوئے۔ آپ کا مزار بھیکہ سیداں (اسلام آباد) زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

(۳) حضرت نخی شاہ پیاراؒ

آپ کی ولادت بھی موضع سید میں ہوئی آپ کا زمانہ شاہ مزمل بادشاہؒ سے بعد اور بری شاہ لطیفؒ سے قبل کا ہے آپ کے والد کا نام سید امیر شاہؒ جو شاہ زینؒ سرکار کی ساتویں پشت میں تھے آپ کے کچھ مرید چوہڑ ہڑپال راولپنڈی آباد تھے ان کی دعوت پر آپ چوہڑ ہڑپال تشریف لائے۔ نہایت ہی صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے۔ اعوان خاندان نے بطور ہدیہ آپ کو زمین دی آپؒ کا مزار اسی زمین پر واقع ہے۔

(۴) حضرت بابا غازی امام مشہدیؒ

آپؒ کی ولادت بھی موضع سید میں ہوئی۔ آپ نخی شاہ مزملؒ بادشاہ کے ہم عصر تھے۔ اور ان سے آپ نے کسب فیض حاصل کیا۔ آپ نے نخی شاہ پیاراؒ کو بھی دیکھا تھا ممکن ہے شاہ پیاراؒ نے ان سے کسب فیض حاصل کیا ہو۔ آپ کا اصل نام سید شاہ محمد درویش تھا والد کا نام سید میراں شاہ جو شاہ زینؒ سرکار کی ساتویں پشت میں تھے آپ موضع سید سے موضع نون (اسلام آباد) تشریف لے آئے اسی موضع میں آپ کا مزار ہے۔ جس پر باولے کتے کے کاٹے اور چیچک کے امراض سے شفا حاصل کرنے کے لیے لوگ دور و نزدیک سے آتے ہیں۔ اس مزار پر ہر سال عرس اور میلہ بھی منعقد ہوتا ہے۔

(۵) حضرت سید شاہ عبداللطیف کاظمی المشہدی النجفیؒ المعروف امام بریؒ سرکار

آپؒ کی ولادت ۱۰۲۶ھ بمطابق ۱۶۱۷ء کو موضع کرسال ضلع چکوال میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم نخی سید محمود شاہ اور والدہ غلام فاطمہ تھیں۔ ایک روایت کے مطابق آپ کے والد نخی محمود شاہ (۹۹۵ھ تا ۱۰۸۲ھ) بھی حوزہ علمیہ نجف اشرف کے فارغ التحصیل تھے ان کا مزار آبپارہ مارکیٹ (اسلام آباد) میں ہے۔ بری شاہ لطیفؒ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپؒ کے والد محترم نے آپ کو غور نشتی ضلع اٹک بھیج دیا جو اس زمانہ میں علوم دین کا مشہور مرکز تھا۔ تذکرہ مقیمی میں ہے کہ یہاں آپ نے حدیث، منطق، ریاضی، علم الکلام، علم ادب، علم معانی، علم طب اور علم روحانی حاصل کیے۔ یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ دنیائے شیعیت کے عظیم مرکز حوزہ علمیہ نجف اشرف تشریف لے گئے اور کافی عرصہ علم حاصل کرنے کے بعد واپس وطن لوٹے۔ آپ کا حصول علم کے لیے نجف اشرف جانا اہل سنت تذکروں میں بھی موجود ہے۔ میاں محمد بخش آف کھڑی شریف نے تذکرہ مقیمی اور ارتضیٰ علی کرمانی حنفی نے سیرت بری امام سرکارؒ میں ذکر کیا ہے۔ نجف اشرف سے واپسی پر آپ موضع نور پور شاہاں آئے اور نور پور شاہاں کے نزدیک ندی نیلاں میں کھڑے ہو کر برسوں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اس کے بعد آپ موضع الماں بھوتو کے نزدیک ایک غار میں ریاضت کرنے چلے گئے وہاں کافی عرصہ یادِ الٰہی اور سلوک کی منازل طے کرنے میں مصروف رہے۔

آپ کی حیات کا نصف اول زمانہ عالم ہوش میں گذرا۔ لیکن آخر عمر میں تارک الدنیا ہو کر مکمل طور پر یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے آپ مادر زاد مجذوب نہ تھے جیسا کہ مشہور ہے۔ جذب آپ پر ریاضت اور چلہ کش کوٹھیوں سے گزرنے کے بعد ظاہر ہوا۔ آپ نے نور پور شاہاں میں ایک مسجد بھی تعمیر کروائی۔ اور آپ نے اس میں نماز باجماعت ادا کی۔ سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد آپ موضع دھیر کوٹ تشریف لے گئے وہاں تعلیمات محمدؐ وآل محمدؐ کے مطابق تبلیغ اسلام میں سرگرداں رہنے کے علاوہ اپنے جد امام مظلومؑ کی عزاداری کا بھی باقاعدہ اہتمام کیا۔ کتب انساب میں ملتا ہے کہ آپؒ ایام محرم میں موضع سید کسراں تشریف لاتے اور عزاداری امام مظلومؑ میں شامل ہوتے اور خود بھی لوگوں میں ذکر محمدؐ وآل محمدؐ بیان فرماتے تھے۔ زندگی میں کئی دفعہ زیارات مقدسہ سے مشرف ہوئے۔ کربلا و نجف اشرف پاپیادہ جاتے تھے۔

(بقیہ..... صفحہ نمبر ۳۶ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

قسط دوئم

بچوں کا انسائیکلوپیڈیا



از...... خواہر زہرا (اسلام آباد)

پیارے بچو! السلام علیکم! گزشتہ شمارے میں ہم نے آپ کو وجودِ خدا کے بارے میں بتایا تھا۔ اب اس شمارے میں ہم مذہب کے بارے میں جانیں گے۔

(ب) مذہب

مذہب کا تعارف آسان لفظوں میں اس طرح کروایا جا سکتا ہے کہ مذہب ایک عقیدہ ہے ایک نظریہ ہے۔ ایک ایسا عقیدہ، ایک ایسا نظریہ، ایک ایسا یقین کہ جو سچا ہو اور اچھا ہو، جس کی طرف دل و دماغ خود بخود جھکتا چلا جائے اور بغیر کسی سختی، بغیر کسی نصیحت یا سرزنش کے اس کو مان لینے کو دل چاہنے لگے۔ جس کی ہدائتوں اور اشاروں پر عمل کر کے انسان کی زندگی سدھرتی اور سنورتی چلی جائے، جس کی بدولت انسان کے کردار اور اخلاق کو اس کے اعمال کو اچھا اور پاکیزہ بنانے میں مدد ملتی رہے بہ الفاظِ دیگر مذہب سچائی، رہنمائی اور حقیقت کا ایک سیدھا سادا راستہ ہے اس پر پورے یقین اور مکمل اعتماد کے ساتھ چلتے رہیں تو کبھی ٹھوکر نہیں لگے گی۔

اس پوری دنیا میں جو بھی لوگ بستے ہیں ان میں سے کچھ تو مذہب کو مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ جو لوگ مذہب کو مانتے ہیں وہ بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں اور جو لوگ مذہب کو نہیں مانتے ان کی بھی کئی اقسام ہیں...... جو لوگ مذہب کو مانتے ہیں ان میں سے مسلمان وہ لوگ ہیں جو توحید، رسالت اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں...... مومن وہ لوگ ہیں جو توحید، عدل، رسالت، امامت اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں...... کافر وہ لوگ ہیں جو اصولِ دین یعنی نماز، روزہ وغیرہ جیسے کسی دینی رکن کو نہیں مانتے...... منافق وہ لوگ ہیں جو زبان سے تو کلمہ پڑھتے ہیں لیکن میں کفر رکھتے ہیں۔

مشرک وہ لوگ ہیں جو کئی خداؤں کو مانتے ہیں...... مرتد وہ لوگ ہیں جو مسلمان ہو کر پھر کافر بن جاتے ہیں...... یہودی وہ لوگ ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے...... عیسائی وہ لوگ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری نبی اور اللہ کا بیٹا سمجھتے ہیں...... مجوسی وہ لوگ ہیں جو آگ کی پوجا کرتے ہیں اور آگ کو خدا مانتے ہیں...... مسلمان وہ لوگ ہیں جو خدائے وحدہٗ لاشریک پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں حضرت محمد مصطفیٰؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا آخری نبیؐ مانتے ہیں اور اپنے سارے دینی اور دنیاوی کاموں کو اللہ اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کے دستور اور قانون کے مطابق سرانجام دیتے ہیں۔

مسلمانوں نے اسی عقیدے اور یقین کو دینِ اسلام کہتے ہیں دینِ اسلام ایک سچا مکمل اور بہترین دین ہے۔

اس لیے کہ اس دین کو خدا نے بنایا ہے اور اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰؐ کے وسیلے سے یہ دینِ اسلام ہم لوگوں تک پہنچایا ہے۔ تا کہ ہم اپنے خدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کریں۔ صرف اُسی کی عبادت کریں۔ اس پوری کائنات کو دیکھیں بھالیں اور اپنے مقام کو بھی جانیں اور اس دین کے وسیلے سے اپنی زندگی کو بہتر طریقے سے گزارنے کے ڈھنگ سیکھیں۔

دینِ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ کس طرح خدا کی عبادت کریں؟ کس طرح اپنے رب کو پہچانیں؟ کون سے کام انجام دیں؟ کہ دنیا اور آخرت میں سعادت مند ہو جائیں۔ ماں باپ، عزیزوں رشتے داروں سے کس طرح ملیں اچھے اور برے کاموں میں کس طرح تمیز کریں۔ اپنے اردو گرد کے معاشرے سے کس طرح رابطہ رکھیں وغیرہ وغیرہ۔ (باقی آئندہ شمارے میں)

(انشاءاللہ۔ آئندہ شمارے میں ہم قرآن کریم کے بارے آپ کو بتائیں گے)

☆☆......☆......☆☆

ماہ اپریل 2013ء۔ جمادی الاول/ جمادی الثانی 1434ھ، چیت/ بیساکھ 2069 بکری

ایام کے نام	جمادی الاول/ جمادی الثانی 1434ھ	اپریل 2013ء	چیت/ بیساکھ 2069ب	نیک/نحس/میانہ	اسلامی معلومات و یادداشت
سوموار	19	1	19	نیک	
منگل	20	2	20	میانہ	
بدھ	21	3	21	نحس	
جمعرات	22	4	22	نیک	
جمعہ	23	5	23	نیک	وفات علامہ حافظ کفایت حسینؒ ۱۹۶۸ء
ہفتہ	24	6	24	نحس	
اتوار	25	7	25	نحس	
سوموار	26	8	26	نیک	
منگل	27	9	27	نیک	وفات رانا محمد ارشاد ۲۰۱۲ء
بدھ	28	10	28	نحس اکبر	
جمعرات	29	11	29	نیک	
جمعہ	جمادی الثانی	12	30	نحس اکبر	بھکر کنونشن ۱۹۷۹ء
ہفتہ	2	13	31	نیک	
اتوار	3	14	بیساکھ	نحس	شہادت سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا۔ ۱۱ھ
سوموار	4	15	2	نیک	
منگل	5	16	3	نحس	وفات علامہ سید محمد سبطین نقوی ۱۹۹۴ء
بدھ	6	17	4	نیک	
جمعرات	7	18	5	نیک	
جمعہ	8	19	6	نیک	
ہفتہ	9	20	7	نیک	
اتوار	10	21	8	نیک	وفات ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ ۱۹۳۸ء
سوموار	11	22	9	نحس اکبر	وفات استاد العلماء علامہ نصیر حسین نجفی سرگودھا ۱۹۹۹ء
منگل	12	23	10	نحس اکبر	
بدھ	13	24	11	نحس	وفات حضرت سیدہ اُم البنین سلام اللہ علیہا، والدہ ماجدہ حضرت عباسؑ
جمعرات	14	25	12	قمر در عقرب	
جمعہ	15	26	13		وفات استاد العلماء علامہ اختر عباس نجفی ۱۹۹۹ء۔ وفات مولانا راحت حسین گوپالپوری ۱۹۵۳
ہفتہ	16	27	14		
اتوار	17	28	15	میانہ	
سوموار	18	29	16	نیک	
منگل	19	30	17	نیک	

ابتدا:۔ قمر در عقرب 25 اپریل (جمعرات) دوپہر 3:25 پر
اختتام:۔ قمر در عقرب 27 اپریل (ہفتہ) سہ پہر 4:32 پر